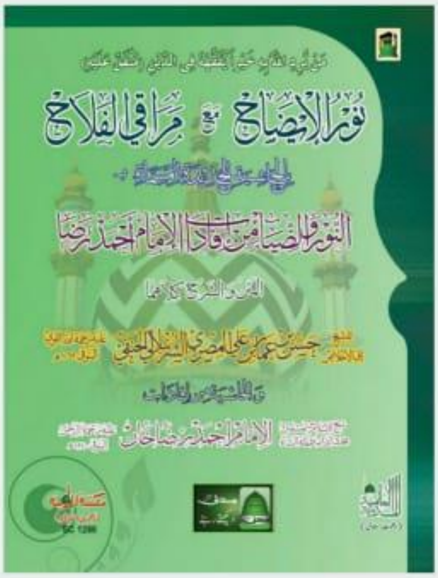
کنزالمدارس بورڈ کے نصاب میں شامل فقہ کی مشہور کتاب

شرح نور الایضاح

سوالاً جواباً حصہ اول

بفیضان نظر استاد محترم حضرت علامہ مولانا محمد قاسم خان عطاری مدنی

از مرتب و کمپوزر: محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی



اس کتاب میں آپ پڑھ سکیں گے

- کتاب الطہارت
- کتاب الصلاۃ

شعبہ فیضان آنلائن اکیڈمی دعوت اسلامی

شرح نور الایضاح

سوالاً جواباً حصہ اوّل

بفیضان نظر

مدرس : استاد محترم حضرت علامہ مولانا محمد قاسم خان عطاری مدنی

مرتب و کمپوزر: محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ (گھوٹکی)

شعبہ : جامعۃ المدینہ آن لائن بوائز﴿فیضان آن لائن اکیڈمی﴾

دعوت اسلامی زندہ آباد

==

مصنف علیہ الرحمہ کا تعارف

کنیت نام:

ابو الاخلاص حسن بن عمار بن علی شرنبلالی مصری رحمۃ اللہ علیہ ۔

ولادت :

آپ کی پیدائش 994 ہجری کو شہری بلولہ (منوفیہ) مصر میں ہوئی.

پرورش اور تعلیم و تربیت :

آپ چھ سال کی عمر میں اپنے والد گرامی کے ساتھ اپنے وطن سے قاہرہ مصر آگئے یہیں پرورش پائی اور جامعہ ازہر میں تعلیم و تربیت حاصل کی اور جلد ہی فقہ و فتاوی میں اپنی شناخت بنالی۔

وفات:

11رمضان المبارک 1069 ہجری میں آپ کا وصال ہوا ۔

اس کتاب کا مکمل نام "نورالایضاح و نجاۃ الارواح " ہے

==

{بسم اللہ الرحمٰن الرحیم}

علم فقہ کی تعریف

لغوی اعتبار سے فقہ کسی چیز کو جاننے اورمعلوم کرنے کا نام ہے۔

اصطلاح فقہاء میں اس کی تعریف یوں ہے۔ان احکام شرعیہ فرعیہ کا جاننا جو اپنے تفصیلی دلائل قرآن، سنت، اجماع اور قیاس سے اخذ کیے گئے ہوں۔

علم فقہ کا موضوع

اس علم میں مکلف عاقل و بالغ مسلمان کے فعل یعنی فرض، واجب ، حلال حرام مستحب اور مکروہ وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے۔

ماخذ فقہ

فقہ کے چار ماخذ ہیں۔ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس ۔

علم فقہ کی غرض و غایت

اس علم کے حصول کا مقصد آخرت کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونا ہے یعنی انسان دنیا میں خود بھی جہالت کی گھاٹیوں سے ترقی کرکے علم نافع کے اعلیٰ مرتبہ کو پہنچ جائے۔ خود بھی احکام الٰہیہ پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی حقوقِ تعلیم دے کر آخرت میں جنتی نعمتوں سے مالا مال ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{فقہی اصطلاحات}

فرض: جو دلیل قطعی سے ثابت ہو یعنی ایسی دلیل جس میں کوئی شبہ نہ ہو جس کا ثبوت قرآن پاک یا حدیث متواترہ سے ہو۔

فرض کفایہ: فرض کفایہ وہ ہوتا ہے جو کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی جانب سے ادا ہو جاتا ہے اور کوئی بھی ادا نہ کرے توسب گناہ گار ہوتے ہیں جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔

واجب: وہ جس کی ضرورت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔

دلیل ظنی: وہ ہے جس کا ثبوت قرآن پاک یا حدیث متواترہ سے نہ ہو، بلکہ احادیث احاد یا محض اقوال ائمہ سے ہو ۔

سنت موکدہ: وہ ہے جس کو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے لیے کبھی ترک بھی کیا ہو۔

سنت غیر موکدہ: وہ عمل جس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مداومت (ہمیشگی) نہیں فرمائی اور نہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی لیکن شریعت نے اس کے ترک کو ناپسند جانا ہو اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے وہ عمل کبھی کیا ہو ۔

مستحب: وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔

مباح: وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں (برابر) ہو۔

حرام قطعی: جس کی ممانعت دلیل قطعی سے لزوماً ثابت ہو، یہ فرض کا مقابل ہے۔

مکروہ تحریمی: جس کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو، یہ واجب کا مقابل ہے

اساءت: وہ ممنوع شرعی جس کی ممانعت کی دلیل حرام اور مکروہ تحریمی جیسی تو نہیں مگر اس کا کرنا برا ہے، یہ سنت موکدہ کے مقابل ہے۔

مکروہ تنزیہی: وہ عمل جسے شریعت ناپسند رکھے مگر عمل پر عذاب کی وعید نہ ہو۔ یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

خلاف اولیٰ: وہ عمل جس کا نہ کرنا بہتر ہو۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

==

{ كتاب الطهارت }

سوال: طہارت کا لغوی و اصطلاحی معنیٰ بیان کریں؟

جواب: **طہارت کا لغوی معنیٰ** ہے صفائی و پاکیزگی، یعنی گندگی و ناپاکی کو دور کرنا۔ طہارت، نجاست (ناپاکی) کی ضد ہے۔

اصطلاح معنیٰ: حدث اور خبث سے پاک ہونے کو طہارت کہا جاتا ہے۔

سوال: حدث اور خبث سے کیا مراد ہے؟

جواب: **حدث:** سے مراد بے وضو ہونے یا غسل کے واجب ہونے کی حالت ہے۔ حدث کو نجاست حکمیہ بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں: (1) حدث اصغر (یعنی بے وضوہونا) (2) حدث اکبر (یعنی بے غسل ہونا)۔ ان سے پاکی حاصل کرنے کو بالترتیب طہارت صغریٰ اور طہارت کبری کہتے ہیں۔

خبث: سے مراد ظاہری نجاست و گندگی ہے جیسے پیشاب، پاخانہ ، خون وغیرہ

سوال: طہارت پر مختلف اعراب آنے سے معنیٰ میں کیا فرق پڑتا ہے؟

جواب: طہارت طاء کے فتحہ کے ساتھ مصدر ہے بمعنی پاک ہونا، اور اگر طاء کے کسرہ کے ساتھ ہو تو اس صورت میں آلہ طہارت مراد ہوگا جس سے طہارت حاصل کی جائے ،اور اگر طاء کے ضمہ کے ساتھ ہو تو اس کا معنی ماہ فضلہ ہے یعنی جو پانی طہارت حاصل کرنے کے بعد بچ جائے۔

سوال: کتنے اور کون کون سے پانیوں سے طہارت حاصل کرنا جائز(صحیح) ہے؟

جواب: **سات قسم کہ پانیوں سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے ۔**

(ا) آسمان (بارش) کا پانی **(۲)** سمندر کا پانی **(۳)** نہر کا پانی **(۴)** کنویں کا پانی **(۵)** برف سے پگھلا ہوا پانی

(6) اولوں سے پگھلا ہوا پانی **(۷)** چشمے کا پانی .

سوال: طہارت (پاکی) اور نجاست (ناپاکی) کہ اعتبار سے پانی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں وضاحت کریں؟

جواب: **طہارت و نجاست کہ اعتبار سے پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔**

==

==

(۱)پاک ہے پاک کرنے والا ہے مکروہ نہیں : یعنی وہ مطلق پانی ہے۔

(۲)پاک ہے پاک کرنے والا ہے مکروہ ہے :ایسا پاک قلیل پانی جس میں سے بلی یا اس جیسے جانور مثلاً مرغی، چوہے نے پیا ہو اس سے وضو و غسل ہو جائے گا مگر اس کا استعمال مکروہ (تنزیہی) ہے.

(۳) پاک ہے پاک کرنے والا نہیں ہے:یعنی وہ مستعمل پانی ہے ۔

(۴)ناپاک پانی: یہ وہ پانی ہے جس میں نجاست گر گئی ہو اور وہ پانی ٹھہرا ہوا اور قلیل ہو ۔

(۵) ماء مشکوک: جس کہ پاک کرنے والا ہونے میں شک ہو یعنی یہ وہ پانی جس سے گدھے یا خچر نے پیا ہو۔

سوال: ماء مستعمل کی تعریف و حکم بیان کریں ؟

جواب: ایسا پانی جسے حدث (وضو و غسل) دور کرنے کے لیے یا نیکی کے لیے استعمال کیا گیا ہو جیسے: (وضو پر وضو کرنا وضو کی نیت سے) ایسے پانی کو وضو و غسل کہ لیے استعمال کرنا جائز نہیں ہے ۔

سوال: مستعمل پانی کب ہوتا ہے ؟ درخت اور پھل کہ پانی سے طہارت کرنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب: فقط جسم سے جدا ہوتے ہی پانی مستعمل ہو جاتا ہے، نیز درخت اور پھل کا پانی اگر چہ بغیر نچوڑے خود بخود نکلا ہو اس سے طہارت حاصل کرنا جائز نہیں ہے ۔

سوال: غلبہ کی صورتیں بیان کریں ؟

جواب غلبہ کی دو صورتیں بیان ہوئی ہیں :

(۱) جامدات (ٹھوس)چیزوں کے ملنے سے۔

(۲) مائعات (Liquid) والی چیزوں کے ملنے سے۔ جیسے دودھ، سرکہ، جوس ، شہد وغیرہ ۔

سوال: پانی میں جامد (ٹھوس) چیزوں کے ملنے سے غلبہ کب مانا جائے گا اور اس سے طہارت حاصل کرنے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر پانی میں جامد(ٹھوس) چیز مل گئی جیسے زعفران ، پھل یا درخت کے پتے تو اب دیکھا جائے گا کہ ان چیزوں کے ملنے سے پانی کی طبیعت (رقت و سیلان) ختم ہو گئی ہے تو پانی میں دوسری چیز کا غلبہ مانا جائے گا اور اس سے وضو و غسل کرنا جائز نہیں ہوگا ۔

==

==

سوال: ایسی مائع چیز جن کہ دو یا تین وصف ہوں یا جس کا کوئی وصف نا ہو اگر وہ پانی میں مل جائیں تو غلبہ کا کیا حکم ہوگا اور اس سے وضو کرنے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: (ا)ایسی مائع چیز جس میں دو وصف پائے جاتے ہیں ان میں سے ایک وصف کے ظاہر ہونے سے وہ مائع چیز غالب اور پانی مغلوب ہوگا اور وضو نا جائز ہوگا۔ جیسے پانی میں دودھ مل گیا دودھ کے دو اوصاف (رنگ اور ذائقہ) ہوتے ہیں اور بؤ نہیں ہوتی پس اگر ان دو وصف میں سے کوئی بھی ایک وصف پانی میں ظاہر ہو گیا تو وہ قابل طہارت نہ رہا۔

(۲) ایسی مائع چیز جس میں تین وصف پائے جاتے ہیں ان میں سے دو اوصاف کہ ظاہر ہونے سے وہ مائع چیز غالب اور پانی مغلوب ہوگا اور وضو نا جائز ہوگا۔ مثلاً سرکہ کہ اس کا اپنا رنگ، ذائقہ اور بو ہے تو ایسی صورت میں دیکھا جائے گا دو وصف ظاہر ہوئے تو پانی مغلوب اور سرکہ غالب ہوگا اور وضو نا جائز ہوگا۔ اور اگر ایک ہی وصف ظاہر ہو تو وضو جائز ہوگا۔

(۳) ایسی مائع چیز جس کا کوئی وصف نہیں مثلا مستعمل پانی کہ اس کا اپنا رنگ، بو اور ذائقہ نہیں ہوتا۔ اگر مطلق پانی میں مل جائے تو وزن کا اعتبار ہوگا اگر دو رطل (ایک سیر) مستعمل پانی ایک رطل (آدھا سیر) مطلق پانی میں مل جائے تو اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا جب کہ اس کے برعکس صورت میں جائز ہوگا۔

سوال: رطل کیا ہے؟ اور ایک صاع کتنے رطل کا ہوتا ہے؟

جواب: رطل ایک وزن کا پیمانہ ہے، ایک صاع میں آٹھ رطل ہوتے ہیں اور ایک صاع تقریبا چار کلو سو گرام کا ہوتا ہے۔

سوال: ماءِ قلیل کسے کہتے ہیں؟ اگر قلیل اور ٹھہرے ہوئے پانی میں نجاست گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو پانی دہ دردہ (10×10) سے کم ہو اور جاری بھی نہ ہو بلکہ ٹھہرا ہوا ہو تو وہ پانی قلیل ہوتا ہے۔ اگر جاری ہو تو کثیر کے حکم میں ہوگا۔ جب قلیل اور ٹھہرے ہوئے پانی میں کوئی بھی نجاست (مثلاً پیشاب، پاخانہ، خون وغیرہ) گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے اگرچہ اس پانی میں نجاست کا اثر ظاہر نا ہوا ہو اور اس پانی سے طہارت حاصل کرنا جائز نہیں ہے ۔

سوال: جاری پانی سے کس وقت طہارت حاصل کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: جاری پانی میں اگر نجاست کا اثر یعنی (رنگ ، بؤ ، ذائقہ،) ان میں سے کوئی ایک چیز پانی کے اندر ظاہر ہو جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے اس صورت میں اس جاری پانی سے طہارت حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

==

{جھوٹے پانی کے احکام اور تحری کا بیان}

سوال: جھوٹے پانی کی تعریف لکھیں؟

جواب: قلیل پانی میں سے جب کوئی حیوان پیے تو اسے جھوٹا کہتے ہیں۔

سوال: جھوٹے پانی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں نیز ہر ایک کی تعریف بیان کریں؟

جواب: جھوٹے پانی کی چار قسمیں ہیں:

(ا) طاہر مطہر: یہ وہ پانی ہے جس میں سے کسی انسان ،گھوڑے،یا حلال جانور نے پیا ہو۔

(۲) ماء نجس: یہ وہ پانی ہے جس میں سے کتے ، خنزیر یا پھاڑ دینے والے درندے چیتے،اور بھیڑیے وغیرہ نے پیا ہو ۔

(۳) ماء مکروہ: یہ وہ پانی ہے جس میں سے گھریلو مرغی، بلی ، پھاڑنے والے پرندے جیسے شکرا ، باز،چیل اور گھروں میں رہنے والی چیزیں جیسے چوہا ، بچھو وغیرہ نے پیا ہو۔

(۴) ماء مشکوک:یہ وہ پانی ہے جس میں سے گدھے یا خچر نے پیا ہو ۔

سوال: کس صورت میں مکروہ پانی سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے ؟

جواب:مطلق پانی اگر میسر نا ہو تو مکروہ پانی سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے ۔

سوال: صرف ماء مشکوک موجود ہو تو اس صورت میں اس کہ ساتھ وضو کر کہ نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب:اگر ماء مطلق موجود نا ہو صرف ماء مشکوک موجود ہو تو اسے وضو کریں گے اور ساتھ میں تیمم کر کہ نماز ادا کریں گے۔

سوال: اگر پاک و ناپاک برتن مل گئے تو ان کہ متعلق کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر پاک و ناپاک برتن آپس میں مل گئے ہوں اور ان میں اکثر پاک ہوں تو اب وضو و غسل اور پینے کے لئے تحری یعنی سوچ بچار کریں گے جن برتنوں کے متعلق پاک ہونے کا گمان غالب ہو ان سے وضو و غسل اور پینے کے لئے استعمال کریں گے اگر ناپاک برتن زیادہ ہوں اور پاک برتن کم ہوں تو اب صرف پینے کے لئے تحری کریں گے وضو و غسل کے لئے تحری نہیں کریں گے بلکہ ان کے لئے تیمم کریں گے ۔

{کنوئیں کے احکام کا بیان}

سوال: کتنی اور کون کون سی صورتوں میں کنوئیں کا کل پانی نکالا جائے گا؟

جواب: درج ذیل چار صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔

(۱) نجاست گر جائے اگر چہ قلیل مقدار میں ہو جیسے کہ شراب یا پیشاب یا خون کا قطرہ۔
(۲) خنزیر گر جائے اگر چہ زندہ نکل آئے اگر چہ اس کا منہ پانی میں نہ پڑا ہو۔
(۳) آدمی بکری یا کتا یا کوئی بھی ان کے برابر یا ان سے بڑا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے یا مر کر گر جائے۔
(۴) دموی (خون والا) جانور اگر چہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو جیسے کہ مرغی، بلی وغیرہ گر کر مرنے کے بعد پھول یا پھٹ جائے۔

سوال: اگر کنوئیں کا کل (سارا) پانی نکالنا ممکن نا ہو تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کنویں کا تمام پانی نکالنا ممکن نا ہو تو (دو سؤ ڈول) پانی نکالا جائے گا۔

سوال: کنویں سے چالیس اور بیس ڈول پانی کب نکالا جائے گا؟

جواب: کبوتر، مرغی، بلی یا اس جتنا کوئی بھی جانور گر کر مرے تو چالیس ڈول پانی نکالا جائے گا اور اگر چوہا، چھچھوندر، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی دموی جانور کنویں میں گر کر مر گیا تو بیس ڈول پانی نکالا جائے گا۔

سوال: اگر کسی کوئیں میں کوئی نجاست گرجائے تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کنواں قلیل ہو یعنی وہ دردہ سے کم ہو اور اس میں مینگنیوں کے علاوہ تھوڑی سی بھی ناپاک چیز گر جائے جیسے خون یا شراب کا ایک قطرہ تو پورا کنواں ناپاک ہو جائے گا۔

سوال: ڈول سے کتنا بڑا ڈول مراد ہے؟

جواب: جس کوئیں کا ڈول معین ہو تو اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں، اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آجائے اور ایک صاع (چار کلو ایک سو گرام) کا ہوتا ہے۔

سوال: رسی، ڈول، کنواں، اور نکالنے والے کا ہاتھ کس طرح پاک ہوگا؟

==

جواب: جس کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی جس سے پانی نکالا گیا، کنواں ، ڈول اور نکالنے والے کا ہاتھ سب پاک ہو گیا۔

سوال: مینگنی ،لید، گوبر کتنی مقدار میں کنویں میں گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کب پاک رہے گا؟

جواب: (۱)اگر کنوئیں میں میگنیاں، لید یا گوبر اتنی مقدار میں گر جائیں کہ دیکھنے والا اسے کثیر شمار کرے تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور اگر قلیل شمار کرے تو پاک ہی رہے گا (۲)اور اگر کوئی ڈول مینگنی سے خالی نہ آتا ہو تو کثیر ہے ورنہ قلیل ہے کثیر ہوگا تو کنواں ناپاک اگر قلیل ہوگا تو کنواں پاک رہے گا ۔

سوال: کن پرندوں کی بیٹھ سے پانی ناپاک نہیں ہوتا؟

جواب: کبوتر اور چڑیا کی بیٹھ کنویں میں گر جائے تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا ۔

سوال: کن جانوروں کہ پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا؟

جواب: ایسا جانور جن میں بہنے والا خون نہ ہو جیسے مچھلی اور مینڈک ، اور مینڈک سے مراد دریائی مینڈک ہے اور پانی کے جانور جیسے کچھوا، کیکڑا، دریائی سانپ وغیرہ کے گر کر مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اسی طرح پسو، مکھی، بھیڑ اور بچھو کے پانی میں گر کر مر جانے سے بھی پانی ناپاک نہیں ہوتا، کیونکہ ان میں بہنے والا خون نہیں ہوتا۔

سوال:آدمی یا جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کہ گرنے کی وجہ سے کب کنواں ناپاک ہوگا اور کب پاک ہی رہے گا؟

جواب: آدمی یا وہ حلال جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے کنوئیں میں گر جائے اور زندہ نکل آئے تو کنواں ناپاک نہیں ہوگا بشر طیکہ اس کے جسم پر کوئی نجاست نا ہو اگر نجاست ہوگی تو پانی ناپاک ہو جائے گا ۔

سوال: اگر جاندار کنویں میں گرا اور زندہ نکل آیا لیکن اس کا منھ پانی میں لگ گیا تو اس پانی کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: جاندار کنویں میں گر کر زندہ نکل آیا اور اس کا منہ پانی تک پہنچ گیا تو اس کے لعاب کا اعتبار کیا جائے گا اور اس کے مطابق پانی نکالنے یا نہ نکالنے کا حکم لگایا جائے گا، لہذا اگر اس کا لعاب پاک ہو جیسے آدمی اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے تو پانی پاک رہے گا، اور اگر لعاب ناپاک ہو تو پانی بھی ناپاک ہو جائے گا اور اگر لعاب مکروہ ہو جیسے شکاری پرندے تو پانی بھی مکروہ ہوگا اور اگر لعاب مشکوک ہو جیسے خچر اور گدھا تو پانی بھی مشکوک ہوگا۔

==

سوال: کن جانوروں کا لعاب پاک ہے اور کن کا ناپاک ہے؟

جواب: جن کا جھوٹا ناپاک ہے ان کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جن کا جھوٹا پاک ہے ان کا پسینہ اور لعاب بھی پاک ہے اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ اور لعاب بھی مکروہ ہے اور جھوٹے کا بیان اوپر فصل میں گزر چکا ہے ۔

سوال: اگر کنویں میں مرا ہوا جانور نکلا مگر اس کے گرنے کا وقت معلوم نہیں تو کنواں کب سے ناپاک مانا جائے گا اور طہارت و نماز کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: پانی میں گرا ہوا جانور مردہ حالت میں ملا تو اس کی دو صورتیں ہوں گی۔ پھولا ہوا ہوگا یا پھولا نہیں ہوگا پھر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہو گا یا نہیں۔

(ا) اگر وقت معلوم ہے تو چاہے پھولا ہوا ہو یا نہ جس وقت وہ گرا ہے اس کے بعد اس سے وضو کر کے جتنی , نمازیں پڑھی ہیں وہ تمام نمازیں لوٹائی جائیں اور اس دوران جو کپڑا اس سے دھویا گیا وہ دوبارہ دھویا جائے ۔

(۲)اگر گرنے کا وقت معلوم نہیں تو پھولا ہونے کی صورت میں تین دن رات پہلے سے اس کا گرنا تصور کیا جائے اور نہ پھوٹنے کی صورت میں ایک دن رات پہلے سے گرا ہوا شمار کر کے اس وقت سے ناپاک سمجھا جائے نمازوں کا اعادہ کیا جائے اور پھر جو کچھ دھویا ہو اسے دوبارہ دھویا جائے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{استنجاء کہ تفصیلی احکام}

سوال: استنجاء اور استبراء کسے کہتے ہیں؟

جواب: پیٹ سے نکلنے والی نجاست کو نجو، کہتے ہیں۔ اس نجاست کو دور کرنا اور محل نجاست کو صاف کرنا استنجاء کہلاتا ہے۔

استبراء کی تعریف: پیشاب کرنے کہ بعد کوئی ایسا کام کرنا کہ اگر کوئی قطرہ رکا ہو تو وہ گر جائے اسے استبراء کہتے ہیں۔

سوال: استبراء کرنے کا طریقہ و حکم بیان کریں اور استبراء کب تک کیا جائے گا؟

جواب: استبراء کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں بلکہ عورت فارغ ہونے کے بعد تھوڑی دیر توقف کر کے طہارت حاصل کرے۔ استبراء پیشاب کرنے کے بعد چند قدم چلنا یا کھنکھارنا یا کروٹ پر لیٹ جانا یا اس کے علاوہ جیسے زمین پر پاؤں مارنا ذکر کو نرمی سے دبانا، اوپر سے نیچے کی طرف چلنا و غیرہ کے ذریعے کیا جاتا ہے اور اس کا ترک کبیرہ گناہ ہے کیونکہ یہ واجب ہے نیز استبراء اس وقت تک ضروری ہے جب تک کہ اس کے دل میں اطمینان نہ ہو جائے کہ جو نجاست سوراخ میں تھی وہ سب نکل گئی۔

سوال: استنجاء کرنا کب سنت، واجب، اور فرض ہے؟

جواب: سنت: پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد اگر نجاست صرف اپنے مخرج پر ہی لگی ہو، مخرج سے پھیلی نہ ہو تو اس وقت پانی یا پتھر سے استنجاء کرنا سنت ہے۔

واجب: اگر نجاست اپنے مخرج سے ایک درہم کے بقدر بڑھے تو اس کو پانی سے دھونا واجب ہے، ڈھیلوں سے پونچھ لینا کافی نہیں ہوگا۔

فرض: اگر نجاست اپنے مخرج سے درہم کی مقدار سے زیادہ پھیلی ہو تو اس کا پانی سے دھونا فرض ہے صرف ڈھیلوں سے پونچھ لینا کافی نہیں ہوگا۔

سوال: درہم کی مقدار بیان کریں؟

جواب: (1): اگر نجاست گاڑھی ہو جیسے پاخانہ، لید، گوبر وغیرہ تو درہم سے مراد اس کا وزن ہے اور درہم کا وزن شریعت میں

==

اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے۔ **(2):** اور اگر نجاست پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب وغیرہ تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی ہے یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے۔

سوال : ڈھیلوں سے طہارت حاصل کرنے میں کتنی تعداد سنت ہے؟

جواب : ڈھیلوں کی کوئی تعداد معین سنت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے، تو اگر ایک سے صفائی ہو گئی سنت ادا ہو گئی اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی ، البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی گنتی پوری کرے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں۔

سوال:پتھر سے استنجاء کا طریقہ کریں؟

جواب : مرد کے لئے پیچھے کے مقام کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائیں، دوسرا پیچھے سے آگے کو اور تیسرا آگے سے پیچھے کو سردیوں میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے، دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائیں۔

سوال:پانی سے استنجاء کرنے کا طریقہ بیان کریں نیز مبالغہ کی بھی وضاحت کریں؟

جواب:پانی سے استنجا کرنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ذرا کشادہ ہو کر بیٹھے اور سیدھے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور اُلٹے ہاتھ کی انگلیوں کے پیٹ سے نجاست کے مقام کو دھوئے اُنگلیوں کا سرا نہ لگے اور پہلے بیچ کی انگلی اونچی رکھے پھر اس کے برابر والی اس کے بعد چھوٹی انگلی کو اُونچا رکھے لوٹا اُونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں، سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور **دھونے میں مبالغہ یہ ہے:** سانس کا دباؤ نیچے کی جانب ڈالے یہاں تک کہ اچھی طرح نجاست کا مقام دھل جائے یعنی اس طرح کہ چکنائی کا اثر باقی نہ رہے اگر روزہ دار ہو تو پھر مبالغہ نہ کر

سوال: کن کن چیزوں سے استنجاء کرنا مکروہ ہے ؟

جواب: ہڈی ، کھانے، گوبر، پکی اینٹ ، کنکری سے، کوئلے کانچ اور چونے سے کہ محل کو نقصان دیتی ہیں، اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو جیسے ریشمی کپڑے سوتی کپڑے روئی وغیرہ سے کہ یہ مال کو بلا وجہ ضائع کرنا ہے ، اور بلا عذر دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے ، ہاں ! اگر بائیں ہاتھ میں کوئی عذر ہے کہ استنجاء نہیں کر سکتا تو دائیں ہاتھ سے کرنا بلا کراہت جائز ہے۔

==

==

سوال: قضائے حاجت کے وقت قبلہ، سورج وچاند اور ہوا کے رخ کی طرف منہ کرنا کیسا؟

جواب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ جنگل میں ہو یا عمارت میں دونوں کا یہی حکم ہے ، اور ایسی جگہ استنجاء کرنا کہ سورج یا چاند اس کے سامنے ہو مکروہ ہے، اور ہوا کی طرف رخ کرنا بھی مکروہ ہے ۔

سوال: کس کس جگہ پیشاب اور پاخانہ کرنا مکروہ ہے؟

جواب: **(۱):**پانی میں پیشاب و پاخانہ کرنا مکروہ ہے ، اور اس میں تفصیل ہے کہ ٹھہرے ہوئے قلیل پانی میں حرام ہے ، اور ٹھہرے ہوئے کثیر پانی میں مکروہ تحریمی ہے اور جاری پانی میں مکروہ تنزیہی ہے ۔

(۲) وہ سایہ جس میں لوگ آرام کرنے کے لئے بیٹھتے ہوں، **(۳)** سوراخ میں خواہ وہ زمین میں ہو یا دیوار میں۔

(۴)راستے میں **(۵)** پھل دار درخت کے نیچے کہ پھل گرے گا تو خراب ہوگا اور مال ضائع ہوگا ۔

(6) بلا عذر کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور بعض نے تحریمی کہا ہے لیکن اگر عذر سے ہو تو مکروہ نہیں ہے۔

سوال: استنجاء خانے میں داخل ہونے سے پہلے کونسی دعا پڑھے اور پہلے کونسا قدم اندر رکھے؟ اسی طرح نکلتے وقت پہلے کون سا قدم باہر نکالے اور نکلنے کہ بعد کونسی دعا پڑھے؟

جواب:استنجاء خانہ کے باہر یہ پڑھ لے : بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے۔

نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالے اور نکل کر یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی أذھب عنی الأذٰی و عافانی۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

==

{وضو کہ احکام}

سوال: وضو کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟

جواب: **وضو کہ چار فرائض ہیں:**

(1) چہرا دھونا: (2): کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا ۔

(3): ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا ۔ (4): چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

سوال: چہرے کی حد بیان فرمائیں ؟

جواب: لمبائی میں شروع پیشانی (جہاں عادۃً بال اُگتے ہیں وہاں) سے نیچے ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ۔

سوال: وضو کے واجب ہونے کا سبب کیا ہے نیز وضو کا دنیوی و دینی حکم بیان کریں ؟

جواب: اس کہ واجب ہونے کا سبب یہ ہے کہ جو کام وضو کہ بغیر جائز نہیں اس کا کرنا جائز ہو جائے یہ اس کا دنیوی حکم بھی ہے اور اخروی حکم یہ ہے کہ آخرت میں ثواب حاصل کرے ۔

سوال: وضو کے واجب ہونے کی کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں ؟

جواب: **وضو کہ واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں:**

(۱) عاقل ہونا، (۲) بالغ ہونا، (۳) مسلمان ہونا، (۴) کافی پانی کہ استعمال پر قادر ہونا، (۵) حدث کا پایا جانا

(6) حیض، اور (۷) نفاس کا نہ ہونا (۸) وقت کا تنگ ہونا ہے۔

سوال: وضو کہ صحیح ہونے کی کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں ؟

جواب: **وضو کہ صحیح ہونے کی تین شرطیں ہیں:** (۱) جن اعضاء کا وضو میں دھونا فرض ہے ان پر پوری طرح پاک پانی کا پہنچانا

(۲) جس وقت وضو کرے اس وقت حیض یا نفاس یا حدث نہ ہو (۳) جن اعضاء کا وضو میں دھونا فرض ہے ان میں سے کسی پر ایسی کوئی چیز نہ لگی ہو جس کی وجہ سے پانی چمڑی تک نہ پہنچے۔

==

==

(فرائض وضو کی تکمیل)

سوال: گھنی اور ہلکی داڑھی کے دھونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے کے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں، اور اگر کچھ حصے میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔

سوال: عام حالت میں ہونٹ بند کرتے وقت جو حصہ ظاہر ہوتا یا چھپ جاتا ہے اس کا دھونے کا حکم بیان کریں؟

جواب: لبوں کا وہ حصہ جو عادۃً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے ، اس کا دھونا فرض ہے، اگر کوئی خوب زور سے لب بند کر لے کہ اس میں لبوں کا کچھ حصہ چھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا نہ کلی کی کہ دھل جاتا تو وضو نہ ہوا ۔

ہاں وہ حصہ جو عادۃ منہ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں ہے۔

سوال: ملی ہوئی انگلیاں، بڑے ناخن جو پوروں کو ڈھانپ لیں اور آٹا وغیرہ کا لگ جانا اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر انگلیاں کسی وجہ سے اس طرح مل گئی ہوں کہ بغیر ان کو الگ کیئے پانی خود سے ان کے درمیان نہ پہنچتا ہو تو ان کے درمیان پانی کا پہنچانا فرض ہے، اور اگر پیدائشی ملی ہوئی ہوں تو فرض نہیں اسی طرح اگر ناخن اتنے بڑے ہوں کہ ان کے نیچے انگلیوں کے سرے چھپ جائیں تو ان کے نیچے پانی پہنچانا فرض ہے اور اسی طرح اگر ناخن کے اندر گُندھا ہوا آٹا بھرا ہوا ہو تو اس آٹے کو دور کر کے پانی پہنچانا واجب ہے کہ آٹا جسم تک پانی کے پہنچنے سے رکاوٹ ہے۔

سوال: تنگ انگوٹھی کے نیچے پانی بہانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کے ہاتھ کی انگلی میں انگوٹھی ہو اور وہ ایسی تنگ ہو کہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو وضو کرتے وقت اس کو حرکت دینا فرض ہے تا کہ پانی اس کے نیچے کی جگہ تک پہنچ جائے اور اگر انگوٹھی ڈھیلی ہو تو اس کو حرکت دینا ضروری نہیں ہے۔

==

==

(وضو کی سنتیں، مستحبات،مکروہات اور اوصاف کا بیان)

سوال: سنت کا لغوی واصطلاحی معنیٰ بیان کریں؟

جواب: سنت کا لغوی معنیٰ ہے : راستہ اور اصطلاح شرح میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فعل مبارک کو سنت کہتے ہیں اگر آپ نے کوئی کام ہمیشہ کیا اور کبھی کبھار چھوڑا تو وہ سنت موکدہ کہلاتا ہے۔اور جسے ہمیشہ نہیں کیا وہ سنت غیر موکدہ ہے۔

سوال: وضو کی کتنی سنتیں ہیں کوئی سی دس سنتیں بیان کریں؟

جواب: وضو کی اٹھارہ سنتیں ہیں:

(۱) بسم اللہ سے شروع کرنا،(۲)ابتداء میں دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا، (۳) شروع میں مسواک کرنا (اگرچہ انگلی کے ساتھ ہو جب مسواک نہ ہو) (۴) تین بار کلی کرنا (اگر چہ ایک چلو پانی کے ساتھ ہو)۔(۵) تین چلوؤں کے ساتھ ناک میں پانی چڑھانا(6) غیر روزے دار کا اچھی طرح کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا، (۷)ایک چلو کے ساتھ نیچے کی طرف سے گھنی داڑھی کا خلال کرنا، (۸)انگلیوں کا خلال کرنا،(۹) اعضاء کو تین تین بار دہونا (۱۰) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا۔(۱۱)کانوں کا مسح کرنا (۱۲)اعضاء کو ملنا(۱۳) پے در پے دھونا(۱۴)ترتیب سے وضو کرنا ۔(۱۵)وضو شروع کرنے سے پہلے نیت کرنا۔(16)دائیں طرف اور انگلیوں کہ سروں سے شروع کرنا(۱۷) سر کہ اگلے حصے سے شروع کرنا(۱۸)صرف گردن کا مسح کرنا۔

سوال:آخر کے چار کون سے مستحب ہیں؟

جواب:آخر کے چار سے مراد (۱) داہنی طرف سے شروع کرنا، (۲) انگلیوں کے سرے سے شروع کرنا

(۳) سر کے اگلے حصے سے شروع کرنا (۴) گردن کا مسح کرنا ہے۔

سوال : مستحب کسے کہتے ہیں؟

جواب: مستحب وہ فعل ہے جو نظر شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ نا پسندی نہ ہو، خواہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگر چہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا اس کا کرنا ثواب

==

==

اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

سوال:وضو کہ کتنے مستحبات ہیں کوئی سے دس بیان کریں؟

جواب: وضو کہ چودہ مستحبات ہیں:

(۱)اونچی جگہ بیٹھنا، (۲) قبلہ رو ہونا ، (۳) کسی سے مدد نہ لینا (۴) لوگوں کا سا کلام نا کرنا ، (۵)دل کہ ساتھ زبان سے نیت کرنا (6) دعائے ماثورہ پڑھنا، (۷) ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا، (۸)کانوں کے سوراخ میں چھنگلی کو داخل کرنا، (۹) کشادہ انگوٹھی کو حرکت دینا، (۱۰) وضو کہ بعد شہادتین کا پڑھنا ۔

سوال: مکروہ کی تعریف و اقسام اوران کی تعریف بیان کریں۔

جواب : مکروہ جس کا معنیٰ نا پسند کرنا ہے اصطلاح شرع میں اس کی دو قسمیں کی گئی ہیں: (۱) مکروہ تحریمی (۲) مکروہ

(1) مکروہ تحریمی: یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے اگر چہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

(۲) مکروہ تنزیہی: جس کا کر نا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے، یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

سوال : وضو کے مکروہات کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: وضو کہ چھ مکروہات ہیں : (۱)پانی میں اسراف، (۲)پانی میں کمی کرنا ، (۳)چہرے پر پانی کو مارنا، (۴)دنیوی گفتگو کرنا(۵)بغیر عذر کہ کسی سے مدد لینا، (6) نئے پانی سے تین بار مسح کرنا ۔

سوال : وضو کی کتنی اورکون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: وضو کی مصنف نے تین قسمیں بیان کی ہیں : (۱) فرض (۲) واجب (۳) مستحب۔

سوال : کن کن کاموں کے لئے وضو کرنا فرض ہے؟

جواب: (۱)اس شخص پر جو بے وضو ہو ، نماز پڑھنے کے لئے وضو کر نا فرض ہے چاہے وہ نماز فرض، واجب ہو یا سنت و نفل، ہر قسم کی نماز کے لئے وضو کر نا فرض ہے جبکہ پہلے سے وضو نہ ہو۔

==

==

(۲) نماز جنازہ ادا کرنے کے لئے وضو کرنا فرض ہے کہ یہ نماز کے مشابہ ہے۔

(۳) سجدہ تلاوت کرنے کہ لیے ۔

(۴) قرآن مجید کو چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔

سوال : کن چیزوں کے لئے وضو کرنا واجب ہے؟

جواب : صرف خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

سوال: کن کن چیزوں کہ لیے وضو کرنا مستحب ہے ؟

جواب: **(۱)** سونے کے لئے وضو کرنا، **(۲)** سو کر اٹھنے کہ بعد وضو کرنا، **(۳)** وضو پر ہمیشگی کرنا،

(۴) برا شعر کہنے کہ بعد **(۵)** وضو پر وضو کرنا، **(6)** غیبت **(۷)** چغلی **(۸)** جھوٹ **(۹)** ہر گناہ کہ بعد چاہے چھوٹا ہو یا بڑا

(۱۰) نماز کہ باہر قہقہہ لگانے کہ بعد وضو کرنا، **(۱۱)** میت کو نہلانے کہ بعد **(۱۲)** جنازے کو کندھا دینے کہ بعد

(۱۳) ہر نماز کہ وقت کہ لیے وضو کہ ہوتے ہوئے **(۱۴)** غسل جنابت سے پہلے وضو کرنا **(۱۵)** جنبی کہ لیے کھانے ، پینے ، سونے اور وطی کرنے کہ وقت۔ **(16)** غصے کہ وقت **(۱۷)** چھوئے بغیر قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے لیے۔

(۱۸) علم حدیث پڑھنے کہ لیے **(۱۹)** آذان دینے نماز کہ لیے اقامت کہنے اور خطبہ دینے کہ لیے

(۲۰) آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ روضہ اطہر کی زیارت کرنے کہ لیے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!　صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

{وضو توڑنے اور نہ توڑنے والی اشیاء کا بیان}

سوال: کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: بارہ چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں۔

سوال: نواقض وضو کون کون سے ہیں؟

جواب: (۱) سبیلین یعنی مرد و عورت کے پیشاب یا پاخانے کے مقام سے کوئی چیز نکلے۔اگر آگے والے مقام سے نکلے تو نہیں ٹوٹے گا۔(۲) بچے کی پیدائش اگرچہ خون نہ نکلا ہو (۳) سبیلین کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے سے خون پیپ و غیرہ نجاست کے نکل کر بہنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے(۴)اگر کسی کو کھانے یا پانی یا جمے ہوئے خون یا پت کی قے منہ بھر کر ہو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا،(۵)وہ خون جوتھوک پر غالب ہو یا اس کہ برابر ہو (6) وہ نیند جس میں مقعد (سرین) کو قرار حاصل نہ ہو(۷) اگر کوئی شخص بیٹھے بیٹھے سو گیا اور سونے کی حالت میں آگے کو جھک گیا جس کی وجہ سے اس کی سرین زمین سے اٹھ گئی، پس اگر اس کے بیدار ہونے سے پہلے اس کی سرین زمین سے اٹھ گئی تو ظاہر روایت کے مطابق اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر سرین کے اٹھنے سے پہلے بیدار ہو گیا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ (۸) بہوشی (۹) جنون (۱۰) نشین (۱۱) بالغ آدمی کا جاگتے ہوئے رکوع و سجود و حالت نماز میں زور سے ہنساں اگر چہ اس نے قہقہہ کہ ساتھ نماز سے باہر آنے کا ارادہ کیا ہو (۱۲) منتشر آلہ تناسل کا (مرد و عورت)کی شرم گاہ کو کسی پردہ کہ بغیر چھونا ۔

سوال: منھ بھر قے کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو قے تکلف کہ بغیر نہ روکی جاسکے اسے منھ بھر کہتے ہیں.

سوال: اگر تھوڑی قے چند بار ہوئی تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: اگر تھوڑی قے چند بار ہوئی اور قے کا سبب ایک ہے تو متفرق قے کو اندازے سے جمع کیا جائے گا، پس اگر جمع کرنے سے منہ بھر ہونے کی مقدار کو پہنچ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا ۔

سوال: خون کا تھوک پر غالب و مغلوب یا برابر ہونے کی کیا علامت ہے؟

جواب: خون کے تھوک پر غالب ہونے کی علامت یہ ہے کہ تھوک کا رنگ گہرا سرخ ہوگا اور برابر ہونے کی علامت یہ

ہے کہ کم سرخ یعنی نارنجی رنگ کا ہوگا اور مغلوب ہونے کی علامت یہ ہے کہ تھوک کا رنگ پیلا ہوگا۔

سوال : نیند سے وضو ٹوٹنے کی کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں؟

جواب نیند سے وضو کے ٹوٹنے کی دو شرطیں ہیں:

(ا) دونوں سرین اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں۔

(۲) ایسی حالت پر سویا جو غافل ہو کر سونے میں رکاوٹ نہ ہو۔

جب یہ دونوں شرطیں جمع ہوں تو ایسی نیند وضو کو توڑ دیتی ہے ، اور اگر ایک شرط پائی جائے اور دوسری شرط نہ پائی جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: نشے کی وہ حد کتنی ہے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نشے کی وہ حد جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بعض مشائخ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ مردو عورت میں تمیز نہ کر سکے اور صحیح قول یہ ہے کہ اس کی چال میں لغزش ہو یعنی وہ لڑکھڑاتا اور جھومتا ہوا چلے۔

سوال: کتنی اور کون کون سی چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: دس چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(ا) خون یا پیپ کا ظاہر ہونا جو اپنی جگہ سے جاری نہیں ہوا۔

(۲) خون جاری ہوئے بغیر جسم سے گوشت کا گرنا یہ ایک بیماری کے سبب ہوتا ہے جسے عربی میں عرق مدنی کہتے ہیں۔

(۳) زخم ، کان اور ناک سے کیڑے کا نکلنا ۔ (۴) آلہ تناسل (شرم گاہ) کو ہاتھ لگانا۔

(۵) عورت کو ہاتھ لگانا ۔ (6) قے جو منہ بھر کر نہ آئی ہو ۔ (۷) بلغم کی قے اگر چہ کتنی ہی زیادہ ہو ۔

(۸) سوئے ہوئے آدمی کا جھک جانا کہ زمین سے مقعد (سرین) کے اُٹھ جانے کا محض ، احتمال ہو یقین نہ ہو۔

(۹) ایسے آدمی کی نیند جس کی مقعد زمین سے لگی ہوئی ہو اگرچہ اس نے ایسی چیز سے ٹیک لگا رکھی ہو کہ اگر اس ہٹایا جائے تو گر پڑے ۔

(۱۰) نمازی کا رکوع و سجود کی حالت میں سو جانا جب کہ یہ دونوں رکوع و سجود سنت کے مطابق ہوں۔

{غسل فرض ہونے کا بیان}

سوال: کتنی اور کون کون سی چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟

جواب: سات چیزوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔

(1) جماع کے بغیر منی کا اپنی جگہ سے **شہوت** کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔یعنی (مشت زنی ،احتلام وغیرہ کے ساتھ نکلنا)

(2) شرمگاہ میں حشفہ (مرد کی اگلی شرمگاہ کا سرا) کا کسی دوسرے مرد یا عورت کی شرمگاہ میں چھپ گیا تو غسل فرض ہو جائے گا۔خواہ شہوت ہو یا نہ ہو انزال ہو یا نہ ہو۔

اور اگر وہ حشفہ کٹا ہوا ہو تو اس کی مقدار کے مطابق زندہ آدمی (مرد یا عورت) کے دو راستوں (آگے پیچھے کی شرمگاہ) میں سے کسی ایک میں چھپ جانے سے بھی غسل فرض ہو جائے گا۔

(3) مردے (مرد یا عورت) یا جانور کے ساتھ وطی کرنے کی صورت میں منی کے نکلنے سے غسل فرض ہو جائے گا۔

یعنی کسی شخص نے مرے ہوئے مرد یا عورت یا کسی جانور کے ساتھ جماع کیا اور منی نکل آئی تو غسل فرض ہو جائے گا۔

(4) سونے کے بعد پتلے پانی کا پایا جانا جبکہ سونے سے پہلے آلہ تناسل (مرد کا ذکر) منتشر (شہوت کے ساتھ کھڑا ہوا) نہ ہو۔

یعنی اگر مرد یا عورت کو سونے کی حالت میں احتلام ہو گیا مگر احتلام ہونا یاد نہیں لیکن تری پائی گئی تو غسل فرض ہو گا۔

(5) نشے اور بہوشی سے ٹھیک ہونے کے بعد رطوبت کا ہونا جسے وہ منی گمان کرتا ہے۔(یعنی اگر کوئی شخص بہوشی یا نشے کی وجہ سے سو گیا پھر جب اسے نشے اور بہوشی سے افاقہ ہوا تو اس نے اپنے کپڑوں پر تری پائے اور وہ اسے منی گمان کرتا ہے تو اس سے بھی غسل فرض ہو جائے گا)۔

(6) عورت کا حیض و نفاس سے فارغ ہونے کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔

(7) میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔

{غسل فرض نہ ہونے کا بیان}

سوال: کتنی اور کون کونسی چیزوں سے غسل فرض نہیں ہوتا؟

جواب: دس چیزوں سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

(1) مذی اور **(2)** ودی کہ نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔

مذی کی تعریف: وہ سفید رقیق (پتلا پانی جو ملاعبت دل لگی) کے وقت نکلتا ہے۔

ودی کی تعریف: وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد نکلتا ہے۔

منی کی تعریف: وہ گاڑھا سفید پانی ہے جس کے نکلنے کی وجہ سے ذکر کی تندی اور انسان کی شہوت ختم ہوجاتی ہے۔

(3) رطوبت کہ بغیر احتلام ہو جائے یعنی کسی شخص کو احتلام یاد ہو لیکن کپڑوں پر تری نا پائے اس سے بھی غسل فرض نہیں ہوتا۔

(4) اگر کسی عورت کو بچہ پیدا ہوا اور خون ظاہر نا ہوا تو صحیح قول کہ مطابق غسل فرض نہیں ہوگا۔

(5) آلہ تناسل کو ایسے کپڑوں کہ ساتھ شرمگاہ میں داخل کرنا جو حصول لذت سے (رکاوٹ) ہو۔

(6) مردے یا **(7)** جانور کہ ساتھ کسی نے جماع کیا اور انزال نہ ہوا تو غسل فرض نہیں ہوگا۔

(8) انگلی یا اس کی مثل (پینسل وغیرہ) کو دو راستوں میں سے کسی ایک میں داخل کرنا۔

(9) پاخانے کے راستہ سے پچکاری وغیرہ کے ذریعے دوا پہنچانا یا فضلات کا خارج کرنا حقہ کہلاتا ہے اس سے بھی غسل فرض نہیں ہوتا۔

(10) کسی کنواری لڑکی سے جماع کیا مگر اس کا پردہ بکارت زائل نہیں ہوا اور مرد کو انزال بھی نہیں ہوا تو کسی پر غسل فرض نہیں ہوگا۔

==

{غسل کہ فرائض ، سنتیں، مستحبات اور مکروہات کا بیان}

سوال: غسل میں کتنی اور کون کونسی چیزیں فرض ہیں؟

جواب: غسل میں گیارہ چیزیں فرض ہیں۔

(۱) منہ یعنی کلی کرنا۔ (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) تمام بدن کا ایک بار دھونا۔

(۴) قلفے کہ اندرونی حصے کا دھونا۔ جس آدمی کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کے مخصوص عضو کے سرے پر جو چمڑا ہے اسے قلفہ کہتے ہیں ۔ ختنہ کی صورت میں اسے کاٹ کر الگ کر دیا جاتا ہے غسل کرتے وقت اگر آسانی سے ہٹا کر اندر پانی پہنچایا جا سکے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے چھوڑ دیا جائے۔

(۵) ناف کہ سوراخ میں پانی پہچانا فرض ہے ۔ (6) بدن کہ ہر اس سورخ میں پانی پہچانا جو مل نہ گیا ہو

(۷) اگر مرد کہ سر کہ بال گندھے ہوئے ہوں تو ان کو کھول کر جڑوں تک پانی پہنچانا فرض ہے ۔ اور اگر عورت کہ سر کہ بال گندھے ہوئے ہوں اور کھولے بغیر پانی جڑوں تک پہنچ جاتا ہے تو غسل ہو جائے گا ۔

(۸) مرد کو اپنی داڑھی کہ بالوں کی جلد تک پانی پہچانا فرض ہے۔ (۹) مونچھ (۱۰) بھوؤں کی جلد تک پانی پہچانا فرض ہے۔

(۱۱) عورت کا غسل جنابت ، حیض و نفاس باہر کی فرج کا دھونا بھی فرض ہے ۔

سوال: غسل میں کتنی اور کون کونسی چیزیں سنتیں ہیں؟

جواب: غسل میں بارہ چیزیں سنتیں ہیں :

(۱) بسم اللہ کے ساتھ ابتدا کرنا (۲) نیت کرنا (۳) دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا۔

(۴) اگر نجاست لگی ہو تو اسے الگ طور پر وضو اور غسل میں دھونا سنت ہے تا کہ پانی لگنے سے وہ اور زیادہ نہ پھیلے ۔

(۵) شرمگاہ کو دھونا چاہیے نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو سنت ہے ۔

(6) پھر جیسے نماز کہ لیے وضو کرتے ہیں اس طرح وضو کرے پھر تین تین مرتبہ اعضاء کو دھوئے پھر سر کا مسح کرے اگر ایسی جگہ غسل کر رہا ہے جہاں پانی ٹہرا ہوتا ہے تو پاؤں کو نا دھوئے۔

==

==

(۷) پورے بدن پر تین تین بار پانی پہچانا سنت ہے۔

(۸) پورے بدن پر تینوں مرتبہ پانی بہانے کی ابتداء سر سے کرنا سنت ہے۔

(۹) پھر داہنے کندھے پر پانی بہائے کہ یہ سنت ہے۔ (۱۰) پھر بائیں کندھے پر پانی بہائے کہ یہ سنت ہے۔

(۱۱) جسم کو پانی کہ ساتھ ملنا سنت ہے۔ (۱۲) پے در پے غسل کہ ارکان ادا کرنا سنت ہے۔

سوال: غسل میں کتنے مستحبات ہیں؟

جواب: غسل کے مستحبات وہی ہیں جو وضو کے مستحبات ہیں، مگر یہ کہ وضو میں قبلہ رو ہونا وضو کا مستحب ہے اور غسل میں نہیں منع ہے۔ کیونکہ اکثر غسل ستر کھول کر برہنہ کیا جاتا ہے ، ہاں اگر کسی کپڑے وغیرہ سے ستر چھپا کر غسل کر رہا ہے تو استقبال قبلہ میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

سوال: غسل کے مکروہات کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب: غسل کے مکروہات وہی ہیں جو وضو کے مکروہات ہیں، نیز ایک یہ بھی مکروہ ہے کہ غسل کے درمیان دعاؤں کا پڑھنا، کہ وضو کے دوران دعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے جبکہ غسل میں مکروہ ہے۔

{غسل کرنے کہ مسنون اور استحبابی مواقع کا بیان}

سوال: کتنی اور کون کونسی چیزوں کہ لیے غسل کرنا سنت ہے؟

جواب: چار چیزوں کہ لیے غسل کرنا سنت ہے۔

(1) نماز جمعہ کہ لیے غسل کرنا۔ (2) عیدین کی نماز کہ لیے غسل کرنا۔ (3) حج یا عمرے کا احرام باندھتے وقت غسل کرنا۔

(4) حاجی کہ لیے عرفات کہ میدان میں وقوف عرفہ کہ لیے غسل کرنا سنت ہے۔

سوال: کتنی اور کون کون سے چیزوں کہ لیے غسل کرنا مستحب ہے؟

جواب: درج ذیل سولہ چیزوں کہ لیے غسل کرنا مستحب ہے:

==

==

جواب : **(1)** جب کوئی کافر مرد یا عورت جنابت و حیض و نفاس سے پاک ہو اور اس پاکی کی حالت میں اسلام لائے تو اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔

(2) نابالغ لڑکا یا لڑکی جب عمر(Age) کے لحاظ سے بالغ ہو جائیں اور اس وقت تک ان میں بلوغ کی کوئی نشانی نہ پائی جائے تو مفتی بہ قول کی بنا پر ان کو غسل کرنا مستحب ہے۔

(3) مجنون (پاگل) کو جب جنون سے افاقہ ہو جائے تو غسل کرنا مستحب ہے۔

(4) حجامت (پچھنا لگوانے) سے جب فارغ ہو جائے تو اس کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

(5) میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے ۔ **(6)** شعبان کی پندرہویں میں غسل کرنا مستحب ہے ۔

(7) شب قدر میں غسل کرنا مستحب ہے جب کہ اس کو یقین کے ساتھ دیکھ لے ۔

(8) مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے ۔

(9) مزدلفہ میں ٹھرنے کہ لیے یوم النحر 10 ذوالحجہ کی صبح کو غسل کرنا مستحب ہے ۔

(10) مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کہ وقت غسل کرنا مستحب ہے **(11)** طواف زیارۃ کہ لیے غسل کرنا مستحب ہے ۔

(12) سورج اور چاند گرہن کی نماز ادا کرنے کہ لیے غسل کرنا مستحب ہے ۔

(13) نماز استسقاء کہ لیے غسل کرنا (بارش طلب کرنے کہ لیے جو نماز ادا کرتے ہیں اسے استسقاء کہتے ہیں)

(14) خوف و مصیبت کو دور کرنے کہ لیے جو نماز پڑھتے ہیں اس کہ لیے غسل کرنا مستحب ہے ۔

(15) دن میں تاریکی چھاجانے کہ وقت نماز کہ لئے غسل کرنا مستحب ہے ۔

(16) رات یا دن میں شدید آندھی کہ وقت کی نماز کہ لیے غسل کرنا مستحب ہے ۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

===

{تیمم اور شرائط کا بیان}

سوال: تیمم کالغوی اوراصطلاحی معنی بیان کریں۔

جواب: تیمم کا لغوی معنی قصد اور ارادہ کرنا ہے جبکہ شریعت کی اصطلاح میں تیمم چہرے اور دونوں ہاتھوں کا پاک مٹی سے مسح کرنا ہے .

سوال: تیمم کے صحیح ہونے کی کتنی اور کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب: تیمم کے صحیح ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں اور وہ یہ ہیں:

(۱)نیت کرنا۔ (۲) ایسا عذر جو تیمم کو مباح کر دینے والا ہو۔ (۳) تیمم زمین کی جنس میں سے کسی پاک چیز کہ ساتھ ہو۔ (۴) مسح کی جگہ کو گھیرنا۔یعنی (پورے چہرے اور دونوں ہاتھوں کی کہنیوں سمیت کا مسح کرنا (۵) پورے ہاتھ یا اس کے اکثر سے مسح کرنا۔ (6) دو ضربوں سے مسح کرنا۔ (۷) جو چیزیں تیمم کے منافی ہیں ان کا بند ہونا۔یعنی حیض و نفاس اور حدث یعنی (پیشاب و خون کے قطرے) نہ آتے ہوں کہ ان کے ہوتے ہوئے تیمم کرے گا تو صحیح نہ ہو گا۔ (۸) ان چیزوں کا زائل ہونا جو مسح کو مانع ہوں۔یعنی اعضائے مسح پر کوئی ایسی چیز نہ ہو جو مسح کو روکنے والی ہو جیسے چربی، موم ، اگر اعضائے مسح پر موم یا چربی ہوگی تو مسح موم یا چربی پر ہوگا جسم پر نہیں ہوگا اس لئے تیمم صحیح نہیں ہوگا۔

سوال: نیت کی حقیقت کیا ہے اوراس کاوقت کب ہوتا ہے؟

جواب: نیت کی حقیقت یہ ہے کہ انسان کسی کام کے کرنے کا دل میں پختہ ارادہ کرے ، زبان سے اظہار ضروری نہیں البتہ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔مثلاً : بے وضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تیمم کرتا ہوں، اور **نیت کا وقت:** وہ وقت ہے کہ مٹی وغیرہ پر تیمم کے لئے جب ہاتھ مارے تو اس وقت نیت کرے۔

سوال: نیت کے صحیح ہونے کی کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں؟

جواب: نیت کہ صحیح ہونے کی تین شرطیں ہیں:

(1) مسلمان ہونا (2) سمجھدار ہونا(3) جس چیز کی نیت کر رہا ہے اس کا علم ہونا ۔

===

==

سوال: جس تیمم سے نماز جائز ہوتی ہے اس تیمم کے نیت کے صحیح ہونے کی کتنی اورکون کون سی شرطیں ہیں ؟

جواب: جس تیمم سے نماز جائز ہوتی ہے اس تیمم کی نیت کے صحیح ہونے کے لئے تین شرطوں میں سے کسی ایک شرط کا ہونا ضروری ہے۔

(1) طہارت حاصل کرنے کی نیت کی ہو: مثلاً یوں نیت کرے کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لئے تیمم کرتا ہوں۔

(2) نماز کے جائز ہونے کی نیت کی ہو: مثلاً یہ نیت کرے کہ میں نماز کے مباح ہو جانے لئے تیمم کرتا ہوں۔

(3) ایسی عبادت مقصودہ کی نیت کرے جو طہارت کے بغیر درست نہیں ہوتی: مثلاً نماز جنازہ یا سجد و تلاوت کرنے کی نیت سے تیمم کرے، تو اس تیمم سے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔

سوال: کیا فقط تیمم کی نیت کرنے سے یا غیر جنبی شخص نے قرآن کی تلاوت کرنے کے لئے تیمم کیا تو کیا اس تیمم سے نماز ادا کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی نے فقط تیمم کی نیت کی یا غیر جنبی شخص نے قرآن کی تلاوت کرنے کے لئے تیمم کیا تو اس تیمم سے نماز ادا نہیں کر سکتا ہے کیونکہ مذکورہ تین شرائط میں سے ایک بھی شرط نہیں پائی گئی ، ہاں اگر دونوں صورتوں میں وہ شخص جنبی ہو تو اس کا پہلا مقصود طہارت کی نیت ہوگی اور جو تیمم پاکی کی نیت سے کیا گیا ہو اس سے نماز ادا کرنا درست ہوگا ۔

سوال: تیمم کو مباح (جائز) کرنے والے کون کون سے عذر ہیں؟

جواب: **(۱)** پانی کا ایک میل دور ہونا **(2)** بیماری اور سردی کا پایا جانا جس سے ہلاک یا بیمار ہو جانے کا خوف ہو

(۳) دشمن یا پیاس کا خوف ہو **(۴)** آٹا گوندھنے کی ضرورت **(۵)** پانی نکالنے کا آلہ (ڈول وغیرہ) کا نہ ہونا

(6) نماز جنازہ کہ نکلنے جانے کا خوف ہو **(۷)** نماز عید کہ نکل جانے کا خوف ہو تو تیمم کر سکتا ہے۔

سوال: "ولوبناء کا کیا مطلب ہے؟

جواب:اگر کسی نے وضو سے نماز جنازہ یا نماز عید شروع کی تھی پھر اس کو حدث ہو گیا اب اس کو یہ خوف ہے کہ اگر وہ وضو کرنے میں مشغول ہوگا تو نماز بھیڑ کی وجہ سے فاسد ہو جائے گی، تو تیمم کر کے فوراً بناء کرے یعنی جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے مکمل کرے۔

==

==

سوال: نماز جمعہ اور وقتوں کے فوت ہونے کے خوف سے کیا تیمم کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر وضو میں مشغول ہونے سے نماز جمعہ کے فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم کی اجازت نہیں ہے بلکہ وضو کرنا ضروری ہے ، اگر وضو کے بعد کہیں نماز جمعہ مل جائے تو ادا کر لے ورنہ تو ظہر کی نماز ادا کرے کہ جمعہ کا خلیفہ ظہر موجود ہے، اسی طرح اگر وضو میں مشغول ہوگا تو کسی نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو اس خوف کی وجہ سے بھی تیم جائز نہیں ہے بلکہ وضو کر کے قضاء پڑھے کہ قضاء وقتیہ کا خلیفہ موجود ہے۔مگر مفتی بہ قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو و غسل کر کے اعادہ کرے کہ لازم ہے۔ اور یہ اس لئے ہے تا کہ قضا کا گناہ نہ ہو۔

سوال : تیمم کی تیسری شرط کی وضاحت کریں نیز کن کن چیزوں سے تیمم کر سکتے ہیں اور کون سے نہیں؟

جواب: تیمم کے صحیح ہونے کی تیسری شرط یہ ہے کہ تیم پاک چیز سے ہو اور متن میں طاہر یعنی طہور ہے یعنی وہ چیز ایسی ہو جو پاک کرنے والی ہو،وہ چیز زمین کی جنس سے ہو جیسے مٹی، پتھر ریت وغیرہ۔ اور جو زمین کی جنس سے نہ ہو اس سے تیمم جائز نہیں ہے۔ جیسے لکڑی ، سونا، چاندی وغیرہ ہاں اگر ان کہ اوپر غبار ہو تو جائز ہے۔

سوال : زمین کی جنس سے ہونے کی کیا علامت ہے؟

جواب: جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے ، نہ نرم پڑتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے جیسے ریتا، سرمہ ،چونا، ہرتال ، گندھک مردہ سنگ، گیرو، پتھر ، زبر جد ، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمم جائز ہے، اگر چہ ان پر غبار نہ ہو۔

سوال: کتنی انگلیوں سے مسح کرنا درست ہوگا اور کتنی انگلیوں سے درست نہیں ہوگا؟

جواب: اعضائے تیمم کا مسح پورے ہاتھ یا اکثر ہاتھ سے کرے، اکثر سے مراد یہ ہے کہ تین انگلیوں یا زیادہ سے کرے، ایک یا دو انگلیوں سے مسح صحیح نہیں، پس اگر دو انگلیوں سے بار بار مسح کر کے پورے عضو پر پھیر لیا جس کی وجہ سے پورا عضو گھر گیا تب بھی مسح صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ پورے ہاتھ یا اس کے اکثر سے مسح کرنا شرط ہے ۔

سوال: کتنی ضربوں سے تیمم کرنا شرط ہے؟

جواب: دو ضربوں یعنی دو دفعہ ہاتھ زمین پر مار کر تیمم کرے۔ ایک ضرب سے چہرے کا مسح کرے اور دوسری ضرب سے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرے اگر ایک ہی ضرب سے دونوں عضو پر مسح کیا تو تیمم صحیح نہیں ہوگا۔

==

==

{تیم کا سبب اور تیمم کے واجب ہونے کی شرائط، تیمم کہ رکن ،سنتیں اور تاخیر کا بیان}

سوال : تیمم کا سبب کیا اوراس کے واجب ہونے کی کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں؟

جواب: تیمم کا سبب یہ ہے کہ اس فعل کو کرنے کا ارادہ جو طہارت کے بغیر حلال نہ ہو جیسے نماز اور تیمم کے واجب ہونے کی شرطیں وہی ہیں جو وضو کے واجب ہونے کی شرطیں ہیں۔یعنی آٹھ شرائط کا پایا جانا ۔

سوال : تیمم کے رکن کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: تیمم کے دو رکن ہیں (۱) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا (۲) چہرے کا مسح کرنا۔

سوال : تیمم کی کتنی اور کون کون سی سنتیں ہیں؟

جواب: تیمم کی سات سنتیں ہیں:

(۱) بسم اللہ سے شروع کرنا (۲) ترتیب قائم رکھنا (۳) پے در پے کرنا (۴) ہاتھوں کو مٹی میں رکھنے کے بعد آگے بڑھانا۔ (۵) پھر پیچھے لانا۔ (6) مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد جھاڑنا (۷) انگلیوں کو کشادہ رکھنا ۔

سوال: جس شخص کو یہ امید ہو کہ نماز کے آخر وقت تک پانی مل جائے گا اس کے لئے تیمم کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی شخص سے پانی ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو اور اس کو یہ امید ہو کہ نماز کے آخر وقت تک پانی مل جائے گا تو اس صورت میں تیمم کو آخر وقت تک مؤخر کرنا مستحب ہے اور اگر ملنے کی امید نہ ہو تو تاخیر نہ کرے بلکہ وقت مستحب میں تیمم کر کے نماز پڑھ لے ، اور آخر وقت سے مراد مستحب وقت کا آخر ہے۔

سوال: اگر کسی نے پانی لا کر دینے کا وعدہ کیا ہو تو پھر تیمم کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے پانی لاکر دینے کا وعدہ کیا ہو تو تیمم کو مؤخر کرنا واجب ہے اگر چہ نماز قضا ہو جائے، یہ حکم اس وقت ہے جبکہ وعدہ کرنے والے کے پاس پانی موجود ہو اور وہ پانی اس کے پاس ایک میل کے اندر اندر ہو ، پس اگر ایسانہ ہو تو تیمم کو مؤخر کرنا واجب نہیں ہے کہ شریعت نے ایسے موقع پر تیمم کرنے کی اجازت دی ہے۔

سوال: اگر کسی نے کپڑے یا مشک لا کر دینے کا وعدہ کیا ہو تو نماز پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کے پاس کپڑے نہ ہوں، برہنہ ہو اس کو کسی نے کپڑے دینے کا وعدہ کیا تو جب تک نماز کے قضا ہو جانے کا خوف نہ ہو نماز کو مؤخر کرنا واجب ہے وہاں جب قضا ہو جانے کا خوف ہو تو اسی حالت میں نماز پڑھ لے۔

اسی طرح ایک شخص ایسا ہے جس کے سامنے کنواں ہے لیکن پانی نکالنے کے لئے کوئی سامان یعنی رسی ڈول نہیں ہے اور اس کو کسی نے سامان لا کر دینے کا وعدہ کیا ہے تو یہ ابھی تیمم کر کے نماز نہ پڑھے بلکہ انتظار کرے اور جب نماز قضا ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے، یہ امام اعظم کا مذہب ہے جبکہ صاحبین فرماتے ہیں کہ تیمم کو موخر کرنا واجب ہے اگر چہ نماز قضا ہو جائے کہ یہ صورت پانی کے وعدے کی طرح ہے۔

==

==

{پانی کو تلاش کرنے کا بیان نواقض تیمم وغیرہ کا بیان}

سوال: اگر پانی کے قریب ہونے کا گمان ہو تو کتنی دور تک پانی کو تلاش کرنا واجب ہے؟

جواب: جس مسافر کو کسی علامت سے یہ گمان ہو کہ پانی قریب مل جائے گا تو اس کو جس جانب گمان ہو تو اس جانب تین سو قدم سے چار سو قدم کی مقدار تک پانی تلاش کرنا واجب ہے۔اور اگر چاروں جانب گمان ہو تو چاروں طرف چار سو قدم کی مقدار تک تلاش کرنا واجب ہے، اور یہ تلاش کرنا اس وقت تک واجب ہے جبکہ جان و مال کا کوئی خطرہ نہ ہو بلکہ امن ہو۔ اور اگر خطرہ ہو یا پانی کے قریب ہونے کا گمان نہ ہو تو تلاش کرنا واجب نہیں۔

سوال: اگر کسی دوسرے کے پاس پانی موجود ہو تو کیا اس سے مانگنا ضروری ہے؟

جواب: اگر کسی اور کے پاس پانی ہے تو ابھی تیمم نہ کرے بلکہ جس کے پاس پانی ہے اس سے مانگنا واجب ہے بشر طیکہ وہاں پر پانی زیادہ مقدار میں ہو اور لوگ دینے سے بخل بھی نہ کرتے ہوں بلکہ مانگنے پر دے دیتے ہوں، پس اگر پانی مانگنے سے مل جائے تو وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھے کہ یہ معذور ہے۔

سوال: اگر کسی دوسرے کے پاس پانی موجود ہے مگر وہ قیمت کے بدلے دیتا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب:اگر کسی دوسرے کے پاس پانی موجود ہے مگر وہ قیمت کے بدلے دیتا ہے تو اگر اس کے پاس کرایہ وغیرہ اور راستے کے خرچ کو نکال کر زائد رقم ہے اور پانی کی قیمت بھی واجبی ہے مہنگا نہیں ہے تو اس پر پانی کا خریدنا لازم ہوگا ۔

سوال: ایک تیمم سے کتنی اور کونسی نمازیں پڑھنا جائز ہے؟

جواب: ایک تیم سے جب تک وہ نہ ٹوٹے جتنی چاہے فرض و نفل نمازیں پڑھ سکتا ہے۔

سوال: اگر کسی کے بدن کا اکثر حصہ یا نصف حصہ زخمی ہو تو کیا وہ تیمم کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی کے بدن کا اکثر حصہ یا نصف حصہ زخمی ہو مثلاً پھوڑے وغیرہ ہوں تو وہ غسل و وضو کے بجائے تیمم کر لے اور نماز پڑھے۔

سوال: اگر اکثر حصہ بدن صحیح ہو اور تھوڑے حصے میں زخم ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بدن کا اکثر حصہ صحیح ہو اور تھوڑے حصے میں زخم ہو تو صحیح حصے کو دھولے اور زخم پر مسح کر لے اور اگر زخم پر مسح نہ کر سکے تو زخم پر بندھی پٹی پر مسح کر لے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو چھوڑ دے۔

==

سوال: کن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان ہی چیزوں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اسی طرح اگر تیمم کرنے والا بقدر وضو پانی کے استعمال پر قادر ہو گیا تو اس کا تیمم ٹوٹ جائے گا، اور یوں ہی جس نے غسل کی جگہ تیمم کیا ہے اس کا بقدر غسل پانی کے استعمال پر قادر ہونا ناقض تیمم ہوگا۔

سوال: جس شخص کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں، چہرہ زخمی ہو وہ کس طرح طہارت حاصل کرے گا؟

جواب: اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ کہنیوں سے اور دونوں پاؤں ٹخنوں سے اوپر تک کٹے ہوئے ہوں اور اس کے منہ پر بھی زخم ہو تو وہ بغیر طہارت کے نماز پڑلے اور تیمم نہ کرے اور چہرے کے زخم کے ٹھیک ہونے کے بعد نماز کو دہرانے کی حاجت نہیں بلکہ ہو گیئں۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

{موزوں پر مسح کرنے کا بیان}

سوال: کس حدث سے موزوں پر مسح کر سکتے ہیں اور یہ حکم کس کے لئے ہے؟

جواب: حدث اصغر یعنی (جس سے وضو واجب ہوتا ہے) میں موزوں پر مسح کرنا مرد و عورت دونوں کہ لیے جائز ہے۔

سوال: کس طرح کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب: (۱) دونوں موزے چمڑے کے ہوں، ان پر بالاتفاق مسح کرنا جائز ہے۔

(۲) دونوں موٹے کپڑے کے ہوں اور منعل ہوں یعنی ان کے نیچے تلے میں چمڑا لگایا گیا ہو، یا مجلد ہوں یعنی جس کے اوپر اور نیچے دونوں طرف چمڑا لگایا گیا ہو۔ اس صورت میں بھی بالاتفاق مسح کرنا جائز ہے۔

سوال: موزوں پر مسح کہ جائز ہونے کی کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں؟

جواب: موزوں پر مسح کہ جائز ہونے کی سات شرطیں ہیں جو مندجہ ذیل ہیں:

(۱) دونوں موزوں کو وضو کے بعد پہننا: یعنی ان دونوں موزوں کو پاؤں دھونے کہ بعد پہنا ہو ،اگرچہ وضو مکمل کرنے سے پہلے ۔ لیکن موزے پہننے کہ بعد ایسی کوئی چیز نہ پائی جائے جو وضو کو توڑ دے۔

(۲) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں۔ (۳) ان موزوں میں مسلسل پیدل چلنا ممکن ہو۔

(۴) دونوں موزوں میں سے ہر موزہ پاؤں کی چھوٹی انگلی کی تین انگلیوں کی برابر پھٹا ہوا نہ ہو۔

(۵) موزے ایسے ہوں کہ ان کو باندھنا نہ پڑے بغیر باندھے موزے پاؤں پر ٹھہر جائیں۔

(6) ان دونوں موزوں کا پانی کہ جسم تک پہنچنے میں رکاوٹ ہوں۔

(۷) موزے پر مسح کرنے والے کا پاؤں ٹخنوں سے نیچے ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیوں کے بقدر صحیح و سالم موجود ہو۔

سوال: ایک دفعہ موزے پہننے کے بعد مقیم و مسافر کب تک ان پر مسح کر سکتے ہیں؟

جواب: اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن ایک رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں ۔ موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلا صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

==

==

سوال: مقیم نے مسح کی مدت مکمل ہونے سے پہلے سفر پر روانہ ہو گیا تو اس کے لئے اب کون سی مدت کا اعتبار ہوگا؟ یوں ہی مسافر مقیم ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہوگا؟

جواب: جس شخص نے مقیم ہونے کی حالت میں مسح شروع کیا پھر اقامت کی مدت پوری ہونے سے پہلے سفر کیا تو اس صورت میں مدت اقامت مدت سفر کی جانب منتقل ہو جائے گی یعنی اب تین دن اور تین رات کا اعتبار ہو گا۔

اور اگر کسی نے مسافر ہونے کی حالت میں مسح شروع کیا پھر وہ مقیم ہو گیا اب اگر اقامت کی مدت یعنی ایک دن اور ایک رات پوری کر چکا ہے تو اپنے موزے نکالے اور پاؤں دھوئے، اور اگر اقامت کی مدت پوری ہونے سے پہلے مقیم ہو گیا تو مدت اقامت کو پورا کرے۔

سوال: موزوں پر مسح کے کتنے فرض ہیں؟

جواب: موزوں پر مسح کہ دو فرض ہیں :

(1) دونوں پاؤں پر ہاتھ کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر مسح کرنا۔

(2) موزوں کے ظاہر پر یعنی اوپر کی جانب پیٹھ پر مسح کرنا۔

سوال: موزوں پر مسح کا مسنون طریقہ بیان کریں؟

جواب : موزوں پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو تر کرنے کے بعد دائیں ہاتھ کی تین انگلیاں ، دائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔

سوال: مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب : (1) جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔ (2) مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے ۔ (3) موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگر چہ ایک ہی اتارا ہو۔ (4) موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصہ دھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔

سوال: کن کن چیزوں پر مسح کرنا جائز نہیں؟

جواب: پگڑی ، برقعے ، ٹوپی اور دستانوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

(پٹی پر مسح کرنے کا بیان)

سوال: جس نے زخم پر پٹی باندھی ہوئی ہو اور عضو کے دھونے یا مسح کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جب کسی شخص نے پچھنا لگوایا یا اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا تو اس نے اس پر کپڑے کا ٹکڑا یا لکڑیاں رکھ کر پٹی باندھی اور وہ اس عضو کو دھو نہیں سکتا اور نہ ہی اس پر مسح کر سکتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ جس چیز کے ساتھ اس نے عضو کو باندھا ہے اس کے اکثر حصے پر مسح کرلے اور پچھنے لگانے والے کی پٹی کے درمیان جسم کا جو حصہ ظاہر ہے اس پر مسح کر لینا کافی ہے

سوال: سوال: خرقہ اور جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خرقہ: کپڑے کی پٹی کو کہتے ہیں جو پھوڑے، پھنسی اور زخم وغیرہ پر باندھی جاتی ہے۔

جبیرہ: ان بچھونوں کو کہتے ہیں جو لکڑی یا بانس وغیرہ سے چیر کر ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھی جاتی ہے، اور آج کل اس کی جگہ پلیستر باندھا جاتا ہے۔

سوال: سوال: اگر زخم صحیح ہونے سے پہلے پٹی گر جائے تو کیا مسح باطل ہو جائے گا؟

جواب: اگر زخم کے اچھا ہو جانے سے پہلے پٹی گر جائے یا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو مسح باطل نہیں ہوگا بخلاف موزے کے کہ اس میں اگر پاؤں موزے سے نکل جائے تو اس سے مسح باطل یعنی ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: پہلی پٹی جس پر مسح کیا تھا اس کی جگہ دوسری پٹی باندھی تو کیا اس پر مسح کا اعادہ ضروری ہے؟

جواب: پہلی پٹی پر وضو میں مسح کیا تھا پھر کسی وجہ سے اس کو نکال کر دوسری پٹی باندھی تو دوسری پٹی پر مسح کا لوٹانا واجب نہیں ہے۔لیکن اس کا لوٹانا افضل ہے ۔

سوال:: کیا موزے، جبیرہ اور سر کے مسح میں نیت کرنی ہوگی؟

جواب: اگر کسی نے موزے ، جبیرہ اور سر کا مسح کیا اور طہارت کی نیت نہیں کی تب بھی مسح درست ہے۔

(حیض و نفاس اور استحاضہ کا بیان)

سوال: حیض، نفاس اور استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بالِغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے **حیض** کہتے ہیں۔ اور (اگر عادۃً نہ ہو بلکہ) بیماری سے ہو تو اسے **استحاضہ** اور بچہ پیدا ہونے کے بعد ہو تو **نفاس** کہتے ہیں۔

سوال: حیض، نفاس اور استحاضہ کا فرج سے نکلنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: ان تینوں کا فرج سے نکلنے سے مراد ان تینوں قسم کے خون کا فرج سے گزرنا ہے اس لئے کہ حیض و نفاس کا خون رحم (بچہ دانی) سے نکلتا ہے اور فرج سے گزر کر باہر نکلتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون رگ سے نکل کر فرج سے گزرتا ہوا باہر نکلتا ہے۔

سوال: حیض کی کتنی مدت ہے؟

جواب: حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے 72 گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں (بلکہ استحاضہ ہے) اور درمیانی مدت پانچ دن اور پانچ راتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہے۔

سوال: نفاس کی کتنی مدت ہے اور کب سے اس کا شمار ہوگا؟

جواب: نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں، آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن اور راتیں ہیں۔

نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔

سوال: استحاضہ کی کتنی مدت ہے؟

جواب: جو خون حیض کی کم سے کم مدت تین دن و رات سے کم ہو وہ استحاضہ ہے اسی طرح جو خون حیض کی اکثر مدت یعنی دس دن سے زائد ہو وہ بھی استحاضہ ہے۔ اسی طرح جو خون نفاس کی اکثر مدت (چالیس دن) سے زائد ہو وہ بھی استحاضہ ہے۔

سوال: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنا فاصلہ ضروری ہے؟

جواب: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اکثر مدت کوئی مقرر نہیں ہے جب تک خون نہ آئے پاک ہے نماز روزہ ادا کرتی رہے چاہے پوری عمر نہ آئے، لیکن اگر کوئی عورت ایسی حالت میں بالغہ ہوئی کہ اس کا خون بند ہی نہیں ہوتا تو یہ عورت استحاضہ کے ساتھ بالغہ ہوئی، پس اس عورت کے لئے ہر مہینے کے دس دن حیض کے مانے جائیں گے اور باقی بیس یا انیس دن پاکی کہ ہوں گے گویا اس کے لئے پاکی کی مدت مقرر ہو گئی۔

سوال: سوال: حیض و نفاس والی عورت کو کون سے امور منع ہیں؟

جواب: حیض و نفاس والی عورت کو درج ذیل آٹھ امور کا کرنا نا جائز وحرام ہے:

(1)نماز پڑھنا (2) روزہ رکھنا (3) قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنا (4) اسی طرح قرآن پاک زبانی پڑھنا (5) قرآن پاک کا چھونا بلکہ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورۃ یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔ (6) مسجد میں داخل ہونا (7) طواف کرنا۔ (8) ہم بستری یعنی جماع کرنا بھی حرام ہے۔

سوال: حیض ونفاس کے بند ہونے کے بعد وطی کرنے سے متعلق احکام بالتفصیل بیان کریں؟

جواب: اگر حیض کا خون اکثر مدت گزرنے پر اور نفاس کا چالیس روز گزرنے پر بند ہوا تو اس کے ساتھ وطی کرنا اس کے نہانے سے پہلے حلال ہے، لیکن غسل کے بعد وطی کرنا مستحب ہے اور اگر حیض کا خون دس دن سے کم میں عادت کے مطابق بند ہو مثلاً سات دن کی عادت تھی اور سات دن میں خون بند ہو گیا تو ایسی صورت میں اس عورت کے ساتھ وطی کرنا حلال نہیں ہے جب تک تین چیزوں میں سے کوئی ایک نہ پائی جائے: (۱) وہ عورت غسل کرلے (۲) یا اس کو کوئی عذر ہو جس کی وجہ سے اس کے لئے تیمم کرنا مباح ہو تو وہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے اگر چہ نفل ہو، اور نماز کا پڑھنا صرف تیمم کے ساتھ شرط ہے غسل کے ساتھ نہیں (۳) یا اس کے ذمہ ایک وقت کی نماز قضا ہو جائے۔

سوال: "وذلک بان تجد بعد الإنقطاع من الوقت" سے مصنف علیہ الرحمہ کیا بتانا چاہتے ہیں؟

جواب: اس عبارت سے نماز کے قضاء ہونے کی صورت بیان کرنا چاہتے ہیں، مثلاً ایک عورت کو صبح صادق کے بعد عادت کے مطابق دس دن سے کم پر خون بند ہو گیا تو اب اس کے ساتھ بلا غسل و طی کرنا حلال نہیں ہے لیکن اس نے غسل نہیں کیا اور تیمم جائز کرنے والے عذر کی حالت میں نہ تیمم کیا حالانکہ اتنا وقت موجود ہے کہ وہ غسل کر کے کپڑے پہن کر تکبیر تحریمہ یعنی ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ وقت باقی ہے یہاں تک کہ نماز کا وقت نکل گیا اور اس کی نماز قضاء ہو گئی تو اس عورت سے بغیر غسل بھی وطی جائز ہو جائے گی۔

==

سوال: حیض و نفاس کی حالت میں نماز اور روزہ کی قضا کا کیا حکم ہے ؟

جواب: حیض و نفاس کی حالت میں جو نمازیں چھوٹی ہیں ان کی قضا نہیں ہے ، اور رمضان کے جو روزے چھوٹے ہیں ان کی قضا لازم ہے۔

سوال: جنابت کی وجہ سے کتنی اور کون کون سی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں؟

جواب: حالت جنابت میں پانچ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں :

(۱) نماز پڑھنا، کہ بغیر غسل کے نماز پڑھنا حرام ہے۔ (۲) قرآن پاک کی کسی آیت کو خواہ پوری ہو یا اس سے کم ہو تلاوت کے ارادے سے پڑھنا حرام ہے۔ (۳) قرآن پاک کی کسی آیت کو چھونا، خواہ دیوار پر لکھی ہو یا کسی تختی پر لکھی ہو، نیز اس لکھی ہوئی جگہ کو بھی چھونا حرام ہے، ہاں ! غلاف کے ذریعے چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۴) مسجد میں داخل ہونا، خواہ ٹھہرنے کے لئے ہو یا گزرنے کے لئے ہو ۔ (۵) خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

سوال: محدث یعنی بے وضو شخص پر کتنی اور کون کون سی چیزیں حرام ہیں؟

جواب : محدث یعنی بے وضو شخص پر صرف تین چیزیں حرام ہیں:

(۱) نماز پڑھنا (۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔ (۳) قرآن پاک کو چھونا ہاں اگر غلاف کے ذریعے چھوئے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: کیا مستحاضہ عورت کو نماز و روزہ اور وطی منع ہے؟

جواب: استحاضہ کا خون ہمیشہ جاری رہنے والی نکسیر کی طرح ہے، اور جس طرح دائمی نکسیر نماز و روزہ اور وطی سے مانع نہیں ہے پس اسی طرح استحاضہ کا خون بھی ان تینوں کے لئے مانع نہیں ہے ، پس مستحاضہ عورت نماز پڑھے گی اور روزہ بھی رکھے گی اور اس کے ساتھ جماع کرنا بھی حلال ہے۔

سوال: مستحاضہ عورت اور معذور کو وضو کے متعلق کیا حکم ہے ؟

جواب: مستحاضہ اور معذور شخص جس کو ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتے رہنے کی بیماری ہو یا دست جاری ہوں، ان کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ ہر فرض نماز کے وقت کے لئے وضو کریں اور اس وضو سے اس وقت کے اندر جتنی چاہیں نمازیں پڑھیں، خواہ فرض ہوں یا نفل، کوئی حد معین نہیں ہے۔

==

==

سوال: معذور کا وضو کب ٹوٹتا ہے؟

جواب: جب فرض نماز کا وقت نکل جائے گا تو ان کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

سوال: عذر ثابت ہونے کے لئے کیا شرط ہے یعنی معذور کب بنتا ہے؟

جواب: آدمی معذور اس وقت بنتا ہے جبکہ وہ عذر ایک فرض نماز کے پورے وقت کو گھیر لے یا تو حقیقت اس طور پر کہ ہر نماز کا پورا وقت اسی عذر میں گزر جائے یا حکما اس طور پر کہ اس کو اتنی فرصت اور وقفہ نہ ملے کہ وضو کر کے فرض نماز پڑھ لے بلکہ وضو اور نماز کے درمیان وہ عذر پیش آتا ہی ہو پس یہ حالت عذر ثابت ہونے کے لئے شرط ہے۔

سوال: عذر کے باقی رہنے کی کیا شرط ہے یعنی آدمی معذور کب تک رہے گا؟

جواب: آدمی معذور اس وقت تک رہے گا جب تک کسی نماز کا وقت اس پر ایسا نہ گزرے جس میں وہ عذر موجود نہ ہو چنانچہ جب ایک مرتبہ معذور ہو گیا تو جب دوسری نماز کا وقت آئے گا تو اس میں ہر وقت عذر کا پایا جانا شرط نہیں ہے بلکہ پورے وقت میں ایک بار بھی عذر پایا گیا تو وہ معذور ہی رہے گا۔ پس یہ عذر کے باقی رہنے کی شرط ہے۔

سوال: عذر سے نکلنے کی شرط کیا ہے یعنی آدمی معذور کب نہیں رہے گا؟

جواب: اگر نماز کا پورا وقت ایسا گزر جائے جس میں وہ عذر نہ آئے تو اب کہا جائے گا کہ اس کا عذر ختم ہو گیا اور یہ معذور نہ رہا۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

(نجاستوں کی اقسام اور ان سے پاکی حاصل کرنے کا بیان)

سوال: سوال: نجاست کی کتنی اورکون کون سی قسمیں ہیں ؟ مع تعریف بیان کریں

جواب: نجاست کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نجاست حقیقیہ : وہ نجاست ہے جو نظر آئے۔ (۲) نجاست حکمیہ: وہ نجاست ہے جو نظر نہ آئے۔

سوال: نجاست حکمیہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست حکمیہ کو حدث بھی کہتے ہیں اور اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) حدث اصغر یعنی بے وضو ہونا اور اس سے پاکی حاصل کرنے کو طہارت صغریٰ کہتے ہیں۔

(۲) حدث اکبر یعنی بے غسل ہونا اور اس سے پاکی حاصل کرنے کو طہارت کبریٰ کہتے ہیں۔

سوال: نجاست حقیقیہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریف بیان کریں۔

جواب: نجاست حقیقیہ کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) نجاست غلیظہ (۲) نجاست خفیفہ ۔

نجاست غلیظہ وہ نجاست ہے جس کا حکم سخت ہے ، اور نجاست خفیفہ وہ نجاست ہے جس کا حکم ہلکا ہے۔

سوال: نجاست غلیظہ کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب نجاست غلیظہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) شراب (۲) بہنے والا خون (۳) مردار کا گوشت (۴) اس کی کھال (۵) حرام جانوروں کا پیشاب جیسے کتا، بلی وغیرہ کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔

(6) کتے اور درندوں کا پاخانہ (۷) اور ان کا لعاب (۸) مرغی (۹) بطخ (۱۰) مرغابی کی بیٹ نجاست غلیظہ ہے۔

(۱۱) اور انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غسل یا وضو واجب ہو نجاست غلیظہ ہے ، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھرقے ، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون منی ، مذی ، ودی وغیرہ

سوال: نجاست خفیفہ کون سی چیزیں ہیں؟

جواب: نجاست خفیفہ درج ذیل چیزیں ہیں:

(1) جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہ) ان کا پیشاب۔

(2) گھوڑے کا پیشاب۔

(3) اور جس پرندے کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں جیسے کوا، چیل، شکرا، باز، اس کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔

سوال: نجاست غلیظہ اگر کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: نجاست غلیظہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کے احکام درج ذیل ہیں:

(1) اگر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ بنیت استخفاف ہے تو کفر ہوا۔

(2) اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصدا پڑھی تو گنہگار بھی ہوا۔

(3) اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے۔

سوال: ایک درہم سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں:

(1) اگر نجاست گاڑھی ہو: جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم سے مراد اس کا وزن ہے اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے۔

(2) اگر نجاست پتلی ہو: جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا اور ہم سمجھا جائے۔

سوال: نجاست خفیفہ کا حکم کیا ہے؟

جواب: نجاست خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلا دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم ۔ یو ہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی (یا اس سے زیادہ) میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

سوال: پیشاب کی باریک چھینٹیں سوئی کی نوک کے برا برا گر کپڑے یا بدن پر لگ جائیں تو کیا حکم ہے؟ اور اگر یہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں میں سوئی کی نوک برابر کسی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ اور جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں، اگروہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔

سوال: اگر کوئی ناپاک بستر یا مٹی پر سویا جو خشک تھی مگر اس کے پسینے یا قدم کی تری سے گیلے ہوگئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص ایسے بچھونے یا ایسی مٹی پر سویا جس پر نجاست لگی تھی مگر اس کہ پسینے یا قدم کی تری سے گیلے ہو گئے تو اگر بدن یا پاؤں میں نجاست کا اثر یعنی رنگ یا بو ظاہر ہو جائے تو بدن اور پاؤں ناپاک ہو جائیں گے، اور اگر نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوں گے۔

سوال: سوکھا پاک کپڑا گیلے ناپاک کپڑے میں لپیٹا گیا تو کیا وہ ناپاک ہو جائے گا؟

جواب: اگر پاک خشک کپڑے کو ایسے ناپاک کپڑے کے ساتھ لپیٹ دیا گیا جو پانی سے تر تھا اور اس کی وجہ سے پاک کپڑا بھی تر ہو گیا اب اس کے بعد اگر پاک کپڑے کو نچوڑا جائے تو وہ نہ نچڑے یعنی اس میں کچھ قطرے نہ ٹپکیں تو پاک کپڑا ناپاک نہیں ہو گا۔ بشر طیکہ پاک کپڑے میں نجاست کا اثر بدبود غیرہ ظاہر نہ ہو۔

سوال: خشک ناپاک زمین پر پاک گیلا کپڑا پھیلانے سے کیا ناپاک ہوجائے گا؟

جواب :اگر زمین پیشاب وغیرہ سے ناپاک ہو گئی پھر دھوپ وغیرہ سے سوکھ گئی، اور اس پر کسی نے گیلا پاک کپڑا بچھا دیا تو اگر اس گیلے کپڑے پر نجاست کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا ہے تو وہ کپڑا ناپاک نہیں ہوگا۔ اور اگر اثر ظاہر ہو گیا تو ناپاک ہو جائے گا۔

سوال: نجاست پر ہو چل کر کپڑے پر لگ گئی تو کیا کپڑا ناپاک ہوجائے گا؟

جواب: گوبر یا نجس مٹی پڑی ہوئی تھی اور ہوا اس ناپاکی پر سے گزر کر پاک کپڑے تک پہنچی تو اس سے کپڑا ناپاک نہ ہو گا بشر طیکہ کہ اس کپڑے پر نجاست کا کوئی اثر ظاہر نہ ہو، پس اگر کوئی اثر ظاہر ہو جائے تو ناپاک ہو جائے گا ور نہ تو نہیں۔

سوال: نجاست مرئیہ اور غیر مرئیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب نجاست مرئیہ وہ جو سوکھنے کہ بعد دکھائی دے جیسے خون ، پاخانہ وغیرہ نجاست غیر مرئیہ وہ نجاست ہے جو سوکھنے کے دکھائی نہ دے جیسے پیشاب ، شراب ۔

سوال: نجاست مرئیہ بدن یا کپڑے پر لگی تو کیسے پاک ہوگی؟

جواب: اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نجاست کے اوپر پانی وغیرہ ڈال کر اس کے وجود کو دور کر دیا جائے ، خواہ نجاست مرئیہ کا وجود ایک بار دہونے سے دور ہو جائے یا اس سے زائد سے ، اس کے پاک کرنے میں کوئی تعداد متعین نہیں ہے ، ہاں اگر تین بار سے بھی دور نہ ہو تو اسے مزید دھوئے یہاں تک کہ نجاست کا وجود ختم ہو جائے۔ اور اگر ایک بار سے دور ہو گئی تو دوسری اور تیسری بار دھونا ضروری نہیں ہے۔

سوال: نجاست کے عین کو دور کرنے کہ بعد اس کا اثر باقی رہ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نجاست کے عین کو دور کردیا لیکن اس کا اثر یعنی رنگ و بُو اس جگہ باقی رہ گیا تو اگر وہ اثر بغیر مشقت (یعنی بغیر صابن وغیرہ) کے دور نہ ہو تو اس اثر کو دور کرنا ضروری نہیں ہے اور اگر بغیر مشقت کے دور ہو جاتا ہو تو اس کو دور کرنا ضروری ہے۔

سوال: نجاست غیر مرئیہ بدن یا کپڑے پر لگی تو کیسے پاک ہوگی؟

جواب: اگر بدن یا کپڑے پر نجاست غیر مرئیہ لگی تو اس کو پاک کرنے کے لئے تین بار دھونا اور ہر بار نچوڑنا ضروری ہے۔

سوال بدن اور کپڑے پر لگی ہوئی نجاست حقیقیہ کو کن کن چیزوں سے پاک کیا جا سکتا ہے؟

جواب: بدن یا کپڑے پر نجاست حقیقیہ لگ جائے تو یہ پانی سے اور ہر ایسی پتلی بہنے والی چیز سے (جو ناپاکی کو زائل کر دے جیسے سرکہ اور گلاب کا پانی) پاک کی جاسکتی ہے۔

سوال: موزے اور جوتوں کو دھونے کے علاوہ کیسے پاک کر سکتے ہیں؟

جواب: موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی جیسے پاخانہ، گوبر، منی تو اگر چہ وہ نجاست تر ہو خرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو

جائیں گے اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالے جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست سوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔

سوال: تلوار وغیرہ کو کیسے پاک کیا جائے گا؟

جواب: لوہے کی چیزیں جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ (جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار) نجس ہو جائیں تو صرف اچھی طرح کپڑے سے صاف کرنے سے پاک ہو جائیں گی اگر نقش و نگار والی ہوں تو دھونے کہ علاوہ پاک نہ ہوں گی ۔

سوال: ناپاک زمین کیسے پاک ہوگی؟اور اس پر نماز پڑھنے اور تیمم کرنے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہو گئی خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے، مگر اس زمین سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے ، لیکن نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: کیا گھاس ، دیوار درخت وغیرہ بھی خشک ہونے سے پاک ہوجائیں گے؟

جواب: درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے، اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے اور ایسے ہی درخت اور گھاس سوکھنے سے پہلے کاٹ لئے گئے تو طہارت کے لئے دھونا ضروری ہے ، اسی طرح اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔

سوال: خشک منی اور تر منی کپڑے یا بدن میں لگی تو کیسے پاک کریں گے؟

جواب: منی اگر کپڑے یا بدن میں لگ گئی اور خشک ہو گئی تو اس کو کھرچ کر یا مل کر صاف کر دیا تو بدن اور کپڑا پاک ہو جائے گا اور اگر منی تر ہو یا ساتھ پیشاب بھی لگ گیا تو دھونے سے پاک ہوگی ملنا اور کھرچنا کافی نہیں۔

سوال: اگر نجاست کی ذات بدل گئی تو نجاست کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نجاست کی ذات بدل گئی تو وہ پاک ہو جاتی ہے مثلاً شراب سرکہ بن جائے تو پاک ہے۔ پاخانہ مٹی بن جائے تو پاک ہے۔

سوال: مردار کی کھال کیسے پاک ہوتی ہے؟

جواب: آدمی اور خنزیر کے سوا ہر جاندار مردار کی کھال دباغت یعنی گندی رطوبت دور کرنے سے پاک ہو جاتی ہے۔

==

سوال: دباغت کی کتنی اور کونسی قسمیں ہیں وضاحت فرمائیں ؟

جواب: دباغت کی دو قسمیں ہیں (1) حقیقی۔ جو دوائی یا کیکر کے مشابہ قرظ نامی درخت کے پتوں سے کی جاتی ہے (۲) حکمی : جو مٹی لگا کر یا دھوپ میں سکھا کر کی جاتی ہے۔ پس دونوں قسموں کی دباغت سے چمڑا پاک ہو جائے گا۔ پھر اس پر نماز پڑھنا، اس کے بنے ہوئے ڈول سے وضو و غسل کرنا جائز ہے ۔

سوال: غیر ماکول اللحم کی کھال کیسے پاک ہوگی؟ اور کیا اس کا گوشت بھی پاک ہوجائے گا؟

جواب: غیر ماکول اللحم یعنی حرام جانوروں کی کھال سوائے خنزیر کے شرعی طور پر ان کو ذبح کر دینے سے پاک ہو جاتی ہے،لیکن ان کا گوشت ناپاک ہی ہوتا ہے ۔

سوال: جانور کے بدن کی ہر وہ چیز جس میں خون سرایت نہیں کرتا کیا وہ موت سے ناپاک ہوجاتے ہیں؟

جواب: خنزیر کے سوا سارے جانوروں کے بدن کی ہر وہ چیز جس میں خون سرایت نہیں کرتا وہ موت سے ناپاک نہیں ہوتیں۔ بشر طیکہ ان پر چربی نہ ہو۔ جیسے بال، کٹا ہوا پر ، سینگ، کھر اور ہڈی وغیرہ۔

سوال: پٹھے اور مشک کے نافہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب : **العصب:** گوشت کے اندر اعضائے جسم کے جوڑوں کو باندھنے والی پٹی کو کہتے ہیں۔ صحیح قول کے مطابق یہ ناپاک ہے کیونکہ اس میں جان ہوتی ہے۔

نافہ : ملک کی تھیلی جو ایک خاص قسم کے ہرن کے پیٹ میں ہوتی ہے اور خوشبودار ہوتی ہے، بالاتفاق پاک ہے اور اس کا کھانا بھی حلال ہے۔

سوال زباد کیا ہے اور یہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: الزباد: یہ ایک قسم کا مادہ ہے جو ہرن کی دُم کے نیچے پاخانے کے مقام پر جمع ہوتا رہتا ہے ، نہایت خوشبودار ہوتا ہے۔ یہ پاک ہے اور اگر کسی نے زباد خوشبو لگائی ہو تو اس کی نماز صحیح ہے کیونکہ وہ پاک ہے۔

==

{كِتَابُ الصَّلَاةِ}

سوال: نماز کہ فرض ہونے کی کتنی اور کونسی شرائط ہیں؟

جواب: نماز کہ فرض ہونے کی تین شرطیں ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) عاقل ہونا (۳) بالغ ہونا۔

سوال: بچوں کو کتنے سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا؟ نیز کتنے سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارا جائے گا؟

جواب: بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے گا اور جب دس سال کہ ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں تو ان کو ہاتھ سے مارا جائے گا۔

سوال: نماز فرض ہونے کہ اسباب کیا ہیں؟

جواب: فرضیت نماز کا سبب حقیقی امر الہی ہے اور سبب ظاہری وقت ہے کہ اول وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے ادا ہو جائے گی اور فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔

سوال: نماز کہ کتنے اوقات ہیں؟ نیز ہر نماز کا وقت کب سے کب تک ہوتا ہے وضاحت کریں؟

جواب: نماز کہ پانچ اوقات ہیں :

(۱) وقت فجر: نماز فجر کا وقت صبح صادق کہ طلوع ہونے سے لیکر سورج طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے تک ہے۔

(۲) وقت ظہر: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے لیکر اس وقت تک ہے جب ہر چیز کا سایہ اصلی سائے کے علاوہ اس کی دو مثل یا ایک مثل ہو جائے۔ (امام اعظم کا قول دو مثل والا ہے)۔

(۳) وقت عصر: عصر کا وقت ایک یا دو مثلوں پر اضافہ سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ہے۔

(۴) وقت مغرب: مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لے کر غروب شفق تک ہے۔

(۵) وقت عشاء: عشاء اور وتروں کا وقت اس (غروب شفق) سے لے کر طلوع صادق تک ہے۔

سوال: کس جگہ اور کونسی نمازوں کو اکٹھا پڑھ سکتے ہیں اس کہ کیا شرائط ہیں؟

جواب: (۱) میدان عرفات میں حاجی کے لئے، جب کہ اس نے حج کا احرام باندھا ہو (نہ کہ عمرے کا) اور سلطان یا

==

نائب سلطان کی اقتداء کر رہا ہو ، تو اس کے لئے ظہر و عصر کو ایک اذان اور دوا قامت کے ساتھ ظہر کے وقت میں پڑھنا جائز ہے اور اس کو جمع تقدیم بھی کہتے ہیں۔

(۲) مزدلفہ میں مغرب و عشا کو عشا کے وقت میں ایک اذان اور ایک اقامت سے پڑھنا جائز ہے اور مزدلفہ میں سلطان یا نائب سلطان کی شرط نہیں ہے۔

سوال: پانچوں نمازوں کو ادا کرنے کہ مستحب اوقات بیان کریں؟

جواب: نماز فجر: کو اسفار (جب خوب اجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) میں پڑھنا مردوں کے لیے مستحب ہے۔

نماز ظہر: گرمیوں میں تاخیر کر کہ پڑھنا مستحب ہے ، سردیوں میں جلدی پڑھنا مستحب ہے اور بادلوں کے دنوں میں تاخیر کر کے ادا کرنا مستحب ہے خواہ سردی ہو یا گرمی، تا کہ وقت سے پہلے ادا کرنے کا شبہ نہ رہے۔

نماز عصر: عصر کی نماز میں ہمیشہ (خواہ سردی ہو یا گرمی) تاخیر مستحب ہے، مگر نہ اتنی تاخیر کہ سورج متغیر ہو جائے کہ اتنی تاخیر کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور سورج کے متغیر ہونے سے مراد سورج میں زردی آ جانا ہے ، کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے۔

نماز مغرب: بادلوں کے دن کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل (جلدی) مستحب ہے۔

نماز عشاء: عشا کی نماز میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور بادلوں میں جلدی پڑھنا مستحب ہے ۔

سوال: نماز وتر ادا کرنے کا مستحب وقت کون سا ہے؟

جواب: جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے ، ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے.

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

==

(مکروہ اوقات کا بیان)

سوال: مکروہ وقت کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: مکروہ وقت تین ہیں:

(ا) طلوع آفتاب کی وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ (طلوع آفتاب سے لیکر بیس منٹ بعد تک).

(۲) سورج کہ سیدھا کھڑے ہونے کہ وقت یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے۔ (غروب آفتاب سے بیس منٹ پہلے تک)

(۳) سورج کہ پیلا ہونے کہ وقت یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔ (نصف النہار یعنی ضحوہ کبریٰ سے لیکر زوال آفتاب تک).

سوال: ان تینوں مکروہ اوقات میں کونسی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ان تینوں مکروہ اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا۔ ہاں اگر اس دن کی نماز عصر نہیں پڑھی تھی اور مکروہ وقت شروع ہو گیا تو پڑھ لے البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔

سوال: جو چیزیں ان تین مکروہ اوقات میں لازم ہوئیں تو ان کو ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟ جیسے جنازہ، سجدہ وغیرہ۔

جواب: جو چیزیں ان تین اوقات مکروہ میں لازم ہوئی ہوں ان وقتوں میں ان کو ادا کرنا صحیح ہے مگر مکروہ ہے، جیسے کہ مکروہ وقت میں جنازہ آیا اور اس مکروہ وقت میں پڑھ لیا تو ہو جائے گا مگر مکروہ ہوگی۔ یا مکروہ وقت میں سجدہ کی آیت تلاوت کر کے سجدہ ادا کیا تو جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

مفتی بہ قول ہے: جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں، کراہت اس صورت میں ہے کہ پہلے سے جنازہ موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

سوال: تین اوقات مکروہ کہ علاوہ کتنے اور کون کون سے اوقات میں نفل نماز پڑھنا منع ہے؟

جواب: (ا) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

==

==

(۲) نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگر چہ وقت باقی ہو اگر چہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو، تو یہ جائز نہیں۔

(۳)عصر کی نماز کہ بعد نفل پڑھنا جائز نہیں۔

(۴) مغرب کی نماز سے پہلے پڑھنا جائز نہیں۔

(۵)جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبہ جمعہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے۔

(6)جب فرض نماز کی تکبیر ہو جائے تو نفل و سنت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے البتہ فجر کی سنت کو اقامت کے بعد بھی پڑھنا جائز ہے جبکہ جماعت کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو۔

(۷)نماز عیدین سے پہلے نفل مکروہ ہے، خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ و مسجد میں۔نماز عیدین کے بعد نقل مکروہ ہے جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے ، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔

(۸) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ، ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔

(۹) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔

(۱۰) پاخانے یا پیشاب یا ریح کا غلبہ ہو مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر دہرائے۔

(۱۱) یوہیں کھانا سامنے آگیا اور اس کی خواہش ہو، غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بے خشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱۲) جس بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کئے ہر نماز مکروہ ہے۔

==

==

{بابُ الأَذانِ}

سوال: اذان واقامت کن نمازوں کے لئے دی جائے گی نیز ان کا حکم کیا ہے؟ اور ان کا حکم کس کے لئے ہے؟

جواب: فرض پنجگانہ کہ انھیں میں جمعہ بھی ہے ، جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لئے مردوں کو اذان واقامت سنت موکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔اور تنہا فرض پڑھنے والا بھی اذان واقامت کہے گا، اور نماز چاہے ادا ہو یا قضاء مسافر ہو یا مقیم سب کے لئے سنت ہے۔

سوال: اذان دینے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: اذان دینے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے قبلہ رو ہو کر چار بار اللہ اکبر کہے، پھر دو بار اشہد ان لا اللہ الا اللہ کہے، پھر دوبار اشہد ان محمد رسول اللہ کہے، پھر دو بار حی علی الصلوۃ اور دو بار حی علی الفلاح کہے، پھر اس کے بعد دو بار اللہ اکبر کہے،پھر ایک بار لا الہ الا اللہ کہے، اور صبح کی اذان میں فلاح کے بعد دوبار الصلوۃ خیر من النوم کہے۔

سوال: ترجیع کسے کہتے ہیں؟ اور کیا شہادتین میں ترجیع کی جائے گی؟

جواب: ترجیع یہ ہے کہ پہلے آہستہ آواز سے اشہد ان لا الہ الا اللہ دو بار اور اشہد ان محمد الرسول اللہ دو بار کہے پھر اس کے بعد دونوں کلموں کو دو دو بار بلند آواز سے کہے۔ عند الاحناف شہادتین میں ترجیع نہیں کی جائے گی ۔

سوال: اقامت کس طرح کہی جائے گی؟

جواب: اقامت اذان ہی کے مثل کہی جائے گی بس فرق یہ ہے کہ اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد دوبار قد قامت الصلوۃ کا اضافہ کریں گے ۔

سوال: فجر کی اذان میں کونسی زیادتی کی جائے گی؟

جواب: صبح کی اذان میں فلاح کے بعد الصلوۃ خَیرٌ مِّنَ النوم کہنا مستحب ہے۔

سوال: اذان واقامت کہنے میں کیا فرق ہے ؟

جواب: جی ہاں اذان ٹھہر ٹھہر کر کہی جائے گی اور اقامت جلدی جلدی کہی جائے گی۔

==

==

سوال: اذان واقامت کے درمیان کتنا فصل کرنا چاہیے؟

جواب: مغرب میں وقفہ تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اذان واقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ جماعت کہ پابند ہیں طہارت وغیرہ سے فارغ ہو کر آجائیں۔

سوال: تثویب کسے کہتے ہیں؟ اور یہ کن نمازوں کہ لیے جائز ہے؟

جواب: اذان و اقامت کے درمیان نماز کے اعلان کا نام تثویب ہے ، چنانچہ الصلاۃ الصلاۃ کہہ دیا یا قامت قامت کہا یا نماز تیار ہے یا جماعت تیار ہے تب بھی درست ہے جہاں جیسا عرف ، اور ثثویب سوائے مغرب کے تمام نمازوں میں جائز ہے۔

سوال: تلحین کیا ہے؟اوراس کا حکم کیا ہے؟

جواب: تلحین کے معنی ہے گانا یعنی ایسی آواز سے اذان دینا جس سے کلمات میں تغییر آجائے۔یہ مکروہ ہے۔

سوال: خنثیٰ، جنبی نا سمجھ بچہ، پاگل، نشے والا، عورت، فاسق اور بیٹھ کر دینے والے کی اذان کا کیا حکم ہے؟

جواب: خنثیٰ و فاسق اگر چہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور نا سمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے، ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے عورتوں کو اذان واقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے، کہیں گی گناہ گار ہوں گی اور اعادہ کی جائے۔بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے، اگر کہی اعادہ کرے۔

سوال: کیا قضا نمازوں کے لئے بھی اذان واقامت کہی جائے گی؟

جواب: اگر کسی کی نماز قضا ہو جائے تو اس کے لئے اذان واقامت دونوں کہے خواہ اکیلا پڑھے یا جماعت سے پڑھے ، اور اگر کسی شخص کی کئی نماز فوت ہو گئیں اور ان کو ایک ہی مجلس میں قضا کرے تو پہلی نماز کے لئے اذان و اقامت کہے اور باقی نمازوں میں اختیار ہے چاہے ہر نماز کے لئے اذان و اقامت کہے یا صرف اقامت پر اکتفا کرے اور اختیار اذان کو ترک کرنے یا نہ کرنے کے لئے ہے جبکہ اقامت ہر نماز کے لئے کہی جائے گی کہ اقامت کا ترک مکروہ ہے نہ کہ اذان کا۔

سوال: حی علی الصلاۃ و حیی علی الفلاح اور الصلاۃ خیر من النوم کہ جواب میں کیا کہا جائے گا؟

جواب: حی علی الصلوۃ ، حی عَلَی الفلاح کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے ، بلکہ اتنا لفظ اور ملالے ما شاءاللہ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْلَمْ یکُنْ الصلوۃُ خَیْرٌ من النوم کے جواب میں صدقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نطقت کہے۔

==

==

(نماز کی شرائط و فرائض کا بیان)

سوال: شرط کے کہتے ہیں؟

جواب: جس کے وجود پر کوئی شے موقوف ہو اور وہ شے کی ماہیت (حقیقت) سے خارج ہو۔

سوال: فرض سے کیا مراد ہے؟

جواب: فرض وہ ہے جو کسی چیز کی ماہیت (حقیقت) میں شامل ہو۔ اسے رکن بھی کہتے ہیں۔

سوال: نماز کے صحیح ہونے کہ لیے کتنی اور کونسی چیزیں ضروری ہیں؟

جواب: نماز کے صحیح ہونے کہ لیے ستائیس (۲۷) چیزیں ضروری ہیں:

(1) مصلی کا حدث سے پاک ہونا، مصلی کہ کپڑے، جسم، اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اس کا غیر معاف نجاست سے پاک ہونا، یہاں تک کہ گھٹنوں، قدموں، ہاتھوں اور پیشانی رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

(2) ستر عورت کا چھپا ہوا ہونا۔ (3) قبلہ کی طرف منھ ہونا۔ (4) وقت کا پایا جانا

(5) وقت کی داخل ہونے کا اعتقاد رکھنا۔ (6) نیت کرنا۔ (7) کسی وقفے کہ بغیر تحریمہ کہنا۔

(8) رکوع کہ لیے جھکنے سے پہلے کھڑے ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہنا (9) تکبیر تحریمہ سے نیت کا مؤخر نہ ہونا۔

(10) تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہے کہ خود سن لے (11) مقتدی کا امام کی پیروی کرنے کی نیت کرنا

(12) فرضوں کا تعیین کرنا۔ (13) واجب کو متعیین کرنا۔ (14) نفلوں کہ علاوہ نماز میں قیام کرنا

(15) فرضوں کی دو رکعتوں اور نوافل اور وتروں کی تمام رکعتوں میں قراءت کرنا اگر چہ ایک آیت ہو۔ (16) رکوع کرنا۔

(17)، ایسی چیز پر سجدہ کرنا جس کا حجم ہو اور اس پر پیشانی ٹھہر سکے۔

(18) سجدے کی جگہ قدموں کی جگہ سے نصف گز سے زیادہ بلند نہ ہو۔

(19) ہاتھوں اور گھٹنوں کو زمین پر رکھنا۔

==

==

(20) سجدے کی حالت میں پاؤں کی انگلیوں میں سے کچھ چیز زمین پر رکھنا۔**(21)**رکوع کو سجدے پر مقدم کرنا

(22) اصح قول کے مطابق سجدے سے بیٹھنے کے قریب تک اٹھنا۔ **(23)** دوسرے سجدے کی طرف لوٹنا۔

(24) تشہد کا اندازہ آخری قعدہ کرنا۔ **(25)** آخری قعدہ، تمام ارکان کے بعد ادا کرنا۔

(26) جاگتے ہوئے نماز ادا کرنا۔ **(27)** نماز کی کیفیت کو پہچاننا۔

سوال: جس جگہ مصلی نماز پڑھ رہا ہے اس جگہ کا نجاست سے کتنی مقدار کا پاک ہونا ضروری ہے ؟

جواب: اس قدر نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے کہ بغیر پاک کئے نماز ہوگی ہی نہیں۔

سوال: ولایضر نظرہا من جیبہ واسفل ذیلہ " سے کیا مراد ہے ؟

جواب: اگر کوئی شخص جبہ پہن کر بغیر پاجامہ کے نماز پڑھے اور جبہ ایسا ہو کہ اگر اپنے گریبان میں دیکھے تو ستر نظر آجائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی اسی طرح اگر وہ اپنے دامن کہ نیچے سے دیکھے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوگی ۔

سوال: مکی اور غیر مکی کے تعلق سے عین قبلہ اور جہت قبلہ کی وضاحت کریں ؟

جواب: جو شخص مکہ میں ہو اور اس کو کعبہ شریف نظر آتا ہو تو خاص کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا لازم ہے اور جو شخص مکہ سے باہر ہو یا مکہ میں ہی ہو لیکن کعبہ نہ دیکھتا ہو تو اس کو قبلہ کی طرف منھ کرنا ضروری ہے ۔

سوال: اعتقاد دخولہ " سے کیا مراد ہے ؟

جواب: " اعتقاد دخولہ " سے مراد وقت کے داخل ہونے کا یقین ہونا ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا اب اگر یقین کے بغیر شک کی حالت میں نماز پڑھ لی تو اگر چہ حقیقت میں وقت ہو گیا ہو مگر چونکہ اس کو یقین نہیں تھا اس لئے نماز نہیں ہو گی۔

سوال: کیا تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے ؟

جواب : جن نمازوں میں قیام فرض ہے، ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے، تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی۔

سوال: امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا، کیا نماز ہوگئی ؟

جواب : امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے ، نماز نہ ہوئی۔

==

==

سوال: پہلے نیت نہ کی اور نماز شروع کرنے کے بعد نیت کی، تو کیا حکم ہے؟

جواب : اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی ، اس کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی نماز نہ ہوگی ۔

سوال: سنت اور نفل میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے یا خاص سنت یا نفل کی نیت کرنا ہوگی؟

جواب : اصح یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی متابعت کی نیت کرے، اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو نا کافی قرار دیتے ہیں۔

سوال: کیا فرض نماز میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے؟

جواب : فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے، مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں۔ فرض میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کے ظہر یا فرض وقت کی نیت کرے، مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں ، خاص جمعہ کی نیت ضروری ہے۔

سوال: نماز واجب میں کس کی نیت کرے؟

جواب: نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے، مثلاً نماز عید الفطر، عید اضحی ، نذر وغیرہ

سوال: کیا وتر میں واجب کی نیت ضروری ہے؟

جواب : وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے، اگر چہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو، ہاں نیت واجب اولی ہے، البتہ اگر نیت عدم وجوب ہے تو کافی نہیں۔

سوال: کن نمازوں میں قیام فرض ہے؟

جواب: فرض وتر و عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔

سوال: نماز میں کتنی قراءت کرنا فرض ہے؟

جواب: مطلقا ایک آیت پڑھنا فرض کی دورکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے۔

==

==

سوال: مقتدی کو امام کے پیچھے قراءت کرنا کیسا ہے؟

جواب: مقتدی کو کسی بھی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ ، نہ آیت نہ آہستہ کی نماز میں ، نہ جہری نماز میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔ اگر کرے گا تو مکروہ تحریمی کا مرتکب ہوگا۔

سوال: ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے انچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے تو سجدہ نہ ہوا، ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کر لیا، تو ہو گیا

سوال: " وسجد وجوبا بما صلب من انفہ وجبہتہ " سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس عبارت سے یہ مراد ہے کہ سجدہ میں پیشانی اور ناک کا اس قدر لگانا جہاں تک وہ سخت ہے یعنی سخت ہڈی تک واجب ہے اور بلا عذر سجدے میں صرف ناک پر اکتفا کیا تو اصح قول کے مطابق سجدہ صحیح نہیں ہوگا، ہاں اگر پیشانی پر زخم وغیرہ کوئی عذر ہو تو صرف ناک پر اکتفا کرنا درست ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

==

(نماز کی شرائط کہ متعلق مسائل)

سوال: لبد کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا اوپر والا حصہ پاک ہو اور نیچے والا حصہ ناپاک ہو تو اس پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: لبد وہ کپڑا ہے جو اون کو جمع کر کے بناتے ہیں اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو موٹی ہو جس کو بیچ میں سے چیر کر دو حصے کر سکتے ہوں اگر اس کا اوپر والا حصہ پاک ہو اور نیچے والا حصہ ناپاک ہو تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

سوال: بغیر سلائی کیے ہوئے پاک کپڑے کہ اندرونی حصے پر اگر نجاست لگی ہو تو اس پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بغیر سلائی کیے ہوئے پاک کپڑے کہ اندرونی حصے پر اگر نجاست لگی ہو تو اس پر نماز جائز ہے۔

سوال: ایسا امامہ پہن کر جس کا ایک حصہ پاک ہو اور ایک حصہ ناپاک ہو تو اس میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب:اگر عمامہ کا ناپاک سِرا فرش پر ڈال دے اور پاک حصہ کو سر پر باندھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی بشر طیکہ رکوع یا سجدے میں جاتے ہوئے نا پاک کنارہ نمازی کی حرکت سے حرکت نہ کرتا ہو اور اگر ناپاک کنارہ نمازی کی حرکت سے حرکت کرتا ہو تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔کیونکہ اب وہ حکما نجاست کو اٹھانے والا ہے۔

سوال: اگر کسی کے پاس ناپاک کپڑا کے سوا کوئی پاک کپڑا نہ ہو اور نہ ہی پاک کرنے کا کوئی ذریعہ ہو تو وہ کیسے نماز پڑھے گا؟

جواب: اگر کسی شخص کے پاس ناپاک کپڑے کے علاوہ دوسرا کپڑا نہ ہو ، اور ایسی چیز بھی موجود نہیں جس سے نجاست کو زائل کر سکے تو اسی ناپاک کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لے پھر اگر اس کے بعد اس کو پاک کرنے والی چیز مل جائے تو اس پر نماز کا اعادہ کرنا بھی نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کے پاس ستر چھپانے کے لئے کوئی کپڑا موجود نہ ہو اور اگر ہو تو چوتھائی حصہ کپڑا پاک ہو تو اس حالت میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی مرد کے پاس ستر چھپانے کے لئے پاک کپڑا موجود نہ ہو یہاں تک کہ گھاس یا گیلی مٹی یہاں تک کہ ریشم ، تو اسے چاہیے کہ وہ برہنہ حالت میں نماز پڑھے ہو جائے گی ۔جس نے ایسی مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی، تو بعد میں اس نماز کا کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں۔ اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے، تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے، برہنہ جائز نہیں ۔

==

سوال: اگر چوتھائی سے کم کپڑا ملا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسا کپڑا ملا جو چوتھائی سے کم پاک ہے تو اس کو اختیار ہے کہ اس کپڑے کو پہن کر پڑھے یا برہنہ حالت میں نماز پڑھے ، لیکن افضل پہن کر پڑھنا ہے ۔

سوال: اگر ناپاک کپڑوں کے سوا کوئی کپڑا نہ ہو تو کیسے نماز پڑھے؟

جواب: بہار شریعت میں مفتی بہ قول یہ ہے :

اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نجس ہے، تو نماز میں اسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے، تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے، برہنہ جائز نہیں، یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے ، ورنہ واجب ہو گا کہ پاک کرے یا تقلیل نجاست کرے۔

سوال: کپڑا اتنا تھوڑا ہے کہ پورا ستر چھپ نہیں سکتے گا اگر چھپے گا تو ستر عورت کا قبل یا دبر تو اس حالت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پورے ستر کے لئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضاء کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے قبل و دبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے، تو ایک ہی کو چھپائے بعض کہ نزدیک قبل کو چھپائے اور بعض کہ نزدیک دبر کو چھپائے ۔

سوال: برہنہ شخص نماز کس طرح ادا کرے گا؟

جواب: ننگے آدمی کا بیٹھ کر اشارے کے ساتھ اور پاؤں کو قبلہ رخ پھیلا کر نماز پڑھنا مستحب ہے۔ اگر کھڑا ہو کر رکوع اور سجدے کے ساتھ پڑھے تو بھی جائز ہے۔

سوال: مرد کا ستر عورت کہاں سے کہاں تک ہے؟

جواب: مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ستر عورت ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔

سوال: باندی کا ستر عورت کہاں سے کہاں تک ہے؟

جواب: باندی کے لئے سارا پیٹ اور پیٹھ اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک ستر عورت ہے۔

==

سوال: آزاد عورت کا ستر عورت کہاں سے کہاں تک ہے؟

جواب: آزاد عورتوں کہ لیے سوائے منھ کی ٹکلی ، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سارا بدن ستر عورت ہے۔

سوال: جن اعضاء کا ستر فرض ہے اگر نماز کے دوران ان میں سے کوئی عضو کھل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جن اعضاء کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہو گئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپالیا، جب بھی ہو گئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلار ہایا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراچھپا لیا، نماز جاتی رہی۔

سوال: اگر اعضائے ستر میں مختلف اعضاء کھلے ہیں مگر سب چوتھائی سے کم ہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے ، اس کی چوتھائی کے برابر ہے، نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے، نماز جاتی رہی۔

سوال: جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو یا سواری سے اتر نہ سکتا ہو یا اسے دشمن کا خوف ہو تو اس کا قبلہ وہی ہے جس طرف وہ قدرت رکھتا ہو اور اسے امن حاصل ہو۔

سوال: تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور دوران نماز پتہ چلا کہ قبلہ دوسری طرف ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور دوران نماز میں پتا چلا کہ قبلہ دوسری سمت ہے تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے، اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار وقفہ ہوا، تو نماز نہ ہوئی۔

سوال: ایسے شخص نے اگر بغیر تحری کئے نماز پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص اگر بے تحری کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو ، ہاں اگر قبلہ کی طرف منہ ہونا، بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا، ہو گئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو، یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اس کا قبلہ ہونا معلوم ہوا، اگر چہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی۔

==

==

(نماز کہ واجبات کا بیان)

سوال: واجب سے کیا مراد ہے؟

جواب: واجب کا لغوی معنی لزوم کے ہیں اور یہاں واجب سے مراد وہ چیزیں ہے جس کو عمداً ترک کرنے سے گناہ اور دوبارہ پڑھنا لازم، جبکہ سہواً ترک کرنے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔

سوال: نماز میں کتنے اور کون کون سے واجبات ہیں؟

جواب: مصنف علیہ الرحمہ نے نماز کے ۱۸ واجبات بیان کئے ہیں:

(۱) سورۂ فاتحہ کا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

(۲) سورت ملانا: فرض نمازوں کی کوئی سی دورکعتوں میں اور وتر و سنت و نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا اس کے قائم مقام تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو، پڑھنا واجب ہے۔

(۳) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا واجب ہے۔

(۴) سورۃ الفاتحہ کا کسی اور سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے۔

(۵) سجدے میں پیشانی کہ ساتھ ناک کی سخت ہڈی کا لگانا واجب ہے۔

(6) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ بغیر کسی فاصلے کہ کرنا واجب ہے۔

(۷) ارکان یعنی رکوع و سجود کو اطمینان سے ادا کرنا کہ ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار اعضاء میں سکون ہو جائے۔

(۸) قعدہ اولیٰ کرنا واجب ہے ۔

(۹) (۱۰) دونوں قعدوں (قعد اولی اور اخیرہ) میں تشہد مکمل پڑھنا واجب ہے۔

(۱۱) قعدہ اولی میں تشہد پڑھنے کے فوراً بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جانا واجب ہے۔

(۱۲) لفظ السلام کہنا واجب ہے علیکم واجب نہیں۔

(۱۳) نماز وتر کی تیسری رکعت میں قراءت کے بعد دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے ،

==

(۱۴) عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے

(۱۵) ہر نماز کو شروع کرنے کے لئے جو تمبیر تحریمہ کہی جاتی ہے اس تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کو متعین کرنا یعنی اس سے نماز کو شروع کرنا واجب ہے۔

(۱۶) نماز عیدین کے دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر واجب ہے۔

(۱۷) امام کو جہری نمازوں میں جہر یعنی بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے۔

(۱۸) ظہر و عصر کی سب رکعتوں میں اور مغرب کی تیسری عشاء کی تیسری اور چوتھی اور دن کی نفلوں میں آہستہ قراءت کرنا واجب ہے

سوال : جہری نمازوں میں منفرد جہری قراءت کرے یا سری ؟

جواب: جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

سوال : رات اور دن کے نوافل میں جہری قراءت کریں گے یا سری؟

جواب: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے خواہ جماعت سے پڑھے یا تنہا، اور رات کے نوافل اگر تنہا پڑھے تو اختیار ہے چاہے جہر کرے یا سر ، اور اگر جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ ملانا بھول جائے تو کیا حکم ہے ؟

جواب: فرض کی پہلی دور کعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی دو رکعتوں میں اس کی قضا نہیں یعنی آخری دور کعتوں میں دو مرتبہ نہ پڑھے بلکہ ایک ہی بار پڑھے اور ترک واجب کی وجہ سے سجدہ سہو کرے۔اور رکوع کرنے سے پہلے یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے، یوں ہی اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف لوٹ آئے اور فاتحہ و سورت پڑھے پھر رکوع کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

(نماز کی سنتوں کا بیان)

سوال: نماز کہ کتنی سنتیں ہیں ؟

جواب: نماز کی (۵۱) سنتیں ہیں :

(۱) تکبیر تحریمہ کے لیے مرد اور لونڈی کا دونوں کانوں کے برابر اور آزاد عورت کا کاندھوں کے برابر دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔

(۲) انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔ **(۳)** مقتدی کا اپنی تکبیر تحریمہ کو امام کی تکبیر تحریمہ سے ملانا۔

(۴) مرد کا دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر ناف کے نیچے رکھنا۔

(۵) عورت کا اپنے دونوں ہاتھوں کا حلقہ بنائے بغیر سینے پر رکھنا۔ **(6)** ثناء پڑھنا۔

(۷) قراءت شروع کرنے سے پہلے تعوذ پڑھنا۔ **(۸)** ہر رکعت کے شروع میں تسمیہ پڑھنا۔

(9) آمین کہنا۔ **(۱۰)** تحمید کہنا یعنی ربنا لک الحمد۔ **(۱۱)** ان سب کو آہستہ کہنا سنت ہے۔

(۱۲) تکبیر تحریمہ کہتے وقت سر کو جھکائے بغیر سیدھا کھڑا ہونا۔ **(۱۳)** امام کا بلند آواز سے تکبیر کہنا۔

(۱۴) سمع اللہ لمن حمدہ کہنا۔ **(۱۵)** قیام کی حالت میں چارا انگلیوں کا برابر قدموں کو کشادہ رکھنا۔

(16) جو سورت ملائی جائے وہ فجر اور ظہر کی نماز میں طوال مفصل سے ، عصر اور عشاء میں اوساط مفصل ہے اور مغرب میں قصار مفصل سے ملانا سنت ہے۔ **(۱۷)** صرف فجر کی نماز میں پہلی رکعت کو لمبا کرنا۔

(۱۸) رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہنا سنت ہے۔ **(۱۹)** رکوع میں تین بار تسبیح یعنی سبحان ربی الاعلیٰ کہنا سنت ہے۔

(۲۰) حالت رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ نا سنت ہے۔ **(۲۱)** صرف مرد کا رکوع میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

(۲۲) پنڈلیوں کو کھڑا کرنا۔ **(۲۳)** پیٹھ کو بچھا دینا۔ **(۲۴)** سرین کو سر کے برابر رکھنا۔ **(۲۵)** رکوع سے اٹھنا۔

(26) رکوع کہ بعد اطمینان سے کھڑا ہونا سنت ہے۔ **(۲۷)** سجدہ کرنے کیلئے پہلے گھٹنوں، پھر ہاتھوں اور پھر چھرے کو رکھنا سنت ہے۔ **(۲۸)** سجدے سے اٹھنے میں اس کا الٹ کرناسنت ہے۔

(۲۹) سجدے سے اٹھنے کے لیے تکبیر کہنا۔ (۳۰) سجدے کی حالت میں چہرہ دونوں ہتھیلی کہ درمیان رکھنا سنت ہے۔

(۳۱) سجدے میں کم از کم تین بار تسبیح کہنا سنت ہے۔

(۳۲) مرد کا اپنے پیٹ کو رانوں سے ، کہنیوں کو پہلوؤں سے اور بازوؤں کو زمین سے الگ رکھنا سنت ہے۔

(۳۳) عورت کا جھک جانا اور پیٹ کو رانوں سے ملا لینا سنت ہے۔ (۳۴) قومہ کرنا۔

(۳۵) دو سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا ہے۔ (۳۶) دو سجدوں کے درمیان حالت تشہد کی طرح ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔

(۳۷) جلسے اور قعدے میں اپنے بائیں پاؤں کو بچھانا سنت ہے۔ (۳۸) دائیں پاؤں کا کھڑا رکھنا سنت ہے۔

(۳۹) عورت کا تورک کرنا۔ (۴۰) تشہد کے آخر میں شہادت کے وقت اشارہ کرنا سنت ہے اس طرح کہ لا کہتے وقت شہادت والی انگلی اٹھائے اور الا اللہ کے وقت اس کو رکھ دے۔

(۴۱) فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا سنت ہے۔ (۴۲) قعدہ اخیرہ میں درود بھیجنا سنت ہے۔

(۴۳) قعدہ اخیرہ میں درود کے بعد دعامانگنا سنت ہے لیکن انہیں الفاظ سے جو قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہوں جن کو دعائے ماثورہ کہتے۔ (۴۴) سلام پھیرتے وقت منھ کو دائیں اور بائیں طرف پھیر نا سنت ہے۔

(۴۵) دونوں سلام پھیرتے وقت امام کا مردوں، محافظ فرشتوں اور نیک جنوں کی نیت کرنا سنت ہے۔

(۴۶) سلام پھیرتے وقت مقتدی کے لئے سنت یہ ہے کہ امام کی نیت کرے اگر امام دائیں جانب ہے تو دائیں جانب کے سلام میں اور اگر امام بائیں جانب ہے تو بائیں جانب کے سلام میں اور اگر مقتدی امام کے عین پیچھے ہو تو دونوں طرف کے سلام میں امام کی نیت کرے۔

(۴۷) منفرد نمازی کو صرف دائیں بائیں سلام پھیرتے وقت فرشتوں کی نیت کرنا سنت ہے۔

(۴۹) مقتدی کا امام کے سلام پھیرنے کے ساتھ اپنے سلام کو ملانا سنت ہے۔

(۵۰) سلام پھیرنا دائیں جانب سے (یعنی پہلا سلام) سنت ہے۔

(۵۱) مسبوق کے لئے سنت یہ ہے کہ جب امام دونوں طرف سلام پھیر دے اس وقت وہ کھڑا ہو ۔

(نماز کے مستحبات کا بیان)

(۱) مرد تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو آستینوں سے باہر نکالے۔

(۲) نمازی قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر رکوع کی صورت میں قدم کی پشت پر ، سجدے کی حالت میں ناک کے کنارے پر بیٹھنے کی حالت میں اپنی گود میں اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھے۔

(۳) جس قدر ممکن ہو کھانسی کو دور کرنا ۔

(۴) جمائی کے وقت منہ کو بند رکھنا ۔

(۵) "حی علی الفلاح کے وقت کھڑا ہونا ۔ اور امام کا اس وقت نماز شروع کرنا، جب قد قامت الصلواۃ " کہا جائے۔

(نماز کی ادائیگی کا طریقہ)

سوال: مصنف علیہ الرحمہ "ثم کبر بلا مد" سے کیا بتانا چاہتے ہیں؟

جواب: اس عبارت سے مصنف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اللہ اکبر کو کسر کے ساتھ ادا کرنا ہے مد کے ساتھ نہیں مثلاً لفظ اللہ کو آللہ یا اکبر کو آکبر یا اکبار کہا، نماز نہ ہوگی۔

سوال: اگر تحریمہ میں اللہ اکبر کی جگہ اور الفاظ کہے تو کیا حکم ہے؟

جواب،: اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الہی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً اللہ اجل یا اللہ اعظم وغیرہ الفاظ تعظیمی کہے ، تو ان سے بھی نماز کی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔

سوال: کیا فارسی زبان کے لفظ سے نماز شروع کر سکتے ہیں اور کیا قراءت بھی فارسی سے کی جا سکتی ہے؟

جواب فارسی زبان میں نماز شروع کرنا مثلا خدا بزرگ است کہنا جائز ہے، جبکہ وہ عربی الفاظ پر قادر نہ ہو اور اگر وہ عربی پر قادر ہے یعنی اللہ اکبر کہہ سکتا ہو تو فارسی میں شروع کرنا صحیح نہیں ہوگا، فارسی میں قراءت کے بارے میں اختلاف ہے پس اگر عربی پر قادر ہو تو بالاتفاق غیر عربی میں قراءت کرنا صحیح نہیں ہوگا اور اگر عاجز ہو تو غیر عربی میں جائز ہے۔

==

سوال: ہاتھوں کو کن کن جگہوں میں اٹھانا سنت ہے اور کس جگہ پر نہیں؟

جواب: ہاتھوں کو ان گیارہ جگہوں کے علاوہ اور کسی جگہ پر اٹھانا سنت نہیں ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جس وقت نماز شروع کرنے کے لئے تکبیر تحریمہ کہی جائے خواہ کوئی سی بھی نماز ہو۔

(۲) وتر میں دعائے قنوت پڑھنے کے لئے۔ **(۳)** عیدین کی نماز میں زائد تکبیرات کے وقت۔

(۴) جس وقت کعبہ شریف پر نظر پڑے۔ **(۵)** حجرہ اسود کو استعلام کرتے وقت۔

(6) جس وقت صفا و مروہ کی سعی کے لئے صفا پر کھڑا ہو تو کعبہ کی طرف منہ کر کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا۔

(۷) عرفات **(۸)** مزدلفہ میں وقوف کے وقت دعا مانگنے کے لئے۔

(۹) جمرۂ اولی۔ **(۱۰)** جمرہ وسطی کی رمی کے وقت۔

(۱۱) نمازوں سے فارغ ہو کر دعا مانگنے کے لئے۔

سوال: نماز میں جو تشہد پڑھا جاتا ہے وہ کس کا تشہد ہے؟

جواب: ابن مسعود والا تشہد ہے

سوال: تشہد میں شہادت کی انگلی کس وقت اٹھائیں گے اور کس وقت گرائیں گے طریقہ بیان کریں؟

جواب: جب تشہد میں لفظ "لا" کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا لیجئے اور چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) اور بنصر یعنی اس کے برابر والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دیجئے اور (اشھد ان کے فوراً بعد) لفظ "لا" کہتے ہی کلمے کی انگلی اٹھائیے مگر اس کو ادھر اُدھر مت ہلائیے اور لفظ "اِلَّا" پر گرادیجئے اور فوراسب انگلیاں سیدھی کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

==

(امامت کا بیان)

سوال: جماعت سے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عاقل، بالغ، آزاد، قادر پر جماعت واجب ہے ، بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسق مردود الشہادۃ اور اس کو سخت سزادی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

مصنف نے جماعت سے نماز پڑھنے کو سنت قرار دیا ہے حالانکہ واجب ہے ، اس کا ایک جواب یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے، جیسے عید کی نماز کو بعض ائمہ سنت کہتے ہیں حالانکہ وہ واجب ہے۔

سوال: امام کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: مرد غیر معذور کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں:

(1) امام کا مسلمان ہونا۔ (2) بالغ ہونا (3) عاقل ہونا (4) امام کا مرد ہونا (5) قراءت : یعنی اتنی مقدار میں قرآن کا یاد ہونا جس سے نماز جائز ہو جائے، اور وہ کم سے کم ایک آیت ہے۔ (6) امام کا معذور نہ ہونا

سوال: امام کے معذور نا ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: کوئی ایسا مرض لاحق نہ ہو جس سے اس کا شمار معذورین میں ہو ، جیسے نکسیر کا جاری رہنا، یا فافاۃ (گفتگو میں فاء زیادہ نکلے) یا تمتمہ (گفتگو میں تا زیادہ نکلے) اور لثغ : یعنی جو بعض حروف کی ادائیگی میں قادر نہ ہو مثلاً سین کی جگہ ث اور ر کی جگہ غین ادا کرتا ہو۔

سوال: عورتوں کے امام کے لئے کیا مرد ہونا شرط ہے؟

جواب: عورتوں کے امام کے لئے مرد ہو نا شرط نہیں، عورت بھی امام ہو سکتی ہے ، اگر چہ مکروہ ہے۔

سوال: نابالغوں کے امام کے لئے کیا شرط ہے؟

جواب : نابالغوں کے امام کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ نابالغ بھی نابالغوں کی امامت کر سکتا ہے، اگر سمجھ والا ہو۔

سوال: اقتداء صحیح ہونے کی کتنی شرائط ہیں؟

==

==

جواب: اقتدا کے صحیح ہونے کی مصنف نے ۱۴ شرائط ذکر کی ہیں۔

(۱) مقتدی کا اقتدا کی نیت کرنا اس حال میں کہ اقتدا کی نیت تحریمہ کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔

(۲) مرد کا عورت کی امامت کی نیت کرنا عورتوں کی اقتدا کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے۔

(۳) مقتدی کی ایڑی سے امام کا آگے ہونا۔

(۴) امام کی حالت کا مقتدی کی حالت سے کمتر نہ ہونا۔

(۵) امام کسی ایسے فرض کو نہ پڑھ رہا ہو جو مقتدی کے فرض کے علاوہ ہو۔ یعنی امام مقتدی دونوں کی نماز ایک ہو۔

(۶) چار رکعت والی نماز میں وقت کے بعد (قضا میں) مسافر کے لئے امام کا مقیم نہ ہونا اور نہ امام مسبوق ہو۔یعنی نماز کے قضا ہونے کے بعد مسافر مقتدی کا امام مقیم شخص نہیں بن سکتا۔یوہیں مسافر مقتدی کا امام مسبوق نہ ہو۔

(۷) امام اور مقتدی کے درمیان عورتوں کی صف کا فاصل نہ ہونا۔یعنی اگر عورتوں کی پوری صف امام کے پیچھے ہو تو ان عورتوں کے پیچھے مردوں کی جتنی بھی صفیں ہونگی سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

(۸) ایسی نہر کا فاصل نہ ہونا جس میں چھوٹی کشتی گزر سکے۔

(۹) امام و مقتدی کے درمیان ایسا کشادہ راستہ نہ ہو جس میں سے بیل گاڑی گزر جائے

(۱۰) امام و مقتدی کے درمیان ایسی دیوار حائل نہ ہو جس کے سبب امام کی نقل و حرکت مثلا رکوع قومہ جلسہ سجدہ وغیرہ مقتدی پر مشتبہ ہو جائے یعنی معلوم نہ ہو سکے اگر امام کے انتقالات کا علم مقتدی کو نہ ہو سکے تو اقتدا درست نہیں ہے۔

(۱۱) امام کا سوار اور مقتدی کا پیدل نہ ہونا۔ **(۱۲)** یا مقتدی سوار ہو اپنے امام کی سواری کے علاوہ پر۔

(۱۳) اور مقتدی کا ایک کشتی میں اور امام کا دوسری کشتی میں سوار نہ ہونا جو مقتدی کی کشتی کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو

(۱۴) اور مقتدی کا اپنے امام کے حال میں سے کوئی ایسی چیز کا نہ جانتا جو مقتدی کے گمان میں مفسد ہو جیسے خون یا قے کا خارج ہونا کہ اس کے بعد امام نے اپنا وضو نہ لوٹایا ہو۔

==

==

(ترک جماعت کے اعذار)

سوال: کس نماز کی جماعت شرط سنت کفایہ مستحب اور مکروہ ہے؟

جواب: جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنت کفایہ، اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداعی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے تداعی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔

سوال: جماعت میں حاضری کس کس صورت میں معاف ہے؟

جواب: مندرجہ ذیل اٹھارہ چیزوں میں سے اگر کوئی چیز پائی گئی تو جماعت میں حاضری معاف ہے:

(۱) بارش (۲) سخت سردی (۳) کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو ۔(۴) تاریکی بلکل اندھیرا ہو۔

(۵) روک تنگ دست، مدیون کو قرض خواہ نے پکڑ رکھا ہو تو جماعت کی حاضری ساقط ہو جاتی ہے (6) اندھا ہونا (۷) فالج ہونا

(۸) ہاتھ اور پیر کا کٹا ہوا ہونا ، البتہ صرف ایک ہاتھ کا کٹا ہوا ہونا عذر نہیں ہے ہاں ایک پاؤں کا کٹا ہونا عذر ہے۔

(۹)کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکتا ہو

(۱۰)) جس شخص کے دونوں پاؤں یا صرف ایک پاؤں یا دونوں ہاتھ شل ہوں (۱۱) کیچڑ (۱۲) دائمی مرض (۱۳) بڑھاپا

(۱۴) فقہ کی تکرار ہو رہی ہو یعنی علم فقہ کے سیکھنے سکھانے میں مشغول ہے یا علما کے درمیان کسی مسئلے میں تکرار ہو رہی ہے اب وہ جماعت میں شریک ہوتا ہے تو وہ رفقاء جو اس کے ساتھ تکرار میں شریک ہیں اس سے جدا ہو جائیں گے تو ایسی صورت میں جماعت کی حاضری ساقط ہوتی ہے ہاں نحو و لغت کی تکرار عذر نہیں ہے۔

(۱۵) جب کھانا حاضر ہو اور بھوک لگی ہو اور نفس اس کی طرف راغب ہو کہ نماز میں دل نہ لگنے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت، جماعت ترک کرسکتا ہے (16) سفر کا ارادہ ۔

(۱۷) اگر کوئی شخص کسی مریض کی تیمار داری کرتا ہو اور اس کو یہ خوف ہو کہ اگر وہ جماعت سے نماز پڑھتا ہے تو مریض کو تکلیف یا وحشت ہو گی تو یہ صورت جماعت کی حاضری کے ساقط ہونے کی وجہ ہے۔

(۱۸) ہوا کا تیز ہونا رات کے وقت نہ کہ دن میں۔

==

(امامت کا زیادہ حقدار کا بیان)

سوال: سب سے زیادہ امامت کا حقدار کون ہے؟ بالتفصیل بیان کریں:

جواب: جب حاضرین میں صاحب خانہ اور صاحب وظیفہ اور صاحب اقتدار نہ ہو تو سب سے زیادہ علم والا امامت کا سب سے زیادہ حقدار ہوگا۔ پھر سب سے زیادہ قاری پھر سب سے زیادہ پرہیز گار، پھر سب سے زیادہ عمر والا، پھر وہ جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہو، پھر وہ جو خوبصورت ہو ، پھر وہ جو نسب کے اعتبار سے سب سے زیادہ شریف ہو، پھر وہ جو اچھی آواز والا ہو، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ صاف ہوں۔

سوال: اگر تمام لوگوں میں تمام خوبیاں موجود ہوں تو ان میں سب سے زیادہ کون امامت کا زیادہ مستحق ہوگا؟

جواب: اگر سب کے سب برابر ہوں تو قرعہ ڈال لیا جائے یا قوم کو اختیار ہوگا، اگر لوگ اختلاف کریں تو اعتبار اس کا ہوگا جس کو اکثر لوگوں نے پسند کیا ہو، اور اگر لوگوں نے غیر مستحق کو آگے کر دیا تو انہوں نے برا کیا۔

سوال: کس شخص کہ امامت مکروہ قرار دی گئی ہے؟

جواب: غلام، اندھے، اعرابی، جاہل، ولد الزنا، فاسق اور بدعتی کی امامت مکروہ قرار دی گئی ہے۔

سوال: امام کے پیچھے ایک دو یا دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو کہاں کھڑے ہوں؟

جواب: اکیلا مقتدی مرد اگر چہ لڑکا ہو امام کے برابر دہنی جانب کھڑا ہو ، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے ، دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ، دو سے زائد کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

(فَصْلٌ فِيْمَا يَفْعَلُهُ الْمُقْتَدِي بَعْدَ فَرَاغِ إِمَامِهِ)

سوال: اگر امام نے مقتدی کے تشہد پڑھنے سے فارغ ہونے سے پہلے سلام پھیر دے تو کیا مقتدی امام کی متابعت کرے گا یا نہیں؟

جواب: قعدہ اخیرہ میں ابھی مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو ایسی صورت میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ مقتدی اپنی تشہد پوری کر کے سلام پھیرے کیونکہ تشہد پڑھنا واجب ہے۔

سوال: اور اگر امام نے رکوع و سجود میں مقتدی کے تین بار تسبیح پڑھنے سے پہلے اپنا سر اٹھا لیا تو مقتدی کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام نے رکوع یا سجدے سے سر اٹھالیا اور مقتدی نے ابھی تین مرتبہ تسبیح پوری نہیں کی تو اس صورت میں مقتدی امام کی متابعت کرے گا یعنی تسبیح کو ترک کر کے امام کا ساتھ دے، کیونکہ امام کی متابعت واجب ہے اور تین بار تسبیح پڑھنا سنت ہے

سوال: امام دو سے زیادہ سجدہ کرنے یا قعدہ اخیرہ کے بعد بھول کر اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو مقتدی کو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام دو سجدے کرنے کے بعد تیسرے سجدے کے لئے چلا جائے تو مقتدی امام کی اتباع نہ کرے۔ اسی طرح اگر امام قعدہ اخیرہ کے بعد بھول کر اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اس صورت میں بھی مقتدی امام کی متابعت نہ کرے

سوال: اگر قعدہ اخیرہ کئے بغیر بھول کر امام اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اور اگر امام چار رکعت والی نماز میں قعدہ اخیرہ کئے بغیر بھول کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو اس صورت میں بھی مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ قعدہ میں ہی انتظار کرے اگر پانچویں رکعت کے سجدے سے پہلے امام لوٹ آئے تو مقتدی اس کی متابعت کرے اور اگر مقتدی نے امام کے پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے سلام پھیر دیا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یا امام نے پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو امام و مقتدی دونوں کی نماز فاسد ہو گئی۔

==

(نماز کہ بعد ذکر و اذکار کرنے کا بیان)

سوال: فرض نماز پڑھنے کے بعد کیا کریں؟

جواب: فرض نماز کے بعد امام بلا کسی تاخیر کے فورا سنتوں کو ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے کہ یہ مسنون ہے۔

سوال: امام فرض کے بعد کس جانب کو گھومے؟

جواب: فرض نماز کے بعد سنتیں پڑھنے کے لئے امام بائیں طرف کو ہٹ جائے اور جن نمازوں کے بعد سنت نہیں ہیں جیسے فجر و عصر تو ان کے بعد ، اور جن نماز کے بعد سنت ہیں تو سنت و نفل کے بعد امام لوگوں کی طرف اپنا رخ کرے جبکہ سامنے کوئی نماز نہ پڑھتا ہو ورنہ دائیں جانب یا بائیں جانب گھوم جائے اور مندرجہ ذیل وظائف امام مقتدی دونوں پڑھیں کہ مستحب ہے۔١ بار استغفر اللہ ١بار آیۃ الکرسی۔۔۔ ابار سورہ فلق ۔۔ ابار سورہ ناس۔۔ ٣٣ بار سبحن اللہ - ٣٣ بار الحمد للہ – ٣٣ بار اللہ اکبر ۔١ بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ لہ الملك ولہ الحمد و ھو علی كل شیئ قدیر - پھر دعا مانگیں اور دعا کے وقت ہاتھ سینے تک اٹھائیں اور اپنے اور سب مسلمانوں کے لئے دعا کریں، پھر دعا کے بعد اپنے ہاتھوں کو اپنے چہروں پر پھیر لیں۔

(نماز کو توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان)

سوال: نماز کوتوڑنے والی کتنی چیزیں ہیں؟

جواب: نماز کو توڑنے والی 68 چیزیں ہیں۔

سوال: مفسدات نماز میں سے کوئی ٢٠ بیان کریں۔

جواب:۔ (١) بات کرنا اگرچہ بھول کر یا غلطی سے ہو۔ (٢) اور دعا کرنا ایسی چیز کی جو ہمارے کلام کے مشابہ ہو۔ (٣) اور تحیت (تعظیم) کی نیت سے سلام کرنا اگر چہ بھول کر ہو۔ (٤) اور سلام کا جواب دینا اپنی زبان سے یا مصافحہ سے۔

(٥) اور عمل کثیر کرنا۔ (٦) اور قبلے سے سینے کا پھر جانا۔ (٧) اپنے منہ کے باہر سے کسی چیز کا کھانا اگر چہ وہ کم ہو۔

(۸) اور ایسی چیز کا کھانا جو اس کے دانتوں کے درمیان ہو اور وہ چنے کے برابر ہو۔

(۹) اور پینا۔ (۱۰) اور بغیر عذر کے کھنکھنارنا۔ (۱۱) اور اف اف کرنا۔ (۱۲) اور آہ آہ کرنا۔ (۱۳) اور اوہ اوہ کرنا۔

(۱۴) ڈر یا مصیبت کی وجہ سے رونے کی آواز کا بلند ہو جانا نہ کہ جنت یا دوزخ کے ذکر سے۔

(۱۵) اور یرحمک اللہ کے ذریعہ چھینکنے والے کو جواب دینا۔

(16) اللہ کے شریک کے متعلق پوچھنے والے کا جواب لا الہ الا اللہ سے دینا۔ اور بری خبر کا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون سے دینا۔ اور اچھی خبر کا جواب الحمد اللہ سے دینا۔ اور عجیب خبر کا جواب لا الہ الا اللہ یا سبحن اللہ سے دینا۔ (۱۷) اور ہر ایسی چیز جس سے جواب کا قصد کیا گیا ہو جیسے یا یحیی خذا الکتاب۔

(۱۸) اگر تیمم کر کے نماز پڑھنے والے کو حالت نماز میں پانی مل جائے جسے وہ استعمال کر سکتا ہو تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی (۱۹) اور موزے پر مسح کرنے والے کی مدت کا ختم ہو جانا۔ (۲۰) اور موزے کا نکل جانا۔

سوال: کن چیزوں سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے؟

جواب: (۱) اگر نماز میں کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑ گئی اور اس کو دل ہی دل میں سمجھ لیا لیکن زبان سے نہیں بولا تو نماز فاسد نہ ہوئی .

(۲) اگر نمازی کے دانتوں میں کچھ کھانا لگا رہ گیا تھا اور نماز کی حالت میں اس کو نگل گیا اور وہ چنے سے کم تھی تو مکروہ ہے مگر نماز فاسد نہ ہوئی۔

(۳) اگر کوئی شخص یا جانور نمازی کے سامنے سے گزرا یعنی موضع سجود سے اگر میدان وغیرہ میں ہو اور مسجد میں ہو تو دیوار قبلہ تک تو نماز فاسد نہ ہوئی اگرچہ گزرنے والا گنہگار ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

نماز کہ مکروہات کا بیان

سوال: نمازی کہ لیے کتنی چیزیں مکروہ قرار دی گئی ہیں؟

جواب: نمازی کہ لیے 77 چیزیں مکروہ قرار دی گئی ہیں ۔

سوال: نمازی کہ لیے کون کون سی چیزیں مکروہ قرار دی گئی ہیں ؟

جواب: نمازی کہ لیے مندرجہ ذیل چیزیں مکروہ قرار دی گئی ہیں ۔

- (۱)کسی واجب یا (۲) کسی سنت کو قصداً چھوڑ دینا ۔ (۳) نمازی کا اپنے کپڑے اور بدن سے کھیلنا۔
- (۴) کنکریوں کو الٹ پلٹ کرنا مگر سجدے کہ لئے ایک مرتبہ۔ (۵) انگلیوں کو چٹخانا
- (۶) (تشبیک)یعنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالنا۔ (۷) کوکھ یعنی کمر پر ہاتھ رکھنا۔
- (۸) گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنا۔(۹) (اقعاء کرنا)سرین پر بیٹھ کر گھٹنوں کو کھڑا کرنا
- (۱۰) اپنی دونوں کلائیوں کو بچھا دینا۔ (۱۱) دونوں کلائیوں سے اپنی آستینوں کو چڑھا لینا۔
- (۱۲) قمیص پہننے پر قادر ہونے کہ باوجود شلوار میں نماز پڑھنا (۱۳) اشارے سے سلام کا جواب دینا۔
- (۱۴) بلا عذر چار زانو بیٹھنا۔ (۱۵) مرد کا اپنے بالوں کو گوندھنا۔
- (۱۶) (اعتجار کرنا) یعنی وہ رومال سے سر کو باندھنا اور بیچ کے حصے کو کھلا چھوڑ دینا ۔
- (۱۷) اپنے کپڑے کو فولڈ کرنا۔ (۱۸) (سدل کرنا) یعنی کپڑے کو لٹکانا۔
- (۱۹) اور کپڑے میں لپٹ جانا اس طور سے کہ اپنے ہاتھوں کو نہ نکال سکے۔
- (۲۰) اور کپڑے کو اپنی داہنی بغل کے نیچے سے لینا اور اس کے دونوں کناروں کو اپنے بائیں کندھے پر ڈال لینا۔
- (۲۱) اور قیام کی حالت کے علاوہ میں قراءت کرنا۔ (۲۲) اور نفل میں پہلی رکعت کو لمبا کرنا۔
- (۲۳)تمام نمازوں میں پہلی رکعت پر دوسری رکعت کو لمبا کرنا(۲۴) فرض کی ایک رکعت میں سورت کی تکرار کرنا۔
- (۲۵) جو سورت پڑھ چکا ہے اس کے اوپر کی سورت کو پڑھنا۔یعنی سورۃ الفلق پڑھنے کہ بعد اسے سورۃ الناس پڑھنی چاہیے تھی لیکن اس نے سورۃ القریش یا کوئی اور سورت جو سورۃ الفلق سے پہلے آتی ہو پڑھ لی
- (۲۶) اور نمازی کا ایک سورت کے ذریعہ فصل کرنا ان دو سورتوں کے درمیان جن کو دو رکعتوں میں پڑھا ہے۔
- (۲۷) اور خوشبو کو سونگھنا۔ (۲۸) اور نمازی کا اپنے کپڑے یا پنکھے سے ایک بار یا دو بار ہوا دینا۔
- (۲۹) سجدہ وغیرہ میں اپنے ہاتھوں یا پیروں کی انگلیوں کو قبلے سے پھیر لینا۔

(۳۰) رکوع میں دونوں گھٹنوں پر ہاتھوں کے رکھنے کو ترک کر دینا۔

(۳۱) جماہی لینا۔ (۳۲) اپنی دونوں آنکھوں کو بند کر لینا۔ (۳۳) آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھانا۔

(۳۴) انگڑائی لینا۔ (۳۵) عمل قلیل کرنا۔ (۳۶) جوں پکڑنا (۳۷) جوں کو مار ڈالنا

(۳۸) اور اپنے ناک اور منہ کو چھپا لینا۔ (۳۹) اپنے منہ میں کسی ایسی چیز کا رکھنا جو مسنون قراءت سے روکے۔

(۴۰) اپنے عمامہ کے شملہ پر سجدہ کرنا۔ (۴۱) تصویر پر سجدہ کرنا۔

(۴۲) ناک میں کسی عذر کے بغیر پیشانی پر اکتفا کرنا۔ (۴۳) راستے میں نماز پڑھنا، (۴۴) حمام میں،

(۴۵) پاخانے کی جگہ میں ، (۴۶)قبرستان میں، (۴۷) دوسرے کی زمین میں بغیر اس کی رضا مندی کے،

(۴۸) کسی ناپاکی کے قریب، (۴۹) اور پیشاب (۵۰) پاخانہ یا (۵۱) ریح کے دباؤ کے وقت،

(۵۲) اور ایسی ناپاکی کے ساتھ جو مانع نہ ہو مگر جبکہ وقت یا جماعت کے فوت ہونے کا خوف ہو ورنہ ان سے فراغت حاصل کرنا مستحب ہے۔(۵۳) اور معمولی کپڑوں میں نماز پڑھنا۔ (۵۴) اور سر کھول کر نماز پڑھنا نہ کہ تذلل اور عاجزی کے لئے (۵۵) اس کھانے کی موجودگی میں جس کی طرف میلان ہو۔

(۵۶) جو دل کو مشغول کر دے اور خشوع میں خلل ڈالے۔ (۵۱) آیتوں اور تسبیح کو ہاتھ سے شمار کرنا۔

(۵۸) امام کا محراب میں کھڑا ہونا۔ (۵۹) یا اونچی جگہ پر (60) یازمین میں تنہا۔

(۶۱) اور کھڑا ہونا ایسی صف کے پیچھے جس میں کشادگی یعنی فصل ہو۔

(۶۲) اور ایسے کپڑے پہننا جس میں تصاویر ہوں، (۶۳) اور اس کے سر کے اوپر (۶۴) یا پیچھے

(۶۵) یا سامنے (۲۶) یا برابر میں تصویر کا ہونا مگر یہ کہ چھوٹی یا سر کٹی ہوئی یا بے جان چیز کی ہو۔

(۶۷) اور اس کے سامنے تنور ہونا یا (۲۸) ایسی بھٹی ہو جس میں چنگاریاں ہوں۔

(۲۹) یا اس کے سامنے کچھ لوگ سوئے ہوں۔ (۷۰) اور پیشانی سے مٹی کو صاف کرنا جو اس کو دوران نماز نقصان نہیں پہنچا رہی ہے۔

(۷۱) اور کسی سورت کو متعین کر لینا کہ اس کے علاوہ کو نہ پڑھے، مگر اپنے آپ پر آسانی کے لئے یا نبی ﷺ کی قراءت سے تبرک حاصل کرنے کے لئے

(۷۲) اور سترہ بنانے کو چھوڑ دینا ایسی جگہ میں جہاں مصلی کے آگے سے لوگوں کے گزرنے کا گمان ہوتا ہو۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

(سترہ اختیار کرنے کا بیان)

سوال: سترہ کالغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔

جواب: سترہ کے لغوی معنی پردہ اور آڑ کے ہیں اور اصطلاح شرع میں سترہ سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کو نمازی آڑ کرنے کے لئے اپنے سامنے کھڑا کرے۔

سوال: نمازی کو اپنے آگے سترہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سترہ گاڑیں۔

سوال: سترہ کی مقدار کیا ہے؟

جواب : سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔

سوال: سترہ کہاں ہونا چاہیئے؟

جواب: سترہ نزدیک ہونا چاہیے ، سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوؤں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔

سوال: اگر سترہ کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو کیا کرے؟

جواب: کوئی چیز تو ہے مگر نصب کرنا نا ممکن ہو تو وہ چیز لمبی لمبی رکھ دے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے مگر اس کی کیفیت میں اختلاف ہے بعض نے کہا طول میں ہو اور بعض نے کہا عرض میں محراب کی مثل۔

سوال: کیا نمازی گزرنے والے کو روک سکتا ہے؟ اور کن طریقوں سے روک سکتا ہے؟

جواب: نمازی کے سامنے سُترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سترہ ہے مگر وہ شخص مصلی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے ، خواہ سبحان اللہ کہے یا جہر کے ساتھ قراءت کرے یا ہاتھ ، یا سر، یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا، بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا، تو نماز ہی جاتی رہی۔

سوال: کیا اشارہ اور تسبیح دونوں کو جمع کر سکتے ہیں؟

جواب تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے ، کہ جب ایک سے کام چل جا رہا ہے تو دونوں کو جمع کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

==

===

(نماز کے غیر مکروہات کا بیان)

سوال: کیا گلے میں تلوار لٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: گلے میں تلوار یا اس جیسی دیگر چیزیں کمان، ترکش وغیرہ گلے میں لٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے لیکن اگر ان کی حرکت سے نماز میں خلل پیدا ہوتا ہو تو مکروہ ہے۔

سوال: قرآن، لٹکی ہوئی تلوار بیٹھے ہوئے شخص کی پیٹھ، شمع اور چراغ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر نمازی کے سامنے قرآن ہو یا لٹکی ہوئی تلوار ہو تو کوئی کراہت نہیں، اسی طرح نمازی کے سامنے کوئی شخص بیٹھے باتیں کر رہا ہے تو اس کی پیٹھ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے ، یوں ہی موم بتی یا چراغ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ صحیح مذہب کے مطابق کہ یہ مجوسیوں کی عبادت کے مشابہ نہیں ہے۔

سوال: دوران نماز سانپ بچھو کو مارنے کا کیا حکم ہے؟

جواب سانپ بچھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ فاسد ہو جائے گی

سوال: دوران نماز اگر کپڑا چمٹ جائے تو کیا اس کو جھٹک سکتے ہیں؟

جواب: دوران نماز اگر کپڑا بدن سے چمٹ جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے اور جھٹکنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاکہ اس کے بدن سے رکوع سجود میں نہ چمٹے ہاں کپڑا سمیٹنے جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ وغیرہ آگے سے یا پیچھے سے اٹھا لیتے ہیں مکروہ تحریمی ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!　صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

===

==

(ایسے مواقع کا بیان جہاں نماز توڑنا واجب یا جائز ہے)

سوال: نماز توڑنا کب واجب ہے؟

جواب: کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو ،کسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے ، جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔

سوال: کیا ماں باپ کے بلانے پر بھی نماز توڑ سکتے ہیں؟

جواب: ماں باپ، دادا دادی وغیرہ کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لئے ہو،تو جائز ہے۔

سوال: نماز توڑ دینا کب جائز ہے؟

جواب: سانپ وغیرہ کے مارنے کے لئے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یو ہیں اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو، مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور چرا کے بھاگا، ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔

سوال: حاجت کے وقت نماز توڑنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: نماز توڑنا بغیر عذر ہو تو حرام ہے اور ضرورتا نماز توڑنے کے لئے بیٹھنے کی حاجت نہیں، کھڑے کھڑے ایک طرف سلام پھیر کر توڑ دے۔

سوال: تارک صوم وصلوۃ کی کیا سزا ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر سستی سے نماز چھوڑ دے تو اس کی خوب پٹائی کی جائے گی یہاں تک کہ اس کے بدن سے خون بہنے لگے پھر اس کے بعد قید کر دیا جائے اور اسے وعظ و نصیحت کی جائے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھنے لگے یا قید کی حالت میں مر جائے ۔

==

(وتر کا بیان)

سوال: نماز وتر کا حکم اور پڑھنے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: نماز وتر پڑھنا واجب ہے۔ نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولی واجب ہے اور قعدہ اولی میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے ، نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے، قعدہ أولی نہ کیا بلکہ بھول کر کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ تیسری رکعت میں قراءت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے پس دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھے نہ کہ رکوع کے بعد جیسے کی شوافع پڑھتے ہیں، اور نماز وتر میں دعائے قنوت سارا سال پڑھنا ہے نہ کہ صرف رمضان میں جیسے کہ شوافع پڑھتے ہیں

سوال: کیا رمضان کے وتر میں مقتدی امام کی متابعت کرتے ہوئے قنوت پڑھے گا؟ نیز قنوت کے بعد اگر امام نے دوسری دعا پڑھی تو کیا اس میں بھی متابعت کرے گا؟

جواب : رمضان کے وتر جبکہ جماعت سے پڑھے جارہے ہوں تو مقتدی اپنے امام کی متابعت کرے گا یعنی آہستہ قنوت پڑھے گا، اور اگر قنوت کے بعد امام نے متن میں مذکور دعا شروع کر دی تو عند ابی یوسف مقتدی امام کے ساتھ ساتھ آہستہ پڑھے، جبکہ عند محمد مقتدی نہ پڑھے بلکہ آمین کہتا رہے۔ اور قنوت کے بعد اس دعاء کو پڑھنا بہتر ہے کہ حدیث سے ثابت ہے۔

سوال : جس کو مخصوص دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کون سی دعا پڑھے؟

جواب: جس کو مخصوص دعائے قنوت یاد نہ ہو تو وہ تین بار اللھم الغفرلی پڑھ لے یا اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ایک بار کہے۔یا تین بار یا ربی یا ربی ، یا ربی پڑھ لے۔ لیکن دعائے قنوت کو جلدی یاد کرنے کی کوشش کرے تاکہ سنت کی فضیلت حاصل ہو۔

سوال: اگر حنفی مقتدی شافعی المذہب امام کے پیچھے نماز فجر پڑھی تو قنوت کے وقت حنفی کیا کرے؟

جواب: اگر حنفی نے نماز فجر میں شافعی المذہب امام کی اقتدا کی چونکہ ان کے یہاں نماز فجر میں قنوت پڑھنا سنت ہے تو جب

امام اپنے مذہب کے موافق قنوت پڑھے تو حنفی مقتدی قنوت نہ پڑھے ، بلکہ ہاتھ لٹکائے ہوئے (قومہ کی حالت میں) اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔

سوال: اگر نمازی دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے ؟

جواب: اگر نمازی دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نہ قیام کی طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا اور رکوع نہ کیا، تو نماز فاسد نہ ہوگی، مگر گنہگار ہوگا اور اگر صرف الحمد پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تھا تو لوٹے اور سورت و قنوت پڑھے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ یو ہیں اگر الحمد بھول گیا اور سورت پڑھ لی تھی تو لوٹے اور فاتحہ و سورت و قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے۔

سوال : مقتدی نے قنوت ابھی ختم نہ کی تھی کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے ؟

جواب: وتر کی قنوت میں مقتدی امام کی متابعت (پیروی) کرے، اگر مقتدی قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا، تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو جب تو رکوع کر دے، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے۔

سوال: اگر کوئی نمازی وتر کی تیسری رکعت کے رکوع میں شامل ہوا تو دعائے قنوت کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو اسے وہ رکعت مل گئی لہذا بعد میں جو رکعتیں پڑھے گا اس میں دعا قنوت نہ پڑھے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

(نوافل کا بیان، تحیۃ المسجد، چاشت کی نماز ، شب بیداری)

سوال: کتب فقہ میں نفل اور سنت کو اکٹھا کیوں ذکر کیا جاتا ہے؟

جواب نفل عام ہے کہ سنت پر بھی اس کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے۔

سوال: سنت موکدہ کون سے ہیں؟

جواب : سنت موکدہ یہ ہیں : (1) دو رکعت نماز فجر سے پہلے (2,3) چار ظہر سے پہلے، دو بعد (4) دو مغرب کے بعد (5) دو عشا کے بعد (6,7) چار جمعہ سے پہلے، چار بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں۔

سوال : سنت غیر مؤکدہ (مستحبہ) کون سی ہیں؟

جواب : عشاء و عصر سے پہلے نیز عشا کے بعد چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشاءکے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔یوہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی ، اللہ تعالیٰ اس پر آگ حرام فرمادے گا۔

سوال : سنت مؤکدہ چار رکعت اور نفل چار رکعت ادا کرنے میں کیا فرق ہے؟

جواب: جو سنت مؤکدہ چار رکعتی ہے اس کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدہ سہو کرے اور ان سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو ثناء اور اَعُوذُ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل (اور سنت غیر مؤکدہ) کے قعدہ اولی میں بھی درود شریف پڑھے اور تیسری رکعت میں ثناء اور اَعُوذُ بھی پڑھے، بشرطیکہ دورکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا ثناء اور أعُوذُ کافی ہے۔

سوال : اگر کوئی شخص دورکعت سے زیادہ نفل نماز پڑھے اور درمیانی قعدہ میں نہ بیٹھے تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی شخص نے دور کعت سے زیادہ مثلا چار رکعت نفل پڑھی اور درمیانی قعدہ میں نہیں بیٹھا بلکہ چار رکعت کے آخر میں قعدہ کیا تو سجدہ سہو کے ساتھ اس کی نماز استحسانا جائز ہے یعنی جب پہلا قعدہ چھوڑ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو

اس نے کل نماز کو نماز واحد بنا لیا اور یہ فرض کے مشابہ ہو گئی اور قعدہ اولی فرض سے واجب ہو گیا لہذا واجب کے ترک کی وجہ سے قعدہ اخیرہ میں سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے نماز ہو گئی۔

سوال: اکٹھے کتنی رکعات نوافل بلا کراہت پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور امام اعظم کے نزدیک چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔

سوال: نماز تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو کب ادا کی جاتی ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: تحیۃ المسجد: جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے۔

تحیۃ الوضو: وضو کے بعد اعضاء خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

سوال: صلاۃ الضحی کب ادا کی جاتی ہے اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: ضحی کا معنی دن کا چڑھنا ہے، لہذا آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی کے وقت میں جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے نماز ضحی یعنی چاشت کی نماز کہتے ہیں، اور یہ مستحب ہے، اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔

سوال: صلاۃ اللیل، نماز استخارہ، نماز حاجت کس نماز کو کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: صلاۃ اللیل: رات میں نماز عشاء کہ بعد جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃ اللیل کہتے ہیں، اور اس کا پڑھنا مستحب ہے۔

نماز استخارہ: استخارہ کرنے کے لئے جو نماز پڑھی جائے اسے نماز استخارہ کہتے ہیں ، اور یہ مستحب ہے۔

نماز حاجت : جو نماز قضائے حاجت کے لئے پڑھی جائے اسے نماز حاجت کہتے ہیں، اور یہ مستحب ہے۔

سوال: راتوں کو زندہ کرنے سے کیا مراد ہے؟ نیز کن کن راتوں کو زندہ کرنا مستحب ہے؟

جواب : راتوں کو زندہ کرنے سے مراد ان میں اللہ عزوجل کی عبادت کرنا ہے یعنی چاہے نفل پڑھے یا تلاوت قرآن کرے یا ذکر و تسبیح و تہلیل کرے یا درود شریف پڑھے۔ عیدین اور پندرہویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی آخری دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے۔

==

(بیٹھ کر نوافل پڑھنے اور سواری پر نماز کا حکم)

(سواری پر فرض و واجب نماز پڑھنے کا بیان)

سوال: کیا نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں۔مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: " بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔

سوال: اگر کسی نے نفل کھڑے ہو کر شروع کی تو کیا درمیان میں بیٹھ کر مکمل کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی نے نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی پھر کھڑا ہو گیا تو اصح قول کے مطابق دونوں صورتیں جائز ہیں، خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصہ کو کھڑے ہو کر پڑھا اور کچھ حصہ بیٹھ کر مگر دوسری صورت یعنی کھڑے ہو کر شروع کی پھر بیٹھ گیا اس میں اختلاف ہے، لہذا بچنا اولی۔

سوال: کیا نفل نماز سواری پر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: بیرون شہر سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبال قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس رخ کو جارہی ہو ادھر ہی منہ ہو اور اگر اُدھر منہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جارہی ہے اس طرف ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے اور سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست ہو۔

سوال: اگر نفل سواری پر شروع کی اور درمیان نماز سواری سے نیچے اتر گیا تو کیا بناء کر سکتا ہے؟

جواب: سواری پر نماز شروع کی پھر عمل قلیل کے ساتھ اتر آیا تو اسی پر بناء کر سکتا ہے خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر قبلہ کو منہ کرنا ضروری ہے ، اور عمل قلیل کی صورت یہ ہے کہ پاؤں ایک طرف کو لٹکا کر پھسل جائے۔

سوال: کیا زمین پر شروع کی ہوئی نماز کی بناء سواری پر کر سکتا ہے؟

جواب: زمین پر شروع کی تھی پھر سوار ہوا تو بناء نہیں کر سکتا نماز جاتی رہی، از سرے نو پڑھے۔

سوال: سواری پر نماز پڑھنے کے جو احکام مذکور ہوئے ہیں وہ صرف نفل کے لئے ہی خاص ہیں یا کسی اور نماز کے لیے بھی؟

==

==

جواب : سواری پر نماز پڑھنے کے جو احکام ما قبل میں مذکور ہوئے وہ صرف نفل کے لئے ہی نہیں ہیں بلکہ وہ احکام سنت موکدہ کے لئے بھی ہیں یہاں تک کہ سنت فجر بھی شامل ہے یعنی سواری پر نفل و سنت موکدہ و سنت فجر پڑھنا جائز ہے لیکن امام اعظم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سنت فجر کے لئے سواری سے اترے گا کیونکہ اس کی تاکید آئی ہے کہ یہ مثل واجب ہے ، لہذا سنت فجر بلا عذر سواری پر جائز نہیں ہے۔

سوال: جس سواری پر نماز پڑھ رہا ہے اگر اس پر نجاست لگی ہوئی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سواری کے جانور پر نجاست لگی ہو خواہ زین پر ہو یا رقاب پر ہو تب بھی اس پر نماز ہو جائے گی اگر چہ وہ نجاست درہم سے زیادہ ہو ۔

سوال: سواری پر فرض اور واجب نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جانور اور چلتی گاڑی پر اور اس گاڑی پر جس کا کجاوا جانور پر ہو بلا عذر شرعی فرض، سنت فجر و تمام واجبات جیسے وتر، نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدہ تلاوت جب کہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا، زمین پر اترنا ضروری ہے۔

سوال: وہ کونسی صورتیں ہیں جن کی وجہ سے سواری پر فرض و واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے؟

جواب: **گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کے لئے یہ عذر ہیں۔** (۱) برسات ہو رہی ہو (۲) اس قدر کیچڑ ہے کہ اتر کر پڑھے گا تو منہ دھنس جائے گا یا کیچڑ میں سن جائے گا یا جو کپڑا بچھایا جائے گا وہ بالکل لتھڑ جائے گا اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے (۳) ساتھی چلے جائیں گے ، (۴) یا سواری کا جانور شریر ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہو گی مددگار کی ضرورت ہو گی اور مددگار موجود نہیں، (۵) یا وہ بوڑھا ہے کہ بغیر مددگار کے اتر چڑھ نہ سکے گا اور مددگار موجود نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے ، (۶) یا مرض میں زیادتی ہوگی، (۷) جان (۸) یا مال، (۹) یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو

سوال: کیا کجاوبے پر فرض و واجب نمازیں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: کجاوے پر نماز پڑھنے کا وہی حکم ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض و واجب نمازیں اس پر بغیر عذر کے جائز نہیں ہیں۔ خواہ جانور چل رہا ہو یا رکا ہوا ہو۔ ہاں اگر ٹھہرا ہوا ہو اور اس کے نیچے لکڑیاں اس طرح لگا دیں جیسے پائے ہوتے ہیں جس سے کجاوہ زمین پر قائم ہو گیا تو جائز ہے کہ اب یہ زمین کے حکم میں ہو گیا۔

==

(کشتی میں نماز پڑھنے کا بیان)

سوال: کشتی میں فرض و واجب نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر کشتی چل رہی ہو تو امام اعظم کے نزدیک بغیر عذر کے بیٹھ کر فرض و واجب نماز پڑھنا صحیح ہے البتہ بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں ضروری ہے کہ رکوع و سجود کے ساتھ پڑھے ، اشارے سے درست نہیں ہوگی اور صاحبین فرماتے ہیں کہ بلا عذر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے اور مصنف فرماتے ہیں کہ صاحبین کا قول ظاہر المذہب ہے ہاں ؟ اگر نمازی کو کوئی عذر ہو مثلا سر چکراتا ہو یا قدم نہ جمتے ہوں اور کشتی سے باہر نہ نکل سکتا ہو تو ایسی صورت میں بالاتفاق بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

سوال: اگر کشتی بیچ سمندر یا کنارے پر باندھ دی گئی ہو تو نماز پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: وہ کشتی جس کو سمندر کے بیچ میں باندھ دیا گیا ہو لیکن ہوا کی وجہ سے بہت زیادہ ہلتی ہو تو اب اس کشتی کا حکم چلتی کشتی کی طرح ہے اور اگر بہت زیادہ نہ ہلتی ہو تو اس کا حکم ٹھہری ہوئی کشتی کا ہے اور اگر سمندر کے کنارے پر باندھ دی گئی ہو تو اب اس پر قیام پر قدرت ہوتے ہوئے بیٹھ کر نماز پڑھنا بالاجماع جائز نہیں ہے کیونکہ یہ زمین کے مثل ہے لہذا کھڑے ہو کر پڑھے ،ہاں اگر کوئی عذر ہو تو بیٹھ کر جائز ہے۔

سوال: اگر کشتی کا کچھ حصہ زمین پر جما ہو تو اس پر نماز پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: جب کشتی کنارے پر بندھی ہو اور اس کا کچھ حصہ زمین پر جما ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے بیٹھ کر پڑھے گا تو نہیں ہوگی۔ اور اگر کشتی کا کچھ حصہ زمین سے لگا ہوا نہ ہو تو مختار قول کے مطابق اس پر کھڑے ہو کر بھی نماز پڑھنا درست نہیں ہے بلکہ نیچے اتر کر نماز پڑھنا ضروری ہے کہ وہ سواری کے حکم میں ہے، ہاں اگر کشتی سے باہر نکلنا ممکن نہ ہو تو پھر کھڑے ہو کر پڑھنا درست ہے۔

سوال: کیا کشتی پر نماز پڑھنے والے کے لئے استقبال قبلہ ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! کشتی میں جب نماز شروع کرے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے خواہ فرض نماز ہو یا نفل، اور اگر درمیان نماز میں کشتی قبلہ سے گھوم جائے تو نمازی بھی اپنا منہ قبلہ کی طرف پھیر لے۔

==

(تراویح کا بیان)

سوال: تراویح کا حکم بیان کریں نیز نماز تراویح کی جماعت کا حکم بیان کریں؟

جواب: تراویح مرد و عورت سب کے لئے سنت موکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں نیز نماز تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے۔

سوال: تراویح کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: اس کا وقت فرض عشا کے بعد سے طلوع فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جب کہ عشا کے فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے، اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔ مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔

سوال،: تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں۔

سوال: ترویحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں، اور اسے ترویحہ کہتے ہیں۔

سوال: تراویح میں قرآن ختم کرنے کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا سستی کی وجہ اسے ترک کیا جا سکتا ہے؟

جواب: تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت موکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔

سوال: کیا قوم کے اکتانے پر درود ابراہیمی، ثنا اور رکوع و سجود کی تسبیحات ترک کر سکتے ہیں؟

جواب: تراویح کی ہر دوسری رکعت کے قعدہ میں تشہد کے بعد درود ابراہیمی کو ترک نہ کرے اگر چہ قوم اکتاہٹ محسوس کرے کہ عند الاحناف سنت موکدہ اور عند الشوافع فرض ہے۔ اور ایسے ہی ثناء اور رکوع و سجود کی تسبیحات کو بھی ترک نہ کرے کہ یہ بھی سنت موکدہ ہیں ہاں درود ابراہیمی کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنا امام ترک کر سکتا ہے اگر قوم کو دشوار معلوم ہوتا ہو۔

سوال: اگر تراویح فوت ہو جائے تو کیا بعد میں اس کی قضا کرنی ہوگی؟

جواب: اگر تراویح فوت ہو جائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔

==

===

(کعبہ شریف میں نماز پڑھنے کا بیان)

سوال: کیا کعبہ کے اندر اور چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے؟

جواب: کعبہ معظمہ کے اندر ہر نماز جائز ہے ۔ اسی طرح اس کی چھت پر بھی مگر اُس کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اوپر چڑھنا اس کی تعظیم کے خلاف ہے۔

سوال: اگر کعبہ کے اندر یا اس کی چھت پر جماعت سے نماز پڑھیں تو کھڑے ہونے کی کیفیت کیا ہوگی؟ اور کس صورت میں اقتدا درست نہیں ہوگی؟

جواب: اگر کعبہ کے اندر یا اس کے اوپر جماعت سے نماز پڑھیں اور امام کے آس پاس اس طرح کھڑے ہوں کہ امام کا رخ اور طرف ہو اور مقتدی کا اور طرف تو نماز ہو جائے گی مگر جب کہ مقتدی کی پشت امام کے سامنے ہو تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی کہ وہ امام سے مقدم ہو گیا اور اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تو ہو جائے گی، مگر کوئی چیز اگر درمیان میں حائل نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر مقتدی کا منہ امام کی کروٹ کی طرف ہو تو بلا کراہت جائز۔

سوال: امام کعبہ کے اندر ہو اور مقتدی کعبہ کے باہر تو کیا اقتدا درست ہے؟

جواب: امام کعبہ کے اندر ہے اور مقتدی باہر تو اقتدا صحیح ہے، خواہ امام تنہا اندر ہو یا اس کے ساتھ بعض مقتدی بھی ہوں، مگر دروازہ کھلا ہونا چاہیے کہ امام کے رکوع و سجود کا حال معلوم ہوتا رہے اور اگر دروازہ بند ہے مگر امام کی آواز آتی ہے جب بھی حرج نہیں مگر جس صورت میں امام تنہا اندر ہو کراہت ہے کہ امام تنہا بلندی پر ہوگا اور یہ مکروہ ہے ۔

سوال: اگر امام و مقتدی کعبہ کے اندر ہوں اور مقتدی کعبہ کے گرد حلقہ بنائے ہوں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: مسجد الحرام شریف میں کعبہ معظمہ کے گرد جماعت کی اور مقتدی کعبہ معظمہ کے چاروں طرف ہوں جب بھی جائز ہے اگرچہ مقتدی بہ نسبت امام کے کعبہ سے قریب تر ہو، بشر طیکہ یہ مقتدی جو بہ نسبت امام کے قریب تر ہے ادھر نہ ہو جس طرف امام ہو بلکہ دوسری طرف ہو اور اگر اسی طرف ہے جس طرف امام ہے اور یہ نسبت امام کے قریب تر ہے تو اس کی نماز نہ ہوئی کیونکہ وہ امام سے آگے بڑھنے والا کہلائے گا ۔

===

==

{مسافر کی نماز کا بیان}

سوال: شرعاً مسافر کسے کہتے ہیں ؟

جواب: شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔

سوال: مسافت سفر کی کتنی مقدار ہے ایک دن اور تین دن کی راہ سے کیا مراد ہے ؟

جواب: دن سے مراد سال کا سب میں چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کہ کھانے پینے، نماز اور دیگر ضروریات کے لیے ٹھہرنا تو ضرور ہی ہے، بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یوہیں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفرکہیں گے دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادۃً جتنا آرام لینا چاہیے اس قدر اس درمیان میں ٹھہتا بھی جائے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے کہ نہ تیز ہو نہ سُست، خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لیے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی کہ ہوا نہ بالکل رُکی ہو نہ تیز۔

سوال، مسافر پر نماز کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب: مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہوگئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا کہ واجب ترک کیا لہٰذا تو بہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہوگئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے، یوہیں اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراء ت نہ کی نماز فاسد ہوگئی۔

سوال: مسافر کا حکم کس وقت سے ہے ؟

جواب: مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہرمیں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔

==

فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لیے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضرور نہیں ۔ یوہیں شہر کے متصل باغ ہوں اگرچہ ان کے نگہبان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں ۔

سوال: آبادی سے باہر ہونے سے کیا مراد ہے ؟

جواب: آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اس کی محاذات میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔

سوال: غلو کسے کہتے ہیں؟

جواب: غلوہ تین سے چار سو قدم کے فاصلہ کو کہتے ہیں۔ اگر شہر اور فنا کے درمیان ایک کھیت ہو یا تین سو سے چار سو قدم کا فاصلہ ہو تو اب فنا سے باہر ہو جانا ضروری نہیں ہے اور اگر اس سے کم فاصلہ ہو تو وہ شہر سے متصل ہونے کے حکم میں ہے اس سے باہر ہو جانا شرط ہوگا۔

سوال: فنائے شہر کسے کہتے ہیں؟

جواب: فنائے شہر یعنی شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کے لیے ہو مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے متصل ہو تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگرشہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں ۔

سوال : سفر کی نیت کے صحیح ہونے کی کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں؟

جواب: سفر کی نیت کے صحیح ہونے کی تین شرطیں ہیں۔

(ا) اپنا ارادہ مستقل رکھتا ہو یعنی کسی کا تابع نہ ہو ۔

(۲) بالغ ہو ۔

(۳) کم سے کم تین دن یعنی 92 کلو میٹر کے سفر کا ارادہ ہو لہذا اس سے کم کی نیت ہوئی تو مسافر نہیں ہو گا۔

سوال: ان تینوں شرطوں کی مثالوں کے ساتھ وضاحت فرمائیں ۔

جواب: وہ شخص جو اپنے شہر کی آبادی سے باہر نہیں نکالا، یا نکلا تو ہے مگر وہ بچہ ہے، یا تابع ہے کہ اس کے متبوع نے سفر کی نیت نہیں کی تو یہ لوگ مسافر نہیں ہیں لہذا قصر بھی نہیں کریں گے کہ پہلی اور دوسری شرط مفقود یا کوئی شخص سفر

کے ارادے سے آبادی سے باہر تو نکل گیا لیکن اس کا ارادہ تین دن کے سفر سے کم کا ہے تو یہ بھی مسافر نہیں ہے اور قصر نہیں کرے گا کہ تیسری شرط مفقود ہے۔

سوال: اقامت و سفر کی نیت تابع کی معتبر ہے یا متبوع کی؟

جواب: اقامت و سفر کی نیت متبوع کی معتبر ہے نہ کہ تابع کی اور تابع کا مسافر یا مقیم ہونا متبوع کی نیت پر موقوف ہے پس تابع کو جب متبوع کی نیت اقامت یا نیت سفر کا علم ہو جائے تو وہ اپنے متبوع کے ساتھ مقیم یا مسافر ہوگا اور اگر متبوع کی نیت تابع کو معلوم نہ ہو تو تابع پر واجب ہے کہ دریافت کرے اور اس کے مطابق عمل کرے۔

سوال: مسافر کو قصر کرنی تھی مگر پوری پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہوگئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا کہ واجب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہوگئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے، یوہیں اگر پہلی دونوں یا ایک میں قراءت نہ کی نماز فاسد ہوگئی۔

سوال: مسافر کب تک مسافر رہتا ہے؟

جواب: مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے، یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔

سوال: مسافر کسی کام کے لئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا اور یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اگر اس صورت میں آج کل آج کل کرتے زیادہ دن گزر جائیں تو نماز قصر پڑھے یا پوری؟

جواب: اس صورت میں اگر آج کل آج کل کرتے کئی برس گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔

سوال: مسافر نے دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو کیا مقیم ہو جائے گا؟

جواب: اگر مسافر نے دو جدا جدا بستیوں میں ۱۵ دن ٹھہرنے کی نیت کی، اس طرح کہ دن میں ایک بستی میں رہوں گا

اور رات میں دوسری بستی میں پس جہاں رات کو رہنے کا قصد ہے وہاں کے حساب سے ۱۵ دن کی نیت سے مقیم ہو جائے گا اور دونوں جگہ نمازیں پوری پڑھے گا۔

اور اگر جداجدا مقامات میں ۱۵ دن ٹھہرنے کی نیت اس طرح کی کہ کسی ایک جگہ مستقل ۱۵ دن قیام نہیں رہے گا بلکہ دونوں جگہ رات گزارے گا یعنی ایک جگہ ۱۰ راتیں اور دوسری جگہ ۵ راتیں ٹھہرنے کی نیت ہے تو اس صورت میں بھی مقیم نہیں ہوگا بلکہ مسافر ہی رہے گا اور قصر کرے گا۔

سوال: وہ کون سے مقامات ہیں جہاں پر اقامت کی نیت درست نہیں ہے ؟

جواب: مصنف علیہ الرحمہ نے درج ذیل چار قسم کے مقامات ہیں :

(۱) وہ شخص جس نے رات گزارنے کی تعیین نہ کی ہو۔

(۲) دوسرا جنگل میں اقامت کی نیت کرنا درست نہیں ہے کہ جنگل مکان کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

(۳) مسلمانوں کا لشکر دارالحرب کو گیا یا دار الحرب میں کسی قلعہ کا محاصرہ کیا تو مسافر ہی ہے اگر چہ پند رہو دن کی نیت کر لی ہو اگر چہ ظاہر غلبہ ہو کیونکہ ان کے قرار و فرار میں تردد ہے اور حالت تردد میں احکام جاری نہیں ہوتے۔

(۴) اگر لشکر اسلامی دارالاسلام میں باغیوں کا محاصرہ کیا ہو تو مقیم نہیں کہ یہاں پر بھی قرار و فرار میں تردد ہے اور حالت تردد میں احکام جاری نہیں ہوتے۔

سوال: مقیم مسافرامام کی اقتداء کر سکتا ہے ؟ نیز وہ اپنی نماز کو کس طرح مکمل کرے گا ؟

جواب: ادا و قضا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قراء ت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر فاتحہ چپ کھڑا رہے۔

سوال : سفر کی فوت شدہ نمازوں کی قضا حالت اقامت میں اور حالت اقامت کی فوت شدہ نمازوں کی قضا حالت سفر میں کرے تو کیسے کرے گا؟

جواب: جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی ، مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگر چہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگر چہ سفر میں پڑھے۔

==

سوال: وطن کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں بیان کریں ؟

جواب: وطن کی دو قسمیں ہیں :

(1) **وطن اصلی**: وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کرلی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

(2) **وطن اقامت :** وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔

سوال: وطن اصلی و وطن اقامت کب باطل ہوتا ہے؟

جواب: ایک جگہ آدمی کا وطنِ اصلی ہے، اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا اگر پہلی جگہ بال بچے موجود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔

وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یوہیں وطن اقامت وطن اصلی و سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔

سوال: وطن سکنی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وطن سکنی وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے ۱۵ دن سے کم قیام کا ارادہ کیا ۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

==

{فوت شدہ نمازوں کی قضا و صاحبِ ترتیب کے احکام}

سوال: فوت شدہ نمازوں کو کیسے پڑھا جاتا ہے؟

جواب : فوت شدہ نمازوں میں ترتیب واجب ہے۔ پہلے فوت شدہ نماز پڑھے گا پھر وقتی نماز پڑھے گا۔

اسی طرح جو نماز پہلے فوت ہوئی اس کی قضاء پہلے اور جو بعد میں فوت ہوئی اس کی قضاء بعد میں کی جائے، مثلاً فجر اور ظہر کی نمازیں قضا ہو جائیں تو پہلے فجر اور پھر ظہر کی نماز قضا کرے۔

سوال : صاحب ترتیب سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کب تک صاحب ترتیب رہتا ہے؟

جواب :صاحب ترتیب سے مراد ایسا نمازی کہ جس کے ذمہ کوئی نماز نہ ہو اگر ہو تو وہ پانچ سے کم ہوں ۔ اور یہ تب تک صاحب ترتیب رہے گا جب تک اس کے ذمہ کوئی بھی فرض نماز باقی نہ ہو۔

سوال: ترتیب کب ساقط ہو جاتی ہے؟

جواب: تین صورتوں میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے:

- وقت میں تنگی: اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور قضائیں سب پڑھ لے تو وقتی اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے، مثلاً نماز عشا و وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے تو عشا و فجر پڑھے۔
- بھول جانا: قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتی نماز پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتی نماز ہوگئی۔
- چھ یا اس سے زیادہ نمازوں کا قضا ہو جانا: وتر کے علاوہ چھ نمازیں جس کی قضا ہوگئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں ، اب اگر چہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی خواہ وہ سب ایک ساتھ قضا ہوئیں مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہوئیں ۔

سوال: چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو کیا پھر ترتیب لوٹے گی؟

جواب: جب چھ یا زیادہ نمازیں قضا ہونے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہو گئی تو اب ان میں سے کچھ نمازوں کی قضا کر لینے سے ترتیب نہیں لوٹے گی مثلاً سات نمازیں فوت ہوئیں تو ترتیب لازم نہ تھی اب ایک، دو نمازیں بطور قضاء پڑھنے سے اگرچہ نمازیں

==

چھ پڑھنے سے کم ہوگئیں لیکن ترتیب پھر بھی نہیں لوٹے گی۔جب تک کے تمام فوت شدہ نمازیں نہ پڑھ لے ۔

سوال: فوت شدہ نماز کے یاد ہوتے ہوئے صاحب ترتیب نے وقتی نماز پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب : فوت شدہ نماز کے یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز پڑھنا درست نہیں کیونکہ صاحب ترتیب کیلئے ترتیب واجب ہے۔ اگر پڑھ لی تو وہ نماز فاسد (علی موقوف) ہوگی ۔ اب اگر پانچ نمازیں مکمل پڑھ لیں اور پانچویں نماز کا وقت گزر گیا۔ تو اب یہ صاحب ترتیب نہ رہا جب یہ صاحب ترتیب نہ رہا تو سابقہ تمام نمازیں جو موقوف تھیں ادا ہو جائیں گی۔ اگر پانچویں نماز کا وقت گزرنے سے پہلے قضاء نماز پڑھ لی تو سابقہ موقوف نمازیں نفل ہو جائیں گی اور یہ صاحب ترتیب رہے گا۔

سوال: وہ کونسا تندرست مسلمان ہے جس سے نمازیں فوت ہو جائیں تو اُس پر قضاء واجب نہیں ؟

جواب: دار الحرب میں کوئی مسلمان ہوا اور اُسے احکام شرعیہ نماز ، روزہ اور زکوۃ وغیرہ کی اطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا ان دنوں کی قضاء اُس پر واجب نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

==

(بیمار کی نماز کا بیان)

سوال: کس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟ نیز بیٹھنے کی کیفیت بیان کریں؟

جواب: جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد نا قابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔ اصح قول کے مطابق بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے۔

سوال: اگر بیٹھ کر رکوع سجود کرنا دشوار ہو تو کیسے نماز پڑھے؟

جواب: کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لئے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدہ کے لئے اشارہ کرے۔

سوال: اگر مریض بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی قادر نہیں تو کیا کرے؟

جواب: اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے، خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے، کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔

سوال: تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز میں مرض پیدا ہوگیا تو اب کیسے نماز کو مکمل کرے؟

جواب: تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کی ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر لیٹ کر نماز پوری کرلے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔

سوال: بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز تندرست ہو گیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھ رہا تھا، اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو نئے سرے سے پڑھے۔

سوال: قضا نماز کب معاف ہو جاتی ہیں؟

جواب: جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیرلے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں، اگرچہ بے ہوشی آدمی یا درندے کے خوف سے ہو اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے۔

==

==

(اسقاطِ نماز و روزہ کا بیان)

سوال: کیا مرض الموت میں قضا ہونے والی نماز اور روزے کے فدیہ کی وصیت کرنا لازم ہے؟

جواب جب کوئی مرض الموت میں ہو اور اشارے سے بھی نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو ان نمازوں کے فدیہ کی وصیت کرنا لازم نہیں کیونکہ اس کے لئے حالت عجز والی نمازیں معاف ہیں لہذا فدیہ کی ضرورت نہیں رہی، اسی طرح مریض یا مسافر رمضان میں روزے نہیں رکھ رہا تھا اور مسافر مقیم ہونے سے پہلے اور مریض تندرست ہونے سے پہلے مر گیا تو ان پر روزے لازم نہیں ہوئے یعنی معاف ہیں اس لئے ان روزوں کے فدیے کی وصیت کرنا بھی ان پر لازم نہیں رہا۔

سوال: اپنے قضا نماز و روزیے کے فدیے کی وصیت کرنا کن لوگوں پر لازم ہے؟

جواب: اگر کسی کے نماز و روزے عذر کی وجہ سے چھوٹ گئے مثلاً مریض یا مسافر نے روزے نہیں رکھے اور پھر مریض تندرست ہو گیا اور مسافر مقیم ہو گیا اور ان دونوں نے اتنا زمانہ پایا کہ اگر اس میں قضا کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے لیکن پھر بھی قضا نہیں کی، تو اب ان کے لئے فدیے کی وصیت کرنا واجب ہے ، اور یہی حکم اس کے لئے بھی ہے جو بغیر کسی عذر کے محض سستی کی وجہ سے نماز و روزے ادا نہیں کیے۔

سوال: فدیہ کون نکالے گا؟ اور کتنے مال سے نکالا جائے گا؟ نماز و روزہ کا فدیہ کیا ہے؟

جواب: فدیہ میت کا ولی نکالے گا۔ اور میت نے جو مال چھوڑا ہے اس کے ایک تہائی میں سے نکالا جائے گا۔

ہر فرض و وتر اور ہر روزے کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا اس کی قیمت تصدق کریں یعنی ایک صدقہ فطر ۔ پس ایک دن کی چھ نمازوں کا فدیہ چھ صدقہ فطر ہوئے۔

سوال: میت نے فدیہ کی وصیت نہیں کی تو کیا اس کا ولی اس کی جانب سے ادا کر سکتا ہے؟

جواب: میت نے فدیہ کے متعلق کوئی وصیت نہیں کی تو اس کے ورثہ پر کوئی چیز واجب نہیں، لیکن اگر ورثہ اپنی طرف سے بطور احسان ادا کریں تو جائز ہے اور ایسا کرنا بھی چاہیئے کہ اس میں میت کا فائدہ ہے۔

==

==

{منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا}

سوال: اگر کوئی شخص اکیلا فرض نماز پڑھ رہا ہو اور اسی وقت وہاں فرض کی جماعت قائم ہو جائے تو کیا حکم ہے ؟

جواب: اس کی چند صورتیں ہیں:

- تنہا فرض نماز شروع ہی کی تھی یعنی ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے خواہ کوئی بھی نماز ہو سب کا یہی حکم ہے۔
- فجر یا مغرب کی نماز ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے اگر چہ دوسری رکعت پڑھ رہا ہوں۔ البتہ دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو اب ان دو نمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں۔
- چار رکعت والی نماز شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو واجب ہے کہ ایک اور پڑھ کر توڑ دے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور دو پڑھ لی ہیں تو ابھی توڑ دے یعنی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے۔
- رباعی نماز یعنی ظہر، عصر وعشا کی تین پڑھ لی ہیں اور چوتھی میں ہو تو واجب ہے کہ نہ توڑے، توڑے گا تو گناہگار ہو گا بلکہ حکم یہ ہے کہ پوری کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جماعت کا ثواب پالے گا، مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔
- اور اگر رباعی میں وہ تیسری رکعت میں تھا اور ابھی تیسری کا سجدہ نہیں کیا کہ جماعت کھڑی ہو گئی تو اصح قول کے مطابق کھڑے کھڑے ایک طرف سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

سوال: اگر کوئی شخص ایسے وقت میں آیا کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو سنت قبلیہ ادا کرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں آیا کہ وقتی فرض نماز کی جماعت کھڑی ہو چکی تھی اور ابھی اس نے سنت مؤکدہ نہیں پڑھی ہے جیسے ظہر وجمعہ میں تو سنتوں میں مشغول نہ ہو بلکہ امام کی اقتدا کرے اور بعد میں سنت کی قضا کرے۔

سوال: اگر نماز فجر میں اس وقت آیا کہ جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو سنت قبلیہ ادا کرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نماز فجر میں ایسے وقت مسجد میں آیا کہ جماعت ہو رہی تھی تو فجر کی سنت پڑھنے کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر قعدہ اخیر وملنے کی امید ہو تو پہلے سنت پڑھ لے پھر جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر قعدہ ملنے کی امید نہ ہو تو سنت کو چھوڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے۔

==

==

سوال: اگر ظہر سے پہلے کی سنت فوت ہوجائے تو اس کی قضا کرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ظہر سے پہلے کی سنت فوت ہو گئی تو ان کی قضا ظہر کے فرض کے بعد دو سنت سے پہلے کرے۔

سوال: جس شخص کو کسی بھی فرض نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملی تو کیا جماعت سے نماز پڑھنے والا کہلائے گا؟

جواب: جس شخص کو کسی بھی فرض نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملی تو اس نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔البتہ اس کو جماعت کی فضیلت حاصل ہو گئی۔ اگر چہ تشہد میں شامل ہوا ہو۔

سوال: رکعت کو پانے والا کب کہلائے گا؟

جواب: اگر کوئی شخص اس وقت آیا جبکہ امام رکوع میں تھا اور یہ شخص تکبیر تحریمہ کہہ کر کھڑا ہو گیا اور امام کے ساتھ رکوع نہیں کیا یہاں تک کہ امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو یہ شخص اس رکعت کو پانے ولا شمار نہیں ہوگا۔ اور اگر تکبیر کہتا ہوا رکوع میں امام کو پالیا اگر چہ ادنیٰ سی شرکت ہوئی تو وہ اس رکعت کو پانے والا ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

===

{ سجدہ سہو کا بیان }

سوال: سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟ نیز ایک نماز میں چند واجب بھولے سے ترک ہوئے تو کتنے سجدے کرنے ہوں گے؟

جواب: واجباتِ نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرض و واجب میں تاخیر ہو جائے تو اس کی تلافی کے لئے سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔اور ایک نماز میں چند واجب بھولے سے ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں۔

سوال: اگر قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے تلافی ہو جائے گی؟

جواب: قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے وہ نقصان دور نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یوں ہی اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا۔

سوال: کتنی اور کون کونسی صورتوں میں قصداً ترک واجب پر سجدہ سہو سے تلافی ہو جائے گی؟

جواب: تین صورتوں میں قصداً ترک واجب پر سجدہ سہو سے تلافی ہو جائے گی **(ا)** قعدہ اولی کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدہ سہو سے تلافی ہو جائے گی **(۲)** پہلی رکعت کے ایک سجدے کو عمداً دوسری رکعت یا تیسری رکعت یا بلکل آخری رکعت میں ادا کیا تو بھی سجدہ سہو سے ہو جائے گی۔ **(۳)** نماز میں قصداً اتنی دیر سوچتا رہا کہ اتنی دیر میں ایک رکن ادا ہو سکتا ہے یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی۔

سوال: سجدہ سہو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اگر بغیر سلام پھیرے سجدۂ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔اور اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

سوال: کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ جس سے سجدہ سہو کرنا ساقط ہو جاتا ہو؟

جواب: جی ہاں ! مصنف نے تین صورتیں بیان فرمائی ہیں جن سے سجدہ سہو ساقط ہو جاتا ہے۔ **(ا)** اگر کسی شخص پر صبح کی نماز میں سجدہ سہو واجب ہوا تھا اور اس نے پہلا سلام پھیرا اور ابھی سجدۂ سہو نہیں کیا تھا کہ سورج نکل آیا تو اس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا اور اس پر نماز کا اعادہ بھی نہیں، اور یہی مسئلہ جمعہ و عیدین میں ہے۔

(۲) اگر کسی شخص پر عصر کی نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوا اور داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرنے سے پہلے سورج متغیر (سرخ) ہو گیا تو سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا اور نماز کا اعادہ بھی نہیں۔

(۳) جو چیز نماز کو توڑنے والی اور مانع بناء ہو مثلاً عمداً کلام کرنا وغیرہ اگر دہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرنے سے پہلے پائی گئی تو اس سے سجدہ سہو ساقط ہو جائے گا۔

===

==

سوال: امام کے پیچھے مقتدی سے سہواً کوئی واجب چھوٹ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مقتدی سے بحالت اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدہ سہو نہ امام پر واجب ہے اور نہ مقتدی پر۔

سوال: کیا مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے گا؟ اگر کرے گا تو سلام کے ساتھ یا بغیر سلام کے؟

جواب: مسبوق اپنے امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک ہونے سے پہلے امام سے سہو ہوا ہو اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور مابقیہ پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس مسبوق سے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے دونوں کے لئے کافی ہیں۔ مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصدا پھیرے گا نماز جاتی رہے گی۔

سوال: مسبوق سے اپنی باقی رکعات میں سہو واقع ہوا تو کیا سجدہ سہو کرے گا؟

جواب: مسبوق نے جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں سہو ہوا تو اس میں بھی سجدہ سہو کرے کہ واجب ہے۔

سوال: اگر جمعہ و عیدین میں امام سے سہو واقع ہوا تو کیا وہ سجدہ سہو کرے گا؟

جواب: جمعہ و عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔ اور اگر قلیل ہو تو کر لے۔

سوال: اگر امام یا منفرد فرض و وتر میں قعدہ اولیٰ بھول گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام یا منفر د فرض و وتر میں قعدہ اولی بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہوا، لوٹ آئے اور سجدہ سہو نہ کرے۔

سوال: امام یا منفرد قعدہ اولی بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: امام یا منفرد اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدہ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گناھگار ہوا لھذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔

سوال: اگر کوئی شخص قعدہ اخیرہ کو بھول گیا اور اگلی رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: قعدہ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

==

{ طہارت و نماز میں شک ہونے کا بیان }

سوال:اگر نمازی کو دوران نماز نماز کی رکعات کے متعلق شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار تو کیا حکم ہے؟اور اگر نماز مکمل کرنے کے بعد یہ شک ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نمازی کو دوران نماز، نماز میں یہ شک پیش آیا کہ تین رکعتیں ہوئیں یا چار ، اور یہ شک پہلی بار ہوا ہے تو نماز باطل ہو جائے گی دوبارہ از سر نو پڑھے۔ اور اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ شک ہو ا تو اس کا اعتبار نہیں ہے بلکہ نماز کے جواز کا حکم دیا جائے گا۔ مگر یہ کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اور منافی نماز کے پائے جانے سے پہلے اس کو یقین ہو گیا کہ اس نے ابھی تین ہی رکعتیں پڑھی ہیں تو کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھے اور آخر میں سجدہ سہو کرے، نماز ہو جائے گی۔

سوال :اگر نمازی کو ادا کی ہوئی رکعتوں کے متعلق بکثرت شک ہوتا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں۔ (ا) یا تو کسی ایک طرف ظن غالب ہو گا (۲) یا ظن غالب نہ ہو گا۔

- اگر کسی ایک طرف ظن غالب ہے کہ اتنی رکعتیں ہوئیں، تو اس پر عمل کرے اور سجدۂ سہو بھی واجب نہیں، مگر سوچنے کی صورت میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔
- اور اگر اس کو کسی طرف کا ظن غالب نہ ہو بلکہ دونوں طرف برابر ہوں تو کمی کی جانب کو مقرر کر لے یعنی دو ہوئیں یا تین ہوئیں میں شک ہے تو دو کو اختیار کرے اور پھر اس کے آگے سے نماز مکمل کرے۔

سوال: رباعی نماز میں نمازی کو یہ شک ہوا کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری، لہذا اس نے پہلی کو اختیار کیا تو نماز کو کس طرح مکمل کرے؟

جواب: رباعی نماز میں نمازی کو یہ شک ہوا کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری، لہذا اس نے پہلی کو اختیار کیا تو اب پہلی رکعت کے بعد قعدہ کرے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ دوسری رکعت ہو اور دوسری پر قعد و کرنا واجب ہے اسی طرح دوسری رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کرے کیونکہ نمازی کے نزدیک یہ دوسری رکعت ہے اور پھر تیسری رکعت کے بعد بھی قعدہ کرے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ چوتھی ہو اور چوتھی پر قعدہ فرض ہے اور پھر چوتھی کے بعد قعدہ کرے کیونکہ نمازی کے نزدیک یہ چوتھی ہے اور چوتھی پر قعدہ فرض ہے اور اس قعدہ میں سجدۂ سہو کر کے نماز مکمل کرے پس اس طرح ہر رکعت میں قعدہ ادا ہوا۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

{سجدہ تلاوت و سجدہ شکر کا بیان}

سوال: سجدۃ تلاوت کا سبب کیا ہے؟ نیز یہ کن پر واجب ہوتا ہے؟

جواب: سجدہ تلاوت کا سبب آیت سجدہ کو تلاوت کرنا ہے، آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے ، سننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد سنی ہو، بلا قصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

سوال: آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو کیا سجدہ تلاوت فوراً کرنا واجب ہے؟

جواب: آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں ! بہتر ہے کہ فوراً کرلے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی۔

سوال: آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے کیا سجدہ تلاوت واجب ہوگا؟

جواب فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔

سوال: کیا سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت کا پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے صحیح قول کے مطابق۔ اور غیر صحیح قول میں واجب نہیں ہوتا بلکہ پوری آیت کا پڑھناضروری ہے۔

سوال: آیت سجدہ کتنی اور کن کن سورتوں میں ہیں؟

جواب: سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں وہ یہ ہیں:

- سورہ اعراف سورۃ کہ رعد۔ سورۃ نحل سورۃ اسراء سورۃ مریم سورۃ حج ۔ سورۃ فرقان۔
- سورۃ نمل۔ سورۃ الم تنزیل۔ سورۂ ص۔ سورۃ حم سجدہ۔ سورۃ نجم۔ سورۃ انشقاق۔ سورۃ اقرار میں۔

سوال: کن لوگوں پر سجدہ تلاوت واجب نہیں؟

جواب: ایسی عورت جو حیض و نفاس میں ہو اور وہ کسی سے آیت سجدہ سنے تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوگا اسی طرح امام اور اس کا مقتدی اگر یہ دونوں کسی ایسے مقتدی سے سنے جو امام کے پیچھے نماز میں ہو تو ان دونوں پر سجدہ واجب نہیں ہوگا مثلا تین لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور دوران نماز ان تین میں سے ایک نے غلطی سے آیت سجدہ پڑھی جس کو امام اور باقی دو مقتدیوں نے سن لیا تو ان سننے والوں پر سجدہ واجب نہیں ہوگا ہاں پڑھنے والے پر واجب ہو جائے گا ۔

==

سوال: اگر امام و مقتدی نے کسی ایسے شخص سے آیت سجدہ سنی جو ان کے ساتھ نماز میں شریک نہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام و مقتدی نے کسی ایسے شخص سے آیت سجدہ سنی جو ان کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے تو امام و مقتدی پر سجدہ واجب ہو جائے گا مگر یہ لوگ نماز کے اندر سجدہ تلاوت نہ کریں بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کریں۔

سوال: اگر کسی نے آیت سجدہ کا ترجمہ فارسی میں سنا تو کیا سننے والے پر سجدہ واجب ہوگا؟

جواب: امام اعظم کے نزدیک سننے والے پر واجب ہو جائے گا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ اگر اس کو معلوم نہ ہو تو بتا دیا جائے۔

سوال: کیا نماز کے اندر رکوع و سجدہ کرنے سے سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا؟

جواب: اگر کسی نمازی نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور نماز میں ہی سجدہ تلاوت کے لئے نماز کے رکوع کے علاوہ رکوع کیا یا نماز کے سجدہ کے علاوہ سجدہ کیا تو سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا، لیکن سجدہ کرنا رکوع کرنے سے افضل ہے۔ کیونکہ سجدہ اصل ہے۔اور سجدہ تلاوت نماز کے رکوع سے بھی ادا ہو جاتا ہے بشر طیکہ رکوع کرتے وقت سجدہ تلاوت کی نیت کی ہو۔ اور نماز کے سجدے سے بھی سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے اور اس میں نیت کرنا ضروری نہیں، لیکن اس کے لئے ایک شرط ہے، اور وہ یہ کہ آیت سجدہ کے پڑھنے کے بعد فوراً رکوع کر کے سجدہ کرے اور فورا سے مراد یہ ہے کہ دو آیتوں سے زیادہ کا فاصلا نہ ہوا ہو، لہذا اگر آیت سجدہ پڑھنے کے بعد تین آیتیں یا اس سے زیادہ پڑھ لیں تو اب نماز کے سجدہ سے سجدہ تلاوت ادا نہیں ہوگا اور الگ سے سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

سوال: اگر امام نے آیت سجدہ تلاوت کی اور اس کو ایسے آدمی نے سنا جو امام کے ساتھ شریک نماز نہ تھا تو سجدہ تلاوت کے متعلق کیا احکام ہیں؟

جواب: اس مسئلے کی چار صورتیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1) اگر امام نے پہلی رکعت میں آیت سجدہ تلاوت کی اور اس کو ایسے شخص نے سنا جو امام کے ساتھ شریک نماز نہ تھا تو اس پر سجدہ کرنا واجب ہوگا۔

2) امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شامل ہوا تو ظاہر مذہب کے مطابق نماز سے فراغت کے بعد سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے ، جبکہ بعض نے کہا کہ دوسری صورت یعنی دوسری رکعت میں شریک ہونے سے اس پر نہ نماز میں اور نہ خارج نماز میں واجب ہے کہ اقتدا کی وجہ سے سجدہ ساقط ہو گیا۔

3) اور اگر امام کے سجدہ تلاوت کرنے سے پہلے امام کے ساتھ شریک نماز ہو گیا تو امام کے ساتھ سجدہ کرے یہ اس کے لئے کافی ہے۔

==

4) اور اگر امام کے سجدہ تلاوت ادا کرنے کے بعد اسی رکعت میں جس میں آیت سجدہ تلاوت کی گئی تھی شامل ہوا تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہوگا نہ اندرون نماز نہ بیرون نماز، کیونکہ رکعت کو پالینے کی وجہ سے حکماً سجدہ پانے والا ہو گیا۔

سوال : نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور نماز میں سجدہ تلاوت نہ کیا تو کیا بعد میں کرنا واجب ہے؟

جواب: اگر کسی شخص نے نماز میں آیت سجدہ تلاوت کی اور نماز میں سجدہ تلاوت نہ کیا تو نماز کے باہر ادا کرنے سے ادا نہ ہو گا کہ وہ ساقط ہو گیا لہذا اگر قصداً ترک کیا تو گنہگار ہوا توبہ کرے، اور اگر سہواً ترک ہوا تو معاف ہے۔

سوال: اگر کسی نے نماز کے باہر آیت سجدہ پڑھی اور پھر نماز میں داخل ہوکر اسی آیت سجدہ کی تلاوت کی تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں :

- اگر کسی نے نماز کے باہر آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر اسی جگہ نماز میں داخل ہو کر اسی آیت سجدہ کی تلاوت کی تو اس پر نماز کے اندر تلاوت کرنے کی وجہ سے پھر سے سجدہ کرنا واجب ہوگا، لہذا دوبارہ پھر کرے۔
- اور اگر کسی نے نماز کے باہر آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر اسی جگہ نماز میں داخل ہو کر اسی آیت کی تلاوت کی اور نماز میں سجدہ تلاوت کر لیا تو یہ سجدہ دونوں تلاوتوں کی طرف سے کافی ہوگا۔

سوال : مجلس کب بدلتی ہے ؟

جواب: پہلی مجلس سے اٹھ کر کہیں چلا جائے تو مجلس بدلنے کا حکم لگا دیا جائے گا اگر چہ کپڑے کا تانا تننے کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ گیا ہو، اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دو تین قدم چلا تو مجلس نہیں بدلی اور اگر اس سے زیادہ چلا تو مجلس بدل جائے گی۔اسی طرح درخت کے ایک شاخ سے دوسرے شاخ میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔ اسی طرح نہر یا بڑے تالاب میں تیرنے سے مجلس بدل جاتی ہے۔

سوال : مجلس نہ بدلنے کی صورتیں بیان کریں۔

جواب: مجلس نہ بدلنے کی چند صورتیں یہ ہیں:

(۱) مسجد یا گھر کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں جانے سے مجلس نہیں بدلتی اگر چہ وہ گھر یا مسجد بڑے ہوں ۔ (۲) کشتی کے چلنے سے سوار کی مجلس نہیں بدلتی۔ (۳) ایک دو رکعت نماز کے پڑھنے سے مجلس نہیں بدلتی۔ (۴) ایک دو گھونٹ پانی پینے سے ۔ (۵) ایک دو لقمے کھا لینے سے ۔ (6) دو قدم چلنے سے ۔ (۷) بیٹھنے کے بعد ٹیک لگانے سے ۔ (۸) بیٹھا تھا پھر کھڑا ہو گیا۔ (۹) کھڑا تھا پھر بیٹھ گیا۔ (۱۰) سوار تھا پھر اس جگہ اتر گیا (۱۱) سواری سے اترا ہوا تھا پھر اسی جگہ سوار ہو گیا۔ (۱۲) سواری کو روک کر اس کے اوپر نماز پڑھ رہا تھا کہ سواری چل پڑی، پس ان سورتوں میں مجلس نہیں بدلتی۔

==

سوال: پڑھنے والے کی مجلس نہیں بدلی مگر سننے والے کی مجلس بدل گئی تو ایک آیت کے مکرر سننے کا کیا حکم ہے؟

جواب: پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں بنا۔

سوال: آیت سجدہ کو آہستہ پڑھنا کب مستحب ہے؟

جواب: سامعین سجدہ کرنے پر آمادہ ہوں اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیت بلند آواز سے پڑھنا اولی ہے ورنہ آہستہ اور سامعین کا حال معلوم نہ ہو کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیے۔

سوال: سجدہ تلاوت کے لئے کیا شرائط ہیں؟

جواب: سجدہ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں مثلا طہارت، استقبال قبلہ ، نیت ، وقت، ستر عورت لہذا اگر پانی پر قادر ہے تیمم کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں۔

سوال : سجدہ تلاوت کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلی کہے ، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔

سوال: سجدہ شکر کرنا کیسا ہے ؟

جواب: امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک سجدہ شکر ادا کرنا مکروہ ہے اور کرنے والے کو اس پر کوئی ثواب نہیں ملتا، جبکہ صاحبین کے نزدیک سجدۂ شکر عبادت ہے اور اس پر ثواب بھی ملتا ہے ۔

سوال: تمام آیات سجدہ ایک مجلس میں پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: امام نسفی نے اپنی کتاب الکافی شرح الوافی میں لکھا ہے کہ جس مقصد کے لئے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عزوجل اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرلے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

{نماز جمعہ کا بیان}

سوال: جمعہ کا حکم شرعی کیا ہے؟

جواب: جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

سوال: جمعہ کے واجب ہونے کی کتنی اور کون کونسی شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ کہ واجب ہونے کی مندرجہ ذیل سات شرائط ہیں:

(۱) مرد ہونا: لہذا عورت پر جمعہ فرض نہیں۔ (۲) آزاد ہونا: لہذا غلام پر جمعہ فرض نہیں۔

(۳) شہر یا ایسی جگہ میں مقیم ہونا جہاں کے ٹھہرنے کو شہر میں ٹھہرنا کہا جاسکے۔ لہذا مسافر پر اور ایسے شخص پر جو گاؤں میں مقیم ہو جمع فرض نہیں۔ (۴) تندرست ہونا: لہذا مریض پر جمعہ فرض نہیں۔

(۵) ظالم سے امن ہونا: یعنی بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔

(6) دونوں آنکھوں کا سالم ہونا: (۷) دونوں پاؤں کا سالم ہونا: اپاہج پر جمعہ فرض نہیں۔

سوال: جمعہ کے صحیح ہونے کی کتنی اور کون کون سی شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ پڑھنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو ہوگا ہی نہیں:

(۱) شہر یا فنائے شہر: شہر وہ جگہ ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے، اگرچہ نا انصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو اور شہر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لیے ہو اسے "فنائے مصر" کہتے ہیں۔ جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہریاں، اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے شہر میں ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز۔

(۲) سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا: اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ سنی صحیح العقیدہ ہو، احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے، لہذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں، عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔

(۳) وقت ظہر: یعنی وقت ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اثنائے نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آگیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔

(۴) خطبہ: خطبہ جمعہ میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہو اور نماز سے پہلے اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں۔

(۵) جماعت: یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد۔

(6) اذن عام: یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔

سوال: کیا غلام اور مریض جمعہ کی امامت کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں ! غلام اور مریض پر اگر چہ جمعہ فرض نہیں لیکن ان کو جمعہ کا امام بنانا جائز ہے۔ جمعہ کی امامت ہر مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہو اگر چہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو جیسے مریض، مسافر، غلام۔

سوال: اگر قاضی یا امیر مفتی بھی ہو تو کیا کافی ہوگا؟

جواب: اگر ایک ہی شخص قاضی بھی ہو اور مفتی بھی ہو یا ایک ہی شخص امیر بھی ہو اور مفتی بھی ہو تو وہی کافی ہوگا، کیونکہ مدار احکام کی معرفت پر ہے نہ کہ اشخاص کی کثرت پر۔

سوال: ایام حج میں منی شریف کے اندر نماز جمعہ ادا کرنے کی کیا شرط ہے؟

جواب: حج کے دنوں میں منی میں جمعہ پڑھا جائے گا جبکہ یا خلیفہ المسلمین بذات خود یا امیر حجاز وہاں موجود ہو اور امیر موسم یعنی وہ کہ حاجیوں کے لئے حاکم بنایا گیا ہے جمعہ نہیں قائم کر سکتا۔ موسم حج کے علاوہ اور دنوں میں منی شریف میں جمعہ نہیں ہو سکتا اور عرفات میں مطلقاً نہیں ہو سکتا، نہ حج کے زمانہ میں نہ اور دنوں میں۔کیونکہ وہاں مستقل آبادی نہیں ہے۔

سوال: خطبہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: خطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے اگر چہ صرف ایک بار الحمد للہ یا سبحٰن اللہ یا لا إلٰہ إلا اللہ کہا اسی قدر سے فرض ادا ہو گیا مگر اتنے ہی پر اکتفا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: خطبے کی کتنی اورکون کون سی سنتیں ہیں؟

جواب: خطبہ کی اٹھارہ سنتیں ہیں: (۱) پاکی (۲) ستر عورت (۳) خطبہ شروع کرنے سے پہلے منبر پر بیٹھنا (۴) جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے تو اذان ثانی امام کے سامنے دینا (۵) پھر خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا: اس حال میں کہ تلوار اس کی بائیں ہاتھ میں ہو اور وہ اس پر سہارا دیئے ہوئے ہو ہر ایسے شہر میں جو غلبہ سے فتح کیا گیا ہو اور تلوار کے علاوہ (یعنی لکڑی و عصا وغیرہ) ایسے شہر میں جو صلح سے فتح کیا گیا ہو (6) اپنا رخ سامعین کی طرف کرنا (۷) اللہ کے حمد و ثناء سے خطبہ شروع کرنا (۸) شہادتین کہنا (۹) نبی صلی ﷺ پر درود پڑھنا (۱۰) وعظ کرنا (۱۱) نصیحت کرنا (۱۲) قرآن کی کسی آیت کا پڑھنا (۱۳) دو خطبوں کا ہونا۔ (۱۴) دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا۔ (۱۵) دوسرے خطبے کے شروع میں حمد و ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

کا اعادہ کرنا - (16) خطبے میں مومن مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنا۔ (۱۷) قوم کا خطبے کو سننا۔ (۱۸) خطبہ کو زیادہ لمبا نہ کرنا ،دونوں خطبے طوال مفصل کی کسی سورت کے برابر ہو۔

سوال: خطبہ کے مکروہات بیان کریں ؟

جواب: خطبے کو طوال مفصل کی کسی صورت کہ برابر زیادہ لمبا کرنا اور خطبے کی سنتوں میں سے کسی ایک سنت کو چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

سوال: جمعہ کے لئے سعی کب واجب ہوتی ہے؟

جواب: پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اوربیچ وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب ہے۔

سوال: خطبے میں کیا چیزیں حرام ہیں ؟

جواب: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب سلام و غیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امر بالمعروف، ہاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے، جب مخطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سنا اور چپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے ، اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے نا جائز ہے۔

سوال: اذان جمعہ کے بعد شہر سے نکلنا کیسا ہے؟

جواب: جس شخص پر جمعہ پڑھنا واجب ہے اس کو اذان اول کے بعد شہر سے نکلنا مکروہ تحریمی ہے ۔

سوال: جس پر جمعہ فرض نہیں لیکن اس نے پڑھ لیا تو کیا ظہر کی نماز بھی اس کو پڑھنی ہوگی؟

جواب: جس شخص پر جمعہ واجب نہیں ہے اگر اس نے جمعہ کی نماز پڑھ لی تو جمعہ ہو جائے گا اور ظہر کا فرض اس کے ذمہ سے اتر جائے گا اب ظہر کی نماز پڑھنا اس کے ذمہ نہیں رہا۔

سوال: اگر ظہر ادا کرنے کے بعد نماز جمعہ کے لئے نکلا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس شخص نے جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ لیا تھا، پھر نادم ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اس وقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی، جمعہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ ظہر کی نماز پھر پڑھے اگر چہ مسجد دور ہونے کے سبب جمعہ نہ ملا ہو۔

سوال: اگر کسی نے امام کو نماز جمعہ کے تشہد یا سجدہ سہو میں پایا تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: جس نے جمعہ کا قعدہ پالیا یا سجدہ سہو کے بعد شریک ہوا اسے جمعہ مل گیا۔ لہذا اپنی دو ہی رکعتیں پوری کرے۔

==

{ نماز عید کا بیان }

سوال: عیدین کی نماز کن لوگوں پر واجب ہے؟

جواب: عیدین کی نماز ان لوگوں پر واجب ہے جن پر جمعہ واجب ہے۔

سوال: عیدین کی اداکی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: عیدین کی نماز کی ادائیگی کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت،دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز ہے اور عیدین کا بعد نماز اور تیسرا فرق عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے الصلوۃ جامعۃ۔

سوال: عیدالفطر میں کتنے اور کون کون سے مستحبات ہیں؟

جواب: عیدالفطر کے 13 مستحبات ہیں:

(۱) حجامت بنوانا۔ (۲) ناخن ترشوانا۔ (۳) غسل کرنا۔ (۴) مسواک کرنا۔ (۵) اچھے کپڑے پہننا۔ (۶) انگوٹھی پہننا۔ (۷) خوشبولگانا۔ (۸) صبح کی نماز مسجد محلہ میں پڑھنا۔ (۹) عید گاہ جلد چلا جانا۔ (۱۰) نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔ (۱۱) عیدگاہ کو پیدل جانا۔ (۱۲) دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ (۱۳) نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے۔

سوال: نماز عید سے پہلے اور بعد میں نفل پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے ، عید گاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں، یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہے تو عید کی نماز ہو جانے کے بعد پڑھے، اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے۔

سوال: نماز عید کا وقت کب سے کب تک ہے ؟

جواب: نماز کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے ضحوہ کبری یعنی نصف النہار شرعی تک ہے، مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الاضحی میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہو گیا ہو تو نماز جاتی رہی۔

==

سوال: عید کی جماعت نہ ملے تو کیا کرے؟

جواب: امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہوا تھا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ سکتا، ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے ۔

سوال: کیا عید الفطر کی نماز کو اگلے دن مؤخر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں ! کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہو سکی تو دوسرے دن پڑھی جائے، اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عید الفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہو سکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک اور بلا عذر عید الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔

سوال: عید الاضحیٰ کے احکام بیان کریں؟

جواب: عید الاضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے :

(ا) اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگر چہ قربانی نہ کرے اور کھا لیا تو کراہت نہیں ۔

(۲) راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے۔

(۳) امام عید الاضحی کے خطبے میں لوگوں کو قربانی اور تکبیر تشریق کے احکام سکھائے ۔

سوال: کیا نماز عید الاضحی کو مؤخر کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں ! عید الاضحی کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں، بارہوئیں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

{ سورج گرہن ،چاند گرہن اور گھبراہٹ کے وقت کی نماز کا بیان }

سوال : کسوف ، خسوف اور افزاع کا معنی کیا ہے ؟

جواب: کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر یہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہو گیا۔ اور خسوف چاند گرہن کو کہتے ہیں۔ اور افزاع فزع کی جمع ہے جس کے معنی خوف و گھبراہٹ کے ہیں جیسے زلزلے یا سخت اندھیرے کے وقت خوف و گھبراہٹ کا طاری ہو جانا۔

سوال : سورج گرہن کی نماز کتنی رکعت اور کیسے ادا کی جائے گی اور اس کا حکم کیا ہے ؟

جواب: یہ نماز نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان ہے ، نہ اقامت، نہ بلند آواز سے قراءت اور نماز کے بعد دُعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دور کعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں، خواہ دو دور کعت پر سلام پھیریں یا چار پر اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں، الصلوۃ جامعۃ ۔افضل یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔

سوال: چاند گرہن اور خوف کے وقت نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب: چاند گرہن کی نماز میں جماعت نہیں، امام موجود ہو یا نہ ہو بہر حال تنہا تنہا پڑھیں ۔ امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔اور تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینہ برسے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون و غیرہ پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لئے دو رکعت نماز مستحب ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

==

{نماز استسقاء و نماز خوف کا بیان}

سوال: استسقا کے لغوی و اصطلاحی معنی کیا ہیں ؟

جواب: استقا کے لغوی معنی بارش طلب کرنا ہے اور شریعت کی اصطلاح میں خشک سالی کے وقت اللہ عزوجل سے بارش طلب کرنے کے لئے کیفیت مخصوصہ کے ساتھ استغفار و دعا کرنا ہے۔

سوال: نماز استسقاء کے لیے کس طرح نکلنا چاہیے اور کیا کیا کام کرنے چاہئیں ؟

جواب: استقا کے لئے پرانے یاپیوند لگے کپڑے پہن کر تذلل و خشوع و خضوع و تواضع کے ساتھ سر برہنہ پیدل جائیں اور جانے سے پہلے خیرات کریں کفار کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں ۔ تین دن پہلے سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں تو بہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے، کمزوروں، بوڑھوں، بڑھیوں بچوں کے توسل سے دُعا کرے اور سب آمین کہیں اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں اور تین دن متواتر جنگل کو جائیں۔

سوال: دعا مانگتے وقت امام اور مقتدی کا رخ کہاں ہو اور کونسی دعا پڑھنی چاہیے ؟

جواب: امام قبلہ رخ ہو کر ہاتھوں کو اٹھاتے ہوتے کھڑا ہو اور لوگ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں اس کی دعا پر آمین کہیں۔ وہ یہ دعا مانگے۔اے اللہ ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو فریاد کا مداوا ہو ، خوش گوار ہو شاداب کرنے والی ہو، موسلا دھار ہو، زمین کو ڈھا پینے والی اور چھا جانے والی ہو نیز متواتر ہو۔

سوال: جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ نماز پڑھیں گے تو حملہ کر دیں گے تو کس طرح ادا کریں ؟

جواب: جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ نماز پڑھیں گے تو حملہ کر دیں گے ، ایسے وقت امام جماعت کے دو حصے کرے، اگر کوئی اس پر راضی ہو کہ ہم بعد کو پڑھ لیں گے تو اسے دشمن کے مقابل کرے اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھ لے، پھر جس گروہ نے نماز نہیں پڑھی اس میں کوئی امام ہو جائے اور یہ لوگ اس کے ساتھ باجماعت پڑھ لیں ۔

==

==

سوال: اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو کس طرح نماز ادا کریں گے ؟

اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے، جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو لوگ وہاں تھے وہ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے ، مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا یہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور وہ لوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قراءت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کرلے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے، تو ٹھیک ورنہ اب پوری کرے، خواہ وہیں یا یہاں آکر۔ اور یہ لوگ قراءت کے ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور تشہد کے بعد سلام پھیریں۔ یہ طریقہ دور کعت والی نماز کا ہے اور چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کے ساتھ امام دو دو رکعت پڑھے اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے گروہ کے ساتھ ایک پڑھے ، اگر پہلے کے ساتھ ایک پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز نہیں ہوگی۔

سوال: اگر لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں جھگڑا نہ کریں تو کس طرح نماز پڑھیں گے ؟

جواب: اگر لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں جھگڑا نہ کریں تو افضل ہے کہ ہر گروہ ایک امام کے پیچھے اس طرح سے نماز پڑھے جس طرح حالت امن میں پڑھتے ہیں۔

سوال: اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے نہ اتر سکیں تو کیسے نماز ادا کریں گے؟

جواب: اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تنہا تنہا اشارہ سے ، جس طرف بھی منہ کر سکیں اسی طرف نماز پڑھیں ، سواری پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے۔

سوال: نماز خوف کس صورت جائز نہیں ہے نیز نماز خوف کے وقت ہتھیار رکھنا کیسا ؟

جواب: جب تک دشمن کا سامنا نہ ہو نماز خوف جائز نہیں خون کے وقت نماز میں ہتھیار اٹھائے رکھنا مستحب ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

==

{میت اور کفن کا بیان}

سوال: قریب الموت کے وقت کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ دہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔ جان کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں، ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخری کلام لا اِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ہو۔

سوال: قریب الموت کے پاس رشتہ داروں کو آنا کیسا ہے؟ نیز اس کہ پاس قرآن پاک کی کونسی سورت پڑھی جائے؟

جواب: قریب الموت کے پاس رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو آنا اور اس وقت وہاں سورۃ یٰس شریف کی تلاوت کرنا مستحب ہے۔

سوال: نزع کے وقت حیض نفاس والی عورت اور جنبی کے رہنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں۔مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا ہو اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنبی کو آنا نہ چاہیے۔

سوال: جب روح نکل جائے تو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیلے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔۔آنکھیں بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھے: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ اللَّهُمَّ يَسِّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَ سَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ وَاسْعِدُهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ إِلَيْهِ خَيْرًا مِّنَا خَرَجَ عَنْهُ .اس کے پیٹ پر لوہایا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہے۔میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپادیں اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔

سوال: قبر میں مردے کو تلقین کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبر میں مردے کو تلقین کرنے کے متعلق تین قول ہیں:

==

(۱) پہلا اہل سنت کا اور وہ یہ کہ مردے کو قبر میں تلقین کرنا مشروع ہے۔

(۲) دوسرا معتزلہ کا اور وہ یہ ہے کہ مردے کو قبر میں تلقین نہ کی جائے کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

(۳) اور تیسرا یہ کہ نہ تلقین کرنے کا حکم دیا جائے اور نہ اس سے روکا جائے۔

سوال: غسل میت کا طریقہ بیان کردیں؟

جواب: نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چار پائی یا تخت یا تختہ پر نہلانے کا ارادہ ہو اُس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہو اُسے اتنی بار چار پائی وغیرہ کے گرد پھرائیں اور اُس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابون اسلامی کارخانہ کا بنا ہوا یا بیسن یا کسی اور چیز سے ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے، پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر یوہیں کریں اور بیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اُس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں۔

سوال: قراح خطمی اور حنوط سے کیا مراد ہے؟

جواب: قراح: خالص پانی کو کہتے ہیں۔ خطمی: ایک نفع بخش بوٹی ہے جو دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور اس کے خشک پتوں کو کوٹ کر پانی میں ملا کر سر کو دھویا جاتا ہے۔ حنوط: چند خشبو دار چیزوں سے مرکب عطر کا نام ہے۔

سوال: میت کی داڑھی میں کنگھی کرنا اور ناخن و بال کاٹنا کیسا ہے؟

جواب: میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا اکھاڑنا، ناجائز و مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اسی حالت میں دفن کر دیں، ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لئے تو کفن میں رکھ دیں۔

سوال: عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو غسل دے سکتے ہیں؟

جواب عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے، عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں۔

==

سوال: کیا باندی اپنے آقا کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب: ام ولد یا مدبرہ یا مکاتبہ یا ویسی باندی اپنے آقائے مردہ کو غسل نہیں دے سکتی کہ یہ سب اب اُس کی ملک سے خارج ہو گئیں۔ یو ہیں اگر یہ مرجائیں تو آقا نہیں نہلا سکتا۔

سوال: عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ اسے نہلا دیے تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو تمیم کرایا جائے پھر تیمم کرانے والا محرم ہو تو ہاتھ سے تمیم کرائے اور اجنبی ہو اگر چہ شوہر تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کرائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں ۔

سوال: خنثیٰ مشکل کو غسل دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: خنثیٰ مشکل کا انتقال ہوا تو اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے اور تیمم کرانے والا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کلائیوں پر نظر نہ کرے۔ یو ہیں خنثیٰ مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا خنثیٰ مشکل چھوٹا بچہ ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتے ہیں اور عورت بھی۔

سوال: وہ لڑکا اور لڑکی جو ابھی حد شہوت کو نہیں پہنچے انہیں کون غسل دے سکتا ہے؟

جواب: میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی، چھوٹے سے یہ مراد کہ حد شہوت کو نہ پہنچے ہوں۔

سوال: بیوی کا کفن کس پر واجب ہے؟

جواب: عورت نے اگر چہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے۔

سوال: فقیر و مسکین کا کفن کس پر لازم ہے؟

جواب: میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا یا ہے مگر نادار ہے تو بیت المال سے دیا جائے اور بیت المال بھی وہاں نہ ہو ، جیسے یہاں ہندوستان میں تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے، اگر معلوم تھا اور نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر لوگوں سے سوال کر لیں۔

سوال: میت کو کفن دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے

==

سوال: کفن کے کتنے درجے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: کفن کے تین درجے ہیں۔ (۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت

سوال: مرد و عورت کے لئے کفن ضرورت کیا ہے؟

جواب: کفن ضرورت دونوں کے لئے یہ ہے کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔

سوال: مرد و عورت کا کفن کفایت کیا ہے؟

جواب: کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے ہیں۔ (۱) لفافہ (۲) ازار اور عورت کے لئے تین۔ (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) اوڑھنی یا (۱) لفافہ (۲) قمیص (۳) اوڑھنی۔ بلا ضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے ۔

سوال: مرد کے لئے سنت کفن کیا ہے؟

جواب: مرد کے لئے سنت تین کپڑے ہیں۔ (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص

سوال: عورت کے لئے سنت کفن کیا ہے؟

جواب: عورت کے لئے پانچ ۔ (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص (۴) اوڑھنی (۵) سینہ بند ۔

سوال: کفن کا کپڑا کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدین وجمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے، "مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں، سفید کا دیا کفن بہتر ہے۔

سوال: لفافہ ازار قمیص اوڑھنی اور سینہ بند کی مقدار کتنی ہونی چاہئے؟

جواب:لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور ازار یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لیے زیادہ تھا اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہوں ، چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں ۔ مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ہے، مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف، اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز ، سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

===

(نماز جنازہ پڑھنے کا بیان)

سوال: نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟

جواب : نماز جنازہ فرض کفایہ ہے ۔

سوال: نماز جنازہ کی شرائط کیا ہیں؟

جواب : نماز جنازہ کی چھ شرطیں ہیں :(1) میت کا مسلمان ہونا۔ (2) میت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔ (3) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا، لہذا غائب کی نماز نہیں ہوسکتی۔ (4) جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو، اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو نماز نہ ہوگی ۔ (5) جنازہ نمازی کے آگے قبلہ کو ہونا، اگر نمازی کے پیچھے ہوگا نماز صحیح نہ ہوگی ۔ (6) میت پر نماز پڑھنے والے کا بلا کسی عذر کے سوار نہ ہونا۔

سوال: نماز جنازہ کے کتنے رکن ہیں؟

جواب: نماز جنازہ میں دو رکن ہیں: (1) چار بار اللہ اکبر کہنا (2) قیام ۔

سوال: نماز جنازہ میں سنتِ مؤکدہ کتنی ہیں؟

جواب: نماز جنازہ میں سنتیں موکدہ چار ہیں : (۱) امام کا میت کے سینے کے سامنے کھڑا ہونا خواہ میت مرد ہو یا عورت۔ (۲) پہلی تکبیر کے بعد اللہ عزوجل کی حمد وثنا۔ (۳) دوسری تکبیر کے بعد نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود (۴) تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا۔

سوال: نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد کونسی دعا یا عمل کرے مفتیٰ بہ قول بیان کریں؟

جواب: بعض مشائخ نے کہا ہے کہ چوتھی تکبیر کے بعد (ربنا اتنا فی الدنیا) والی دعا پڑھے یا (ربنا لا تزغ قلوبنا) والی دعا پڑھے۔ اور ظاہر الروایت میں ہے کہ چوتھی تکبیر کے بعد بغیر دعا پڑھے دونوں طرف سلام پھیر دے، اور یہی مفتی بہ قول ہے۔

سوال: نماز جنازہ میں اگر امام نے پانچ تکبیریں کہی تو مقتدی کو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے تو مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے اور جب امام سلام پھیرے تو یہ اس کے ساتھ سلام پھیر دے یہی اصح قول ہے۔

سوال: مجنون اور بچوں کی نماز جنازہ میں کون سی دعا پڑھی جائے گی؟

جواب: میت مجنون یا نا بالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا اور لڑکی ہو تو اجعلها اور شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً کہے۔

===

==

{ نمازِ جنازہ پڑھانے کے زیادہ حقدار ہونے کا بیان }

سوال: نماز جنازہ میں امامت کا حق کسے ہے؟ جس شخص کو آگے ہونے کا حق ہے کیا وہ دوسرے کو اجازت دے سکتا ہے؟

جواب: نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے ، پھر قاضی، پھر امام جمعہ ، پھر امام محلہ ، پھر ولی کو ، امام محلہ کا ولی پر تقدم بطور استحباب ہے اور یہ بھی اُس وقت کے ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔ نیز ولی اور بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ وہ کسی اور کو نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت دے دے۔

سوال: غیر حقدار نے ولی کی اجازت کے بغیر نماز جنازہ پڑھادی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اُسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کر سکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہو گیا ہے تو قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ و قاضی و امام محلہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھادی تو دوسرے اولیاء اعادہ نہیں کر سکتے۔

سوال: اگر چند جنازے جمع ہوں تو کس طرح نماز پڑھیں گے؟ نیز اگر چند جنازوں کی نماز ایک ساتھ پڑھی جائے تو رکھنے کی ترتیب کیا ہوگی؟

جواب: کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرلے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے ۔

اور چند جنازے کی ایک ساتھ نماز پڑھائی تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر برابر رکھیں یعنی ایک کی پائنتی کے پاس دوسرے کا سرہانے اور دوسرے کی پائنتی کے پاس تیسرے کا سرہانہ و علیٰ ہذا القیاس۔ اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اس کے بعد جو افضل ہو وعلی ہذا القیاس۔اور اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو اسے امام کے قریب رکھیں یہ اس وقت ہے کہ سب ایک جنس کے ہوں اور اگر مختلف جنس کے ہوں تو امام کے قریب مرد ہو اس کے بعد لڑکا پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کی صف میں ترتیب ہے، اس کا عکس یہاں ہے اور اگر آزاد و غلام کے جنازے ہوں تو آزاد کو امام سے قریب رکھیں گے اگر چہ نا بالغ ہو ، اس کے بعد نابالغ غلام کو ۔اور اگر کسی ضرورت سے ایک ہی قبر میں چند عمر دے دفن کریں تو ترتیب عکس کریں یعنی قبلہ کو اسے رکھیں جو افضل ہے جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں، ورنہ قبلہ کی جانب مرد کو رکھیں پھر لڑکے پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ کو۔

==

==

سوال: جس کی بعض تکبیر فوت ہوگئی تو وہ نماز جنازہ میں کب اور کیسے شامل ہو؟

جواب: بعض تکبیریں فوت ہو گئیں یعنی اس وقت آیا کہ بعض تکبیریں ہو چکی ہیں تو فورا شامل نہ ہو اس وقت ہو جب امام تکبیر کہے اور اگر انتظار نہ کیا بلکہ فوراً شامل ہو گیا تو امام کے تکبیر کہنے سے پہلے جو کچھ ادا کیا اس کا اعتبار نہیں، اگر وہیں موجود تھا مگر تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ اللہ اکبر نہ کہا، خواہ غفلت کی وجہ سے دیر ہوئی یا ہنوز نیت ہی کرتا رہ گیا تو یہ شخص اس کا انتظار نہ کرے کہ امام دوسری تکبیر کہے تو اس کے ساتھ شامل ہو بلکہ فوراہی شامل ہو جائے اور مسبوق یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دُعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دُعائیں چھوڑ دے۔

سوال: جو شخص چوتھی تکبیر کے بعد آیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:مصنف کے نزدیک جو شخص چوتھی تکبیر کے بعد سلام سے پہلے حاضر ہوا تو اس سے نماز جنازہ فوت ہو گئی۔

سوال: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں نماز جنازہ مطابق مکروہ تحریمی ہے،

سوال: بچہ پیدا ہوتے ہی مر گیا یا مردہ پیدا ہوا تو نماز جنازہ کے تعلق سے کیا حکم ہے؟

جواب: مسلمان مرد یا عورت کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے ، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے ۔

سوال: کن لوگوں کا جنازہ نہیں پڑھا جائے گا؟

جواب: باغی اور ڈاکو جو لڑائی کی حالت میں مر جائے، وہ شخص جو لوگوں کو دھوکے سے گلا گھونٹ کر مارتا ہے، جو شخص رات کو شہر میں ہتھیار لے کر ڈاکہ ڈالتا ہے نیز وہ شخص جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا ، اس کی بھی نماز نہیں ہوگی۔

سوال: کیا خود کشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

جواب: جس نے خود کشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب!   صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

==

==

{ جنازہ کو اٹھانے اور اس کو دفن کرنے کا بیان }

سوال: جنازہ اٹھانے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں، ایک ایک پایہ ایک شخص لے سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے۔کہ حدیث میں ہے ، جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے ۔ " نیز حدیث میں ہے ، " جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے، اللہ تو تعالی اس کی حتمی مغفرت فرمادے گا۔

سوال: جنازہ کو لے جانے میں چلنے کی رفتار کیا ہونی چاہیے؟ نیز جنازہ کے پیچھے چلے یا آگے؟

جواب: جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میت کو جھٹکا لگے اور ساتھ جانے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں، دہنے بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلے تو اسے چاہیے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں نہ شمار کیا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے۔

سوال: جنازے کو زمین پر رکھنے سے پہلے لوگوں کا بیٹھنا کیسا ہے؟

جواب: جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لئے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے نہ ہوں۔

سوال: قبر کی لمبائی چوڑائی کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: قبر کی لمبائی میت کے قد برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔

سوال: میت کو قبر میں کس طرح اور کون حضرت رکھیں؟

جواب : جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے ، یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں لائیں۔ عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں، یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ والے یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گار اجنبی کے اتارنے میں مضایقہ نہیں۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں : بِسمِ اللہ وَ باللہ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُولِ اللہ ۔ میت کو دہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کو کریں ، قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں۔ قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو

==

==

تختے لگانا بھی جائز ہے، تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اُسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں، قبر صندوق نما ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں، مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر مینہ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے۔

سوال: قبر میں اینٹ لگانا کیسا ہے؟ نیز قبر کیسی بنائیں؟

جواب: قبر کے اس حصہ میں جو میت کے جسم سے قریب ہے، پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے۔اور قبر چوکھونٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان ہوتا ہے۔

سوال: جو شخص کشتی میں انتقال کر گیا اس کے غسل، کفن و دفن کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: کشتی پر انتقال ہوا اور کنارہ قریب نہ ہو، تو غسل و کفن دے کر نماز پڑھ کر سمندر میں ڈبو دیں۔

سوال: میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ دفن سے پہلے اور دفن کے بعد منتقل کرنا کیسا ہے؟

جواب: جس شہر یا گاؤں وغیرہ میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اگر چہ یہ وہاں رہتا نہ ہو، بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا اس گھر والوں کے قبرستان میں دفن کریں اور ایک دو میل باہر لے جانے میں حرج نہیں کہ شہر کے قبرستان اکثر اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں اور اگر دوسرے شہر کو اس کی لاش اٹھا لے جائیں تو اکثر علما نے منع فرمایا اور یہی صحیح ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ دفن سے پہلے لے جانا چاہیں اور دفن کے بعد تو مطلقاً منتقل کرنا ممنوع ہے۔

سوال: کن صورتوں میں میت کو بعد دفن دوسری جگہ منتقل کرنا جائز ہے؟

جواب: دوسرے کی زمین میں بلا اجازت مالک دفن کر دیا تو مالک کو اختیار ہے خواہ اولیائے میت سے کہے اپنا مردہ نکال لو یا زمین برابر کر کے اس میں کھیتی کرے۔ یو ہیں اگر وہ زمین شفعہ میں لے لی گئی یا غصب کئے ہوئے کپڑے کا کفن دیا تو مالک مردہ کو نکلوا سکتا ہے۔

سوال: کن صورتوں میں قبر کھولی جا سکتی ہے اور کن صورتوں میں نہیں کھولی جا سکتی ہے؟

جواب: **مندرجہ ذیل صورتوں میں قبر کھولی جا سکتی ہے:** (ا) اگر قبر کے اندر کوئی سامان گر گیا (۲) یا میت کو غصب کئے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا (۳) میت کے ساتھ کچھ مال دفن ہو گیا تو اس کو نکالنے کے لئے قبر کھولنا جائز ہے

مندرجہ ذیل صورتوں میں قبر نہیں کھولی جائے گی: (ا) میت کو غیر قبلہ رخ دفن کر دیا تو میت کو قبلہ رخ کرنے کے لئے (۲) اور میت کو بائیں کروٹ پر دفن کر دیا تو دائیں کروٹ پر لٹانے کے لئے قبر نہیں کھولی جائے گی.

==

==

{قبروں کی زیارت اور شہید کے احکام کا بیان}

سوال: زیارت قبور کرنا کیسا ہے؟ نیز قبر پر سورہ یس پڑھنے کی فضیلت کیا ہے؟

جواب: زیارت قبور کرنا مستحب ہے۔جو شخص قبرستان میں جائے اور سورہ یٰس پڑھے تو اللہ تبارک و تعالی ان سب سے اس دن عذاب میں تخفیف کر دیتا ہے اور پڑھنے والے کو اتنی نیکیاں ملیں گی جتنے مردے قبرستان میں ہیں۔

سوال: قبر پر اور قبرستان میں کون سی چیزیں منع ہیں؟

جواب: قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ ، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا ناجائز ہے، خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔

سوال: اصطلاح فقہ میں شہید کسے کہتے ہیں؟

جواب: اصطلاح فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو بطور تظلم کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔

سوال: شہید کا حکم کیا ہے؟

جواب: شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے، ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے۔

سوال: کن لوگوں کو غسل دیا جائے گا اور کن کو نہیں؟

جواب:بچہ پاگل حیض و نفاس والی عورت یا جنبی قتل ہو جائیں تو ان سب کو غسل دیا جائے اسی طرح کوئی شخص گھائل ہوا اگر اس کے بعد دنیا سے فائدہ اٹھایا ، مثلا کھایا ، پایا، سویا یا علاج کیا، اگر چہ یہ چیزیں بہت قلیل ہوں یا خیمہ میں ٹھہرا یعنی وہیں جہاں زخمی ہوا یا نماز کا ایک وقت پورا ہوش میں گزرا، بشر طیکہ نماز ادا کرنے پر قادر ہو یا وہاں سے اُٹھ کر دوسری جگہ کو چلا یا لوگ اسے معرکہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے گئے خواہ زندہ پہنچا ہو یا راستہ ہی میں انتقال ہوا یا کسی دنیوی بات کی وصیّت کی یا کچھ خریدا یا بہت باتیں کیں، تو ان سب صورتوں میں غسل دیں گے، بشر طیکہ یہ امور جہاد ختم ہونے کے بعد واقع ہوئے اور اگر اثنائے جنگ میں ہوں تو یہ چیزیں مانع شہادت نہیں یعنی غسل نہ دیں گے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

طالب دعا: محمد افضل رضا عطاری

نوٹ : اہل علم حضرات کہیں تصحیح کی ضرورت محسوس کریں تو ضرور آگاہ فرمائیں

WhatsApp Num: 03085563948

==